'olumns would not contain the wonders, the trans-
ıtions and changes that it has been my lot witness.

or a long time many gentlemen who have read
an, Urdu, and Nagri with me, have desired me to
a work in Urdu as spoken at Port Blair from
ı they might derive benefit in learning the language,
es which many of my friends in India and Port
have requested me to write a work on Port Blair,
ing the population, habits, customs, administration,
ınd languages spoken at Port Blair, as well as an
ınt of the aborigines in order that they might
.re some knowledge of the place.

mpressed by these two causes, I have ventured to
ıefore the public a brief History of Port Blair and
named it "Tarikh Ajib" تاریخ عجیب (wonderful
ory) the nine letters of which the name is compo-
ive the no of the present Hijree œra (1296).

ı conclusion I beg my readers to overlook any
.kes that may have occurred, and they would pray
our great Government relieve me from the Society
ıked friends so as to enable me to complete the
· volumn of this book in my own pure country
ıage.

r Blair : } S. S. MOHAMED JAFFER,

pril 1879. } *Head Munshi Supdt. District.*

he wrote, "that I have known Mohamed Jaffer as he states since 1869, his conduct since which time *so far* as I have had opportunities of judging has been unexceptionable, he is a very studious hardworking man, and since his arrival in Port Blair in transportation has taught himself English, which he now reads, writes and speaks with fluency; he has on many occasions been of great use in the offices to which he has been attached, and is I believe the author of most of the returns and forms at present in use with convict Vernacular department, his services whenever required have been cheerfully rendered, and have always found him ready for any amount of work; I am of course aware that the expediency or otherwise of the conditional release of Mohamed Jaffer will be decided on quite different grounds to those above set forth, my object however in making these remarks is to show that really there are no reasons why Mohamed Jaffer should not be allowed a conditional release within the limits of the settlement of Port Blair," and when owing to some causes there was a delay in recommending my release he wrote another letter and said "that since the date of my last letter on the subject Mohamed Jaffer's conduct has been very good and his work performed entirely to my great satisfaction." On the receipt of this last letter Chief Commissioner was pleased to recommend my conditional release and sent the copies of all the letters to the Government of India, the Secretary of the Government of India declined to grant me the conditional release which was not accepted by many convicts in 1877. My master consoled me by saying that after the Cabool War is over he would again recommend my release as the proverbsays, "the world stands on hope" let us see what will come out of the hidden curtain.

PREFACE

I *Mohamed Jaffer, the humble author*, was a resident of the famons City of Thanesur or Coorchettur. From the age of 17 till I was 25 I was employed as an attorney in Court. In 1863 at the time of the Umbeyla War I was charged with abetting the waging of War against the Queen and sentenced to transportation for life at the Andamans. On my arrival at Port Blair I was made a Munshi in the Chief Commissioner and Superintendent's Office.

The Superintendent's certificates of my good conduct and ability surpass those of the native high officials in India.

Major Protherve under whose immediate orders I served for 10 years and who is more acquainted with the circumstances of my case, conduct and ability than others wrote 2 or 3 letters about my release. I would apologize to my readers for quoting a few passage from these which I trust may interest them. When my Master sent the Hand-book to the Chief Commissioner he wrote "I have received great assistance from Saikh Syed Mohamed Jaffer No. 11450, Head Munshi in the Southern District, in the preparation of this work he has laboured most wilingly at it during his leisure hours, and his intimate acquaintance with the numerous Settlement orders of the past 12 or 13 years has proved very useful in its compilation. He has also unaided translated the whole of the work from English into Urdu." After this he recommended me for conditional release

فہرست مقاصد کتاب تاریخ عجیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Preface

دیباچہ تاریخ عجیب

ترجمہ دیباچہ انگریزی

بعد حمد و نعت محمد جعفر مؤلف اوراق ہذا بخدمت ناظرین اس کتاب کے عرض کرتا ہے۔ کہ یہ عاجز تھانیسر عرف کرچھیتر کا باشندہ ہے۔ سترہ ۱۷ برس کی عمر سے پچیس ۲۵ برس کی عمر تک انگریزی کچہریوں مین وکالت و مختارکاری کرتا تھا۔ سنہ ۱۸۶۳ع مین جب امبیلا کی لڑائی ہوئی تو یہ خاکسار بھی بجرم اعانت مجاہدین گھر بیٹھا بٹھایا سزایاب دائم الحبس بعبور دریاے شور کا ہو کر یہان پورٹ بلیر کو پہونچا۔ یہان جہاز سے اُترنے کے ساتھ ہی کچہری صاحب چیف کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر مین منشی ہو گیا۔ صاحبان سپرنٹنڈنٹ نے جو مجھکو سارٹیفکٹ عمدہ کارگزاری و خوشنودی مزاج و خوش چلنی کے عطا فرماے وہ ایسے ہین کہ ملک کے بڑے بڑے عہدہ داران کو بھی

نصیب نہین ہوتے میجر پراتھرو صاحب بہادر جنکے ساتھ مین برابر دس برس تک
رہا وہ میرے حال و اطوار و لیاقت سے بہ نسبت دوسرون کے زیادہ واقف تھے۔
اُنھون نے میری رہائی کے واسطے دو تین چٹھیان تحریر کین کہ اُنکا ترجمہ واسطے ملاحظہ
ناظرین کے یہان تحریر کرتا ہون اور مجھکو امید ہو کہ اُنکا یہان درج کرنا ناظرین کو ناگوار
بلکہ خالی از لطف نہوگا - جب صاحب موصوف نے کتاب وثیقی دستور العمل پورٹ بلیر کی
تیار کرکے بحضور صاحب چیف کمشنر بہادر روانہ کی تو لکھا کہ اس کتاب کی تیاری مین
منشی محمد جعفر میر منشی سدرن ڈسٹرکٹ نے مجھکو بڑی مدد دی ہو - اُسنے اپنے اوقات
فرصت مین نہایت خوشی و رغبت کے ساتھ اس کام کو کیا ہو - اور اُسکی بارہ تیرہ برس
کی واقفکاری ساتھ احکام و قواعد سٹلمنٹ کی اس کتاب کی تیاری مین نہایت درجہ
کو کارآمد ہوئی - اُسنے بلا اعانت احدے اس تمام کتاب کو انگریزی سے اردو مین ترجمہ
کیا ہو" اسکے بعد صاحب ممدوح نے جب میری شرطیہ رہائی کے واسطے سفارش کی
تو لکھا کہ مین فروری سنہ ۱۸۶۹ عیسوی سے محمد جعفر کو جانتا ہون سو اُسوقت سے آج تک
جہان کہ مجھکو موقع اُسکی چال چلن کے دریافت کا ملا ہو مین نے اُسکو ایک بے نظیر و لاثانی
آدمی پایا ہو یہ شخص بڑا علم دوست اور نہایت جفاکش آدمی ہو - پورٹ بلیر مین آکر
اُسنے علم انگریزی بھی سیکھ لیا ہو کہ اُسکو نہایت عمدگی سے پڑھتا لکھتا اور بولتا ہو - اور
بہت موقعون مین جہان جہان یہ سرکاری کچہریون مین رہا ہو نہایت کارآمد سرکار
ہوا ہو - اور اُن تمامی نقشجات و رپوٹون کا جو اس سٹلمنٹ مین جاری ہین یہی شخص
مصنف ہو - اور جب کبھی کام کے واسطے اُسکو حکم ملا ہو تو ہمیشہ نہایت خوشی سے
اُسنے اُسکو انجام دیا ہو - اور کیسا ہی اور کسیقدر کام ہون مین ہمیشہ اُسکو اوسکے

کرنے مین کمربستہ و تیار پاتا ہون - مین خوب جانتا ہون کہ وجوب و استحقاق شرطیہ رہائی محمد جعفر کا برخلاف اُن وجوہات کے جو مین نے اوپر لکھی ہین تجویز کیا جاویگا لیکن میری غرض ان وجوہات کے لکھنے سے یہ ہے کہ اگرچہ سردست اُسکی مطلق رہائی کو کوئی امر مانع ہو مگر ایسی وجہ نہین ہے کہ جسکے سبب سے رہائی شرطیہ بابین حدود دایس سلطنت کے اُسکو نہ پہچا دیگا - اور جب میری شرطیہ رہائی بابین کچھہ توقف ہوا تو پھر لکھا کہ میری آخری چٹھی کی تاریخ سے آج تک محمد جعفر بہت خوش چلن ہوا اور مین اُسکے کامون سے بدل راضی ہون" - اس اخیر چٹھی کے جانے پر صاحب چیف کمشنر بہادر نے میری شرطیہ رہائی کی درخواست مع نقول ان سب چٹھیون کے گورنمنٹ کو بھیجدی - مگر افسوس کہ سرکاری گورنمنٹ ہند نے مجکو وہ شرطیہ رہائی بھی کہ جسکے لینے سے پچاسون قیدیون نے انکار کردیا تھا عنایت نفرمائی مگر میرے آقاے نامدار نے جب یہ حکم گورنمنٹ پایا تو میری تسلی کرکے فرمایا کہ بوجہ درپیشی معرکہ کابل کے تمہاری درخواست اسوقت منظور نہین ہوئی لیکن بعد اختتام اِس معرکہ کے ہم پھر سفارش کرینگے دنیا بامید قائم ہے دیکھیے پردہ غیب سے اب کیا ظاہر ہوتا ہے - جو جو عجائب اور اس دنیاء فانی کی عدم استواری اور زمانہ کا تغیر و تبدل اور ہیر پھیر اِس عاجز نے دیکھا ہے اُسکی تفصیل کے واسطے تو ایک دفتر چاہیے مگر مدت دراز سے بہت سے صاحب لوگون کی جو مجھسے زبان اُردو و ناگری و فارسی سیکھتے تھے یہ فرمایش تھی کہ زبان اُردو مروجہ پورٹ بلیر مین کوئی ایک کتاب تصنیف کیجاوے کہ جس سے یہان کے لوگون کو اُردو سیکھنے مین مدد ملے اور اُسکے سوا اور بھی بہت سے دوستون کی مدت سے یہ تمنا تھی کہ ایک کتاب تاریخ پورٹ بلیر جسمین یہان کی ابادی اور اوضاع و اطوار و بندوبست و قانون و زبان مختلفہ پورٹ بلیر و حال

جنگلیان جزائر ہذا کا مفصل درج ہو تصنیف کر کے غیر حاضر اور ہند کے لوگون کو بھی یہان کے عجائبات سے آگاہ کیا جاوے۔ سو ان دونون غرضون کے رفع ہونے کیواسطے اس خاکسار محمد جعفر میر منشی سدرن ڈسٹرکٹ نے یہ مختصر کتاب تحریر کر کے اسکا تاریخی نام "تاریخ عجیب" رکھدیا۔ ناظرین سے امید ہے کہ جہان کہین اسمین خطا و قصور پاوین قلم عفو سے اصلاح کر دیوین اور دعا کرین کہ ہماری سرکار معدلت شعار خاکسار کو ان ننگ دھڑنگ جنگلیون کی صحبت سے جدا کرے تا کہ جلد ثانی اس کتاب کی وہان خود حاضر ہو کر اپنے ملک کی بولی مین ناظرین کو نذر کرون فقط

العبد محمد جعفر عفی اللہ عنہ میر منشی سدرن ڈسٹرکٹ

مورخہ یکم اپریل ۱۸۷۹ عیسوی پورٹ بلیر۔

CHAPTER I

On the position of the Andamans, the colonizing of the former and present Settlements, its produce and Zoology, the aborigines, and its Forest and the Sea

فصل اول

موقع انڈمان مع ذکر آبادی سابق و حال و پیداوار سٹلمنٹ و حال جنگلیان و ذکر جینی بندر کے

جزائر انڈمان خلیج بنگال کے مشرق طرف ۹۲ درجہ ۴۷ دقیقہ طول شرقی اور ۱۱ درجہ ۳۴ دقیقہ عرض شمالی پر کلکتہ سے ۵۹۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہین۔ یہ مجموعہ جزائر ۲۰۴ [illegible]

کے گہبیر بیچ مین قریب ایکہزار جزیرون کے شامل ہین بنام انڈمان مشہور ہین۔ زیلوجی یعنی
علم حیوانات کے محققون کا یہ مقولہ ہی کہ یہ جزائر کسی زمانہ مین برّاعظم ایشیا سے ملے ہوئے
تھے کیونکہ یہان کے اشجار و اثمار اور دوسری بہت سی چیزین ملک برہما سے ملتی ہین اور
ملک برہما کے بعض مقام انڈمان کے بعض جزیرون سے صرف ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر
ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ کے ہیر پھیر اور سمندر کی موجون کے سبب سے کٹتے کٹتے
یہ ٹکڑہ اول برّاعظم ایشیا سے علٰحدہ ہوگیا تھا اور پھر آخر کو ایسا دوسرے سے علٰحدہ
ہوتے ہوتے ہزارون چھوٹے چھوٹے جزیرے ہوگئے۔

یہان چھہ روز مین کلکتہ سے آگبوٹ پہونچتا ہی اور تین روز مین رنگون سے۔ مولمین
یہان سے تین سو میل اوتّر اور سینگاپور چار سو میل گوشہ مشرق و شمال ہین۔ اور پنانگ
تین سو پچاس میل مشرق مین اور نکوبار اسّی میل جنوب مین اور مدراس آٹھ سو میل
گوشہ مغرب و جنوب مین اور لنکا آٹھ سو میل گوشہ مشرق و جنوب مین واقع ہی۔
یہ جزائر سب پہاڑی ہین ہموار زمین بہت کم ہی۔ یہان سب سے اونچا پہاڑ ماونٹ ہیریٹ
کا ہی جو سطح سمندر سے ۱۱۶ فٹ اونچا ہی۔ میٹھے پانی کا ندی نالہ یہان کوئی جاری نہین ہی
برسات کے موسم مین بعض جگہہ اونچے ٹیکرون اور ٹیلون پر سے پانی کے جھرنے بہا کرتے
ہین لیکن برسات کے ساتھہ ہی بند ہوجاتے ہین۔ شروع آبادی مین تو یہان پانی بڑی دقّت سے
ملتا تھا مگر اب سرکار کی طرف سے بہت کنوئین اور ڈگیان تیار ہوجانے سے پانی کی تکلیف
نہین رہی۔ یہان کے جزائر مین پورٹ بلیر کے اوتّر کو ایک گندھک کا پہاڑ ہی اسکے اندر سے
ہر وقت آگ کے شعلے اور دھوان نکلتا رہتا ہی۔ اسکے آس پاس کے سمندر کا پانی بہت
گرم رہتا ہی اُس پانی کی حرارت اور ہر وقت کی آتش انگیزی کے سبب سے اوس

ٹاپو میں بہت ہی کم جاتے ہیں میں نے وہان کی گندھک دیکھی ہے ہمارے ملک کی گندھک
سے کچھ خراب نہیں ہے یہان کے جنگل میں سواے سؤر کے کوئی چوپایہ درندہ یا چرندہ نہیں ہے
یہ سؤر بھی بہت ہی چھوٹا اور ڈیل ڈول کے موافق غریب ہے۔ صحرائی شکارون میں یہان جنگلیون
کے صرف سؤر ہی ایک عمدہ شکار ہے۔ لعاب ابابیل یہان کا ایک عمدہ تحفہ اور عجیب چیز
چیز ہے یہ لعاب پہاڑون کے کھوہون میں جہان ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ رہتے ہین ملتا ہے
یہ ایک بڑی عمدہ قوت باہ کی دوا ہے اور روپیہ روپیہ بھر بکتا ہے یہاں کے چینا لوگ اسکو بہت
شوق سے کھاتے ہیں میں نے بھی اسکو کھایا ہے لیکن جیسے اسکے فائدے مشہور ہو رہے ہیں
ویسا اثر نہیں پایا۔ یہان کے جنگلون میں کئی قسم کی عمدہ عمدہ لکڑیان موجود ہیں انہیں سے
ایک قسم کی گنگو کی لکڑی ہمارے ملک کے سال وساکھو کی برابر وزنی اور مستحکم اور پائدار ہے۔
پداوک یعنی لال لکڑی کا نظیر تو شاید دوسرے ملک میں کم ہو یہ لکڑی خون کے موافق بہت سرخ
اور نہایت پائیدار و خوشنما و خوشبودار ہے۔ آبنوس بھی یہان کے جنگلون میں ہے۔ مارپل
یعنی پھولدار لکڑی تو سواے یہان کے شاید آج تک پردہ زمین پر دوسری جگہہ نہ ملی ہوگی
... تمام ملکون میں جاتی ہے۔ اوپیا اور دوسری بہت سی لکڑی مضبوط و عمدہ قسم کی
یہان کے جنگلون میں موجود ہیں اور سرکاری آرہ گھرون میں لاکر چیری جاتی ہین۔
درخت گرجن جس سے گرجن کا تیل جو واسطے پالش وصفائی اشیاء لکڑی کے بہت عمدہ
اور قیمتی چیز ہے پیدا ہوتا ہے کثرت سے ہیں اسکے درخت میں چھنا لگا کر اسکے تیل کو نکا لیتے ہیں۔
بینت بھی یہان کے جنگل میں کئی قسم کا ہے اور اسکی چھڑیان اور کوڑیان بنا تحفہ کے طور پر لا...
... جاتی ہین۔ مگر ایک سنگاپور کے بید کی کوڑی یہان نہیں ہوتی تحقیق البحر کی چھڑیان
کالی کالی سے ہمرنگ اور گھونگھا سنکھ اور ہزارہا قسم اور رنگ کے گھونگھے اور کوڑیان

اور طرح طرح کی سیپیان یہان کے سمندر سے نکلتی اور ملکون کو بطور تحفہ کے جاتی ہین -
پرندون مین ہریل اور کبوتر اور کالے کوّے اور زنگاری اور سفید فاختہ اور مینا اور قسم قسم
کے ہزارون پرندون سے جنگل بھرا ہوا ہے - یہان کے جنگل مین انبہ املی جامن کٹہل
بڑہل جائفل ناریل اور پان وغیرہ کے درخت جو گرم ملکون کے جنگلون مین ہوتے ہین
سب خود رو موجود ہین مگر بہ نسبت باغون کے پہلون کے انکے پہل نہایت چھوٹے اور
بدمزہ ہوتے ہین - اب جنگل کے صاف ہوجانے سے ہر قسم کی ترکاری اور گرم ملکون کے
پہل اور ہزارہا من دہان اور مکئی اور گوڑ وار ہرد سونگ وماش وغیرہ بقولات واثمار
ونباتات پیدا ہونے لگے ہین گیہون چنا جو وغیرہ ربیع اور سرد فصل کے غلے یہان بالکل
پیدا نہین ہوتے اور گنہ تو یہان ایک برس کا لگایا ہوا دس برس تک رہتا ہے اور جون جون
پرانا پڑتا ہے تون تون عمدہ اور شیرین ہوتا جاتا ہے - شروع آبادی مین یہان اسکروی
اور بخار اور زخم کی بیماری کثرت سے تھی مگر اب جنگل صاف ہوجانے سے باستثنا ایک دو
ٹاپو کے عموماً یہان کی آب وہوا بہت عمدہ ہے خصوصاً عورتون کے واسطے زیادہ تر مفید ہے
یہان ابتک کسی متعدی بیماری کا نام نہین چیچک وہیضہ اور وبائی بخار جنسے ہمارا ملک
ملک تباہ ہوجاتا ہے یہان انکا کبھی نام بھی سنا نہین گیا یہان اسیقدر پیچش کی بیماری
اور سوداوی امراض وزخم اور موسم برسات مین تہوڑے دنون تک اور خصوص آمد
جدید لوگون کو بخار ہوتا ہے یہ ملک خط استوا کے قریب ہونے سے ہمیشہ یہان رات دن
برابر ہوا کرتا ہے بہت ہی تہوڑا فرق پڑتا ہے - قطب شمالی یہان ہمارے ملک کے موافق
[illegible] نہین [illegible] لوگون کا مشاہدہ ہے کہ [illegible]
اور اسکے [illegible] دونون نظر آتے ہین

سردی گرمی یہان دونون نہین ہمیشہ ہمارے ملک کے چیت بیساکھ کی کیفیت رہتی ہی
دسمبر جنوری مین رات کو ایک چادر اوڑھنے کی نوبت آتی ہی۔ آلہ تھرمامیٹر اٹھتّر درجے
سے نیچے کبھی نہین آتا اور ماہ اپریل و مئی مین جو یہان کی گرمی کا موسم ہی آلہ مذکور ۹۲ درجے
سے اونچا کبھی نہین جاتا ہی باقی سب دوسرے مہینون مین نہ بہت گرمی ہی اور نہ بہت
سردی۔ لُو یعنی گرم ہوا یہان بالکل نہین چلتی۔ گرم کپڑے پہننے کا یہان بالکل دستور
نہین ہی۔ ہمیشہ لوگ بین شکھہ و تنزیب پہنے پھرتے ہین اور اس سبب سے یہان
کبھی موسم خزان ہی نہ بہار۔ بارہ مہینے درخت ہرے بھرے رہتے ہین۔ یہان بارش
کی بہت کثرت ہی ماہ مئی سے ماہ نومبر تک بارش ہوا کرتی ہی۔ ایکسو بیس انچھ تک سالانہ
اوسط بارش کا ہی اسی کثرت بارش کے سبب سے یہان سب صاحب لوگون کے چوبی
بنگلون اور قیدیون کے بانس کی ٹٹیون والے چھپر کے جھوپڑون کی چھت ڈھلوین
ہوتی ہی چپٹی و ہموار چھت کا مکان یہان ایک ہفتہ بھی بارش کا مقابلہ نہین کرسکتا
لیکن اولہ یہان کبھی نہین پڑتا ہی اور نہ کبھی آندھی چلتی۔ جہان ابھی تک جنگل
صاف نہین ہوا نہایت گنجان اور دشوار گذار ہی۔ درخت اِتنے اونچے کہ گویا
آسمان سے باتین کر رہے ہین جب تک کاٹکر اونکو نہ گرا دے تب تک اُنکا پھل ملنا
محال ہی۔ یہان کے سانپون مین زہر بہت کم ہی۔ سانپ کے کاٹنے سے آج تک
صرف ایک مسمی رامدین شوہر مسماۃ ظہورن ٹکٹ لیوہلڈ فوت ہوا ہی اور میرے خیال
مین وہ بھی غفلت تدبیر کے سبب سے مر گیا۔ لیکن کنکھجورہ اوسکا جواب یہان موجود
ہی۔ اس موذی کے کاٹنے سے یہان لوگون کو بہت تکلیف ہوتی ہی حتّیٰ کہ چند آدمی
زخم گزیدگی سے مرتے مرتے بھی بچ گئے۔ بچھو کے کاٹنے کا ڈر و یہان ہمارے ملک کے
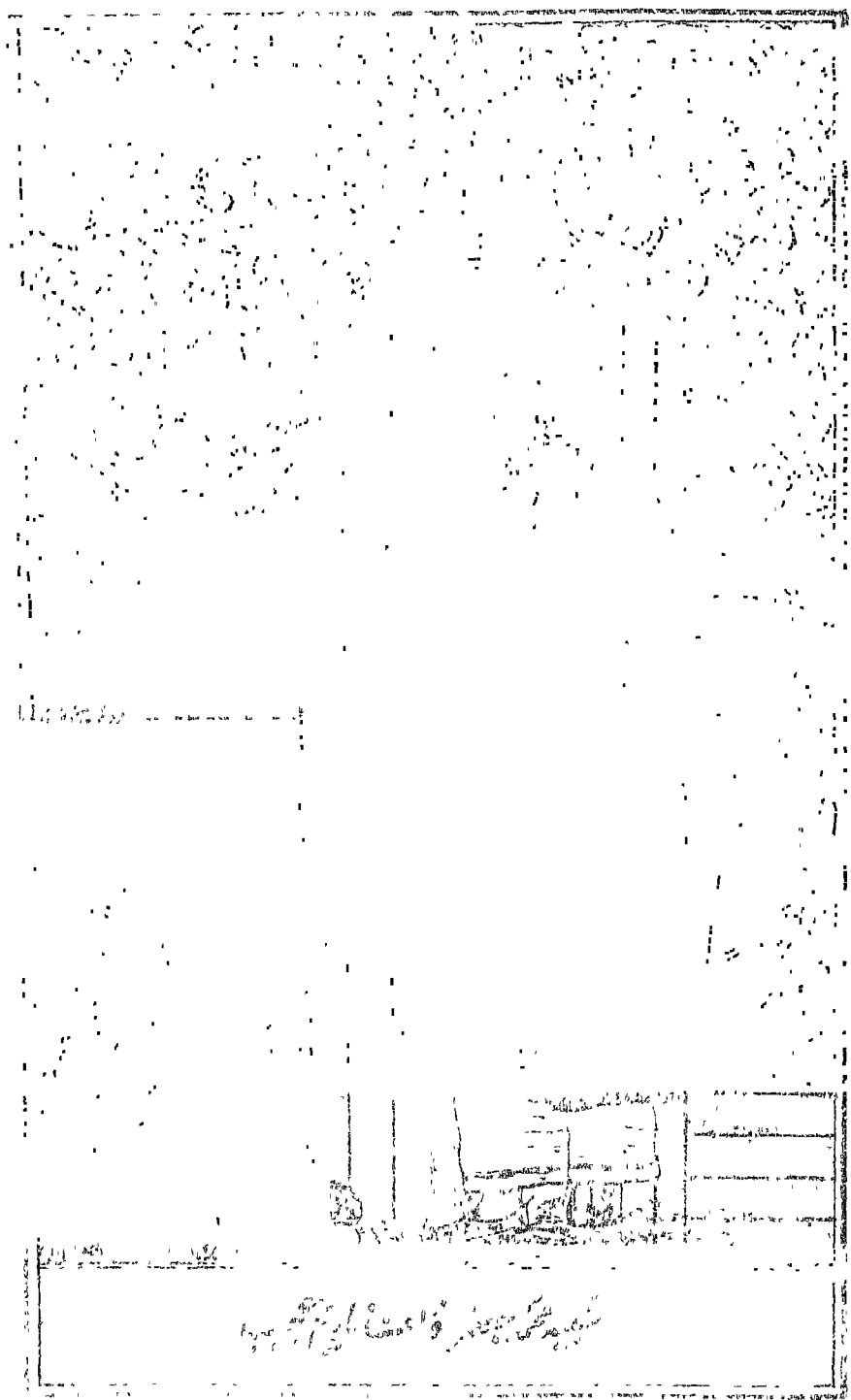
زرد چیونٹوں سے زیادہ نہیں ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید سانپ بچھوؤں کا زہر کھنکھجورے میں آگیا۔ یہاں سمندر کا پانی صاف اور شفاف ہونے سے بوٹ (یعنی کشتی ۱۲) پر بیٹھ کر جانے کی حالت میں رنگ برنگ کے گھونگھے اور سیپیاں اور پتھروں کے پھول اور رنگدار مچھلیاں پھرتی نظر آتی ہیں اور ایک عجیب کیفیت و لطف ہوتا ہی —
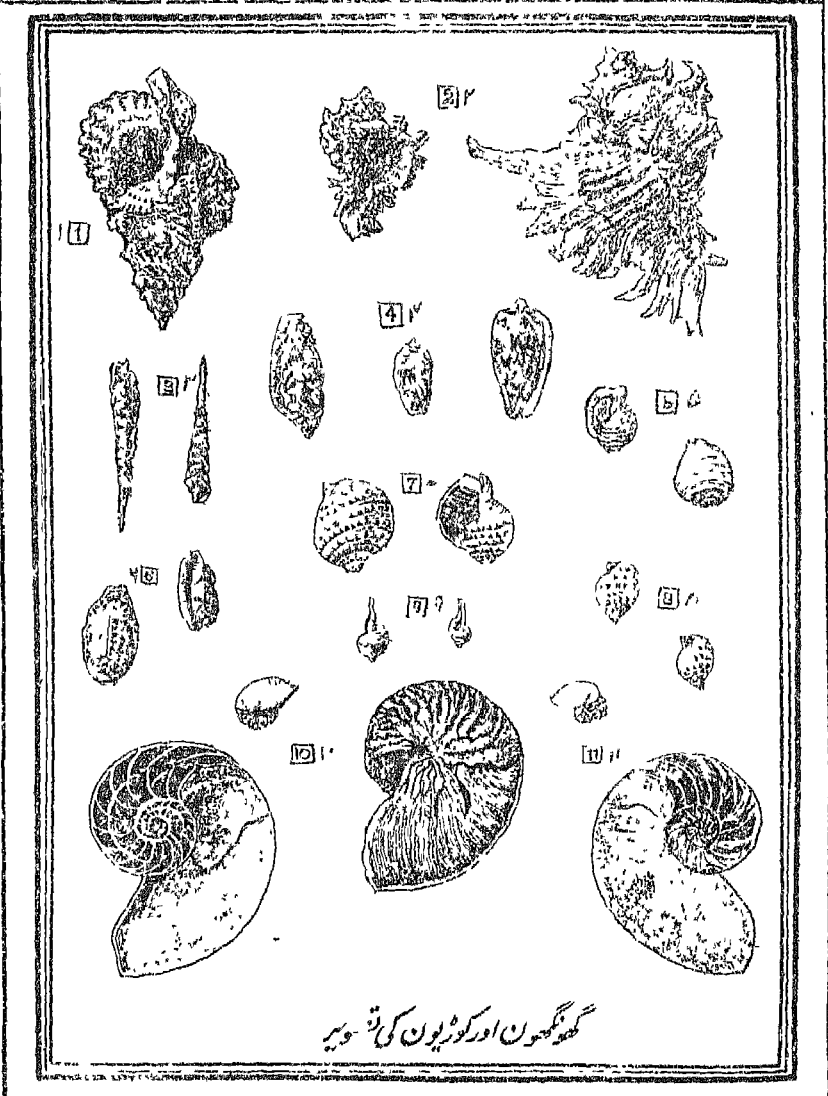
گھونگھوں اور کوڑیوں کی تصویر

سمندر کے اندر کے پتھر کے پہلوان کی تصویر

سمندر کے اندر پتھر کے پھولون کی تصویر
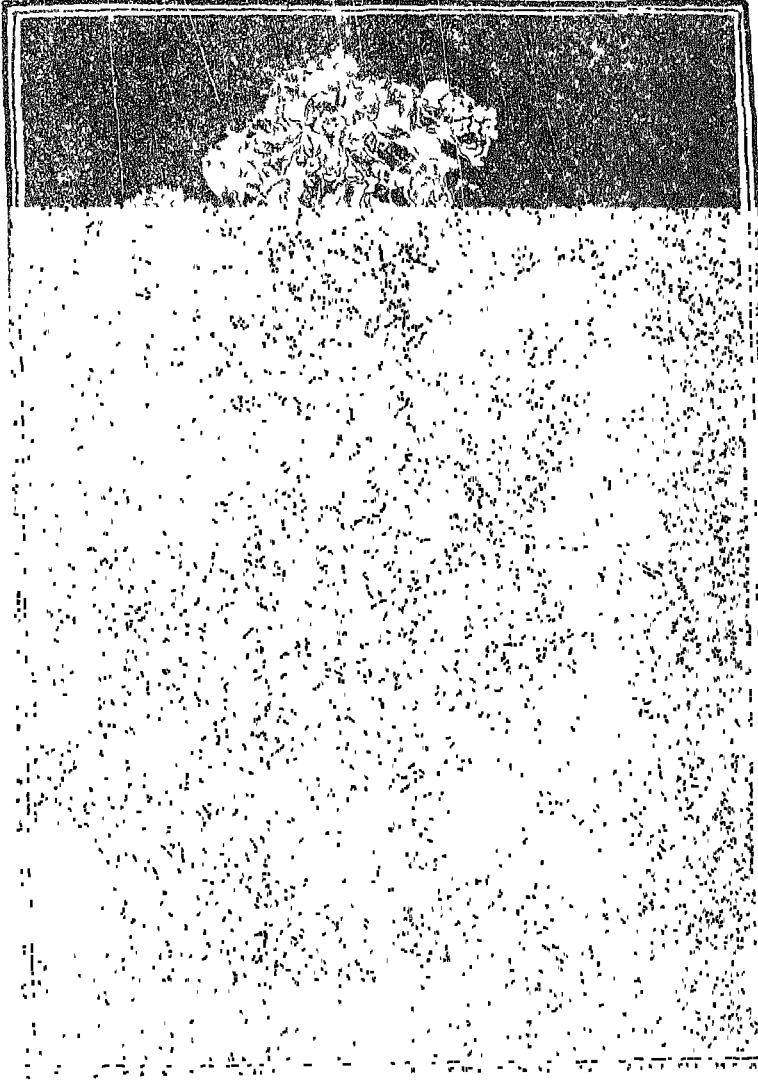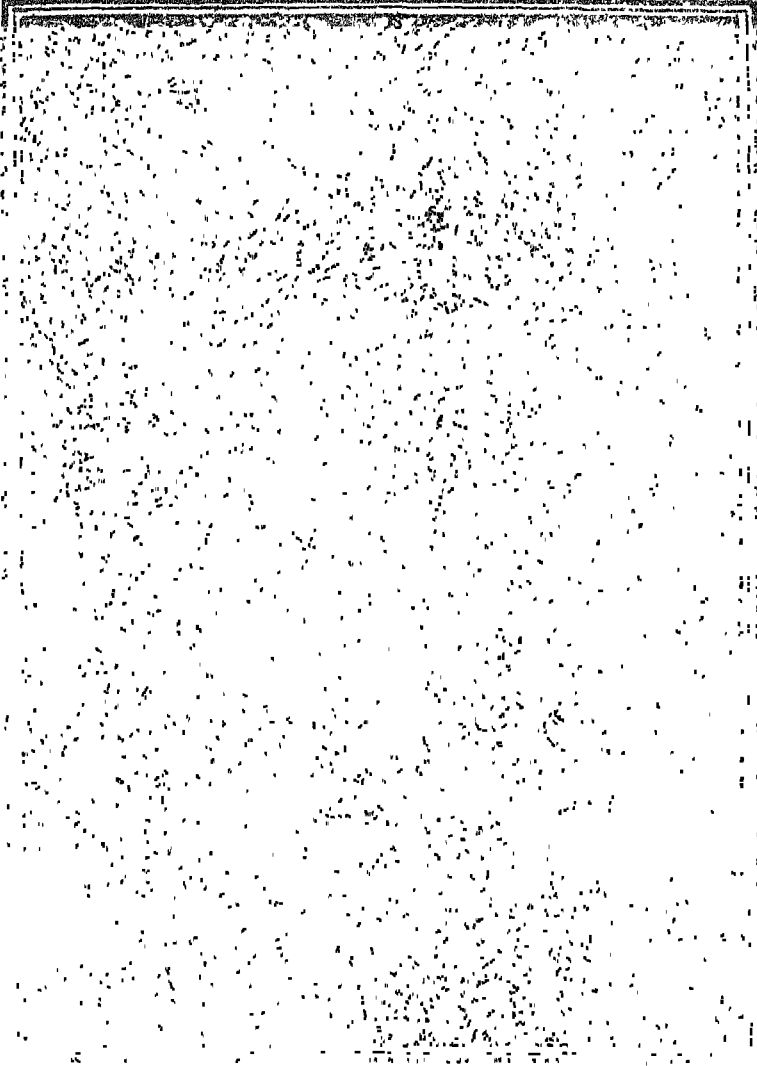
جب تم موسٹ ہرینٹ وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بیٹھکر صبح وشام کا تماشا دیکھو تو ایک طرف سمندر کا
کالا پانی کہیں عریض کہیں طویل اور کہیں چھوٹی چھوٹی کھاڑیان ہوکر شکل شطرنجی
کی لہرون کے اُن ہرے ہرے جزیرون مین نکل گیا ہی اور دیکھنے والے کو نہایت مسرور
ومحظوظ کرتا ہی یہ ایسا جنگل جسکی کسیقدر مختصر تفصیل اوپر کی گئی ہی ایک وحشی قوم سے آباد ہی

ننگ دھڑنگ جنگلیون کی تصویر کہ گوڈ چہدار تیر اس پہنکر اونکے ساتھ کھڑا ہوا ہی

ان جنگلیون کا صحیح حال ابتک تحقیق نہین ہوا کہ کس وقت اور کس ملک سے آکر یہان آباد
ہوئے ہین اور ہمیشہ سے ایسے ہی وحشی اور بہایم سیرت ہین یا کبھی مثل ہم لوگون کے شایستہ
بھی تھے یا نہین - بعض لوگون کا گمان تھا کہ باشندگان جزائر ہذا آدمیون کو کھاتے ہین اور
انکے منہ بالون سے ڈھکے ہوئے ہین اور انکی شکلین بہت عجیب اور ڈراونی ہین انکے پاس
کوئی پیٹ نہین ہے اگر ہوتا تو وہ کسی جہاز کو سمندر مین نجانے دیتے اور بعض لوگ سمجھتے تھے
کہ ان جنگلیونکی صورت کتون کی صورت سے بہت مشابہ ہے - غرض اس قسم کی خبرین سننے سے
جہاز والے آدمی ان جزیرون کے نزدیک نہین پھٹکتے تھے اور ڈرتے ہوئے دور دور
چلے جاتے تھے الف لیلی کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ سندباد جہازی نے کیسی ڈراونی
و عجیب صورت اور آدم خوری اس جزیرے والون کی لکھی ہے - بہت مدت تک لوگ
انکو خارج از اولاد آدم اور مردم خور سمجھکر ان سے دور دور پھرتے رہے سب سے پہلے ماہ
ستمبر ۱۷۸۹ع جسکو اب [illegible] برس ہوئے سرکار انگریزی نے یہان قیدیان سزاوار حبس دوام
دریائے شور کا رکھنا تجویز کیا لفٹننٹ بلیر اور کپتان ہورسن دو جہازی سردارون نے سب
اوّل مقام چاٹم آکر لنگر ڈالا اور اس چھوٹے سے ٹاپو کو بقدر صاف کرکے کچھ مکانات
بنوائے اور وہان رہنے لگے اور چاٹم اوسکا نام رکھا جو ابھی تک مشہور ہے - مگر افسوس
کہ بیماری اور آب و ہوا کی خرابی نے اُس زمانہ مین اُس سٹلمنٹ کے پانون نہ ٹکنے دیے
اور آدھے سے زیادہ آدمی اُنمین سے مرگئے ناچار بسبب ناموافقتی آب و ہوا و نیز کثرت
بیماری کے وہ سٹلمنٹ آبادی کی تاریخ سے سات برس یعنی سنہ ۱۷۹۶ع مین اُجڑ گیا اور
تا مدت مدید تک کسی نے اُسکا نام نہ لیا مگر اب بھی مقام چاٹم اُسی وقت کے عالمگیری سنگ
کے بنے ہوئے دو پیپے اور اینٹ کے کنوئین وغیرہ نشان ہین اور اسی لفٹننٹ بلیر کے نام سے جزیرہ پورٹبلیر

اب تک مشہور ہے اور اُسی صاحب نے سنہ ۱۷۸۹ع میں انڈمان کا ایک نقشہ بھی طیار کیا تھا
مگر اُس نقشہ میں جو موقع از روے حساب طول شرقی اور عرض شمالی کے اُس صاحب نے
قایم کیا تھا سنہ ۱۸۶۱ع میں لفٹنٹ ہیتھ کوٹ کی پیمایش میں غلط ہو گیا اب صحیح موقع انڈمان
کا وہی ہے جو مین نے اوپر تحریر کیا ہے۔

جب سنہ ۱۸۵۷ع میں بملک ہند بغاوت ہوئی تو پھر سرکار کو ایک ایسی جگہہ کی ضرورت
پڑی کہ جسمین کئی ہزار قیدیان بغاوت رکھے جاوین کیونکہ ایسے مفسدون کو جیلہاے ہند میں
رکھنے کی حالت مین پھر مفسدہ کا گمان تھا۔ اور نیز سرکار کو یہ بھی منظور تھا کہ ہند کے قریب
کسی ایسی فراخ و وسیع جگہہ پر ایک ایسا سٹلمنٹ قائم کیا جاوے کہ بروقت کسی دیگر گون
ہونے صورت ہند کے وہ جگہہ کار آمد ہووے ان دو بڑی غرضون کی باعث سے آخر
سنہ ۱۸۵۷ع میں ایک کمیٹی مقرر ہو کر واسطے مقرر کرنے کسی جزیرے کے انڈمان کو آئی۔ اور
کمیٹی مذکور نے بعد ملاحظہ کرنے بہت سے جزیرون کے اوسی پرانے مقام پورٹ بلیر کو کہ جو
قدرتی نہایت قلب جگہہ ہے پسند کر کے گورنمنٹ کو رپورٹ کی۔ اوسپر ذریعہ چٹھی نمبر ۹۰
مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۵۸ع کے کرنیل مین صاحب سپرنٹنڈنٹ مولمین کو حکم ملا کہ کچھہ
تھوڑے سے قیدی مولمین جیل سے لیکر جزائر مذکور پر سرکار انگریزی کا قبضہ کر کے باڈتا
کھڑا کرا دو اور واسطے اوترنے قیدیان آمد جدید ہند کے کسیقدر جگہہ صاف کر کے پانی کا
بندوبست کر دو چنانچہ بموجب اوس حکم کے صاحب موصوف نے انڈمان کو جا کر ۲۲ فروری
سنہ ۱۸۵۸ عیسوی کو اوسپر قبضہ کر کے ۲۱ ضرب توپ سرکار کی طرف سے سلامی کی سر کرادین
اور چاتم کو کسیقدر صاف کرا کے ایک کنوان کھدوا دیا۔ اسکے بعد ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۸ع کو
ڈاکٹر واکر صاحب سپرنٹنڈنٹ اول پورٹ بلیر کے مع قیدیان بغاوت کے یہان پہونچے

اور اس سٹلمنٹ کی آبادی شروع ہوئی۔ لیکن جنگلی لوگون کو اونکے آبائی ملک پر سرکار کا
قبضہ ہونے سے نہایت ناگوار ہوا چنانچہ دو مرتبہ اسی سپرنٹنڈنٹ اول کے عہد مین
جنگلیون نے ایک بڑی بھاری فوج جنگلیون کی جمع کرکے ہڈوو ابرڈین پر حملہ کیا اور
مدتون تک اس فکر مین رہے کہ کسیطرح سرکار انگریزی کا قبضہ اونکے موروثی ملک پر
نہووے مگر ایسی زبردست سرکار کے مقابلہ مین وہ بیچارے وحشی بیوقوف بہائم سیرت کیا
کرسکتے تھے آخرکار انکو سرکار سے ملنا اور فرمانبردار ہونا پڑا اب سرکار سے تین سو روپیہ
ماہواری واسطے خرچ جنگلیون کے ملتے ہین اور بہت سے یتیم لڑکے جنگلیون کے سرکاری
اسکولون مین انگریزی سیکھتے اور گرجا مین حاضر ہوتے ہین چنانچہ نماز کا ترجمہ ہمارے
کرمفرما مسٹر ٹمپل صاحب بہادر خلف الرشید سر رچارڈ ٹمپل نے جنگلی زبان مین کرکے شائع
بھی کرا دیا ہے اب جنگلی لوگ گرجا مین جاکر اپنی زبان مین نماز پڑھتے ہین اور گھر گھریان
اور لیمو اور گھونگھے کوڑیان وغیرہ بیچتے پھرتے ہین اور کپڑہ کھانا اور پیسے مانگتے ہین
گو اول مین اونہون نے وقتاً فوقتاً جب موقع پایا تو بہت آدمیون کو مار ڈالا لیکن
اب رام ہوگئے اور جنگل مین بھی جب یہ لوگ قیدیان وغیرہ سے ملتے ہین تو اپنے
مقدور بھر بہت تواضع سے پیش آتے ہین۔

یہ لوگ ۴ فٹ سے ۵ فٹ ۴ انچ تک اونچے مثل حبشیون کے سیاہ فام گول سر
آنکھین ابھری ہوئی گھونگھر والے بال۔ مگر نہایت مضبوط ہوتے ہین۔ بعض لوگون کا
یہ گمان ہے کہ حبشی غلامون کے جہاز اگلے زمانے مین یہان ٹوٹ جانے کے سبب سے
آن پڑے جہازون [illegible] سے بچے ہوئے مرد و عورت کی یہ جنگلی اولاد ہین لیکن انکی زبان مین
[illegible] ملک کا ایک لفظ بھی شامل نہین [illegible]

کے سے موٹے نہین ہین - انکی نسل حبش یا ہند یا مدراس یا برہما یا لنکا وغیرہ قریب جوار
کے ملکون سے ہرگز نہین ملتی - اور کچھ انھین ملکون پر موقوف نہین دنیا مین بہت
جزیرون مین ایسے آدمی پائے گئے کہ کسی دوسرے ملک والون سے کسی طرح پر بھی
نہین ملتے یہ محض قدرت خدا ہی کہ اوسنے رنگ برنگ اور طرح طرح کی مخلوق جگہ جگہ
پیدا کی ہی اس مقام پر عقل کو دوڑانا اور سببون کا تلاش کرنا محض فضول ہی - اس
۱۵ - برس گذشتہ مین جسقدر ان جنگلیون سے انکا اور انکے دوسرے بھائی بندونکا
حال ہمکو دریافت ہوا بیان پر واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر ہوتا ہی -

انڈمان خرد و کلان مین ان وحشیونکی قریب ۱۲ ذاتون کے ہین - ایک کی زبان دوسری
ذات کی زبان سے بہت کم ملتی ہی چنانچہ قوم جاروا جو انڈمان خرد مین آباد ہین اونکی
زبان قوم بوجگی جیدا سے جو ہمارے دوستانہ مین ایسی مختلف ہی جیسے پشتو ہندوستانی سے - بوجگی کیاب
اور اکاکول اور اکاجوئی اور بلاوا اور اکاکی ڈی اور ابیرڈی وا اور اکا چاری یا رواکا چار وان قومونکی
زبانین ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے معلوم ہوتا ہی کہ جیسے سنسکرت کے الفاظ ہندی کی سب مختلف زبانون مین ملتے
معلوم ہوتا ہی کہ بنگالی و مدراسی و مرہٹی و پنجابی و کشمیری وغیرہ سب ایک ہی شخص کی
اولاد ہین اور انکی یہ سب مختلف زبانین ایک ہی منبع سے نکلی ہین ویسے ہی یہ انڈمان
کے جنگلی بھی ایک ہی شخص کی اولاد ہونگے گو اب الگ الگ ٹاپوون مین رہنے اور ایک
دوسرے سے میل و موافقت نہ رکھنے کے سبب سے اونکی زبانین بہت مختلف ہو گئین
چنانچہ ان جنگلیون کا بیان بھی ہمارے اس قیاس کی تصدیق کرتا ہی وہ کہتے ہین کہ
مسماۃ ایلوڈی ان وحشیون کی اماں حوا نے شمالی و شرقی سمندر سے حاملہ ہوکر دوراتاکا
نام ایک ٹاپو مین ایک ساتھ آٹھ بچے جنے اونمین چار لڑکے اور چار لڑکیان تھین

وہی بچے ایک ایک جوڑا ہوکر چار مختلف ٹاپوؤن کو چلے گئے کہ اب تمام انڈمان کلان و خرد
انھین چار جوڑون کی اولاد سے ہی گو اس بیان مین مثل ہنود کے انھون نے کسیقدر
غلطی بھی کی ہی مگر یہ قصہ قصۂ اولاد نوح علم سے ملتا ہی کہ جو بعد طوفان کے جوڑا جوڑا ہوکر
سب ملکون مین پھیل گئے تھے اور تمام دنیا انھین کی اولاد ہی۔
ایک بڑے تعجب کی بات ہی جس سے ہم یہ سمجھتے ہین کہ ہر فرد بشر مین اس بات کا مادہ اور
جوہر موجود ہی کہ بلا تعلیم کسی پیغمبر یا ہادی کے دنیا و مافیہا اور اوسکے پھیر پھار کو دیکھکر اپنے
اور زمین و آسمان کے خالق کی بزرگی و برتری کا قائل ہو جاوے حکما و فلاسفہ کا بلا تعلیم
کسی ہادی کے خدا کا قائل ہونا تو ظاہر ہی ہی اسکے سواے صدہا وحشی اور جنگلی اقوام جو
جابجا جزیرون مین دیکھے گئے سبکو خالق کل کا قائل پایا گیا گو انھون نے اپنی حماقت و
جہالت کے سبب سے مثل ہندوؤن کے کچھہ کچھہ خلاف باتین بھی اصل کے ساتھہ ملا دی
ہین مگر ذرا تامل کرنے سے انہین جسقدر صحیح ہی صاف نکل آتا ہی۔ یہ ہمارے جنگلی بھی اس بات
کے قائل ہین کہ پلوگا یعنی خدا امار دیعنی آسمان مین رہتا ہی وہی خالق ہر شئے کا ہی اور سب سے
بڑا ہی وہ کسی سے پیدا نہین ہوا وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا اوسکا گھر بہت عمدہ و نفیس ہی
اوسکو کوئی نہین دیکھہ سکتا اوسی کے گھر سے پانی برستا ہی بجلی کا شعلہ اور کڑک بھی اوسی کے
پاس سے آتا ہی۔ موت بھی اوسی کے حکم سے آتی ہی۔ بھلائی اور روزی بھی وہی دیتا ہی
مسماۃ چانا پالک ایک جورو بھی اوسکی ہی اوسکی جورو کو بھی فنا نہین اور نہ وہ کسی سے
پیدا ہوئی مگر اوسکا درجہ پلوگا یعنی خدا سے کم ہی اسکا کام ہی کہ سمندر مین مچھلیان پیدا کرے
وہی مچھلیون کو آسمان سے گراتی ہی۔
یہ لوگ شیطان کے بھی قائل ہین اور سمجھتے ہین کہ سب برے کام شیطان کراتا ہی مگر

کہتے ہین کہ شیطان دو ہین ایک زمین کا جسکا نام ارم چوگلا ہی جب کوئی زمین پر ناگہانی
موت سے مرجاتا ہی تو یہ سمجھتے ہین کہ ارم چوگلا نے اوسکو مار ڈالا - دوسرا سمندر کا شیطان
جسکا نام جورو دونڈا ہی اور یہ سمجھتے ہین کہ جب کوئی آدمی ڈوب کر مرجاتا ہی تو جورو دونڈا نے
اوسکو مار ڈالا ہی - یہ لوگ فرشتون کے بھی قائل ہین اور سمجھتے ہین کہ ٹاموڈا یعنی فرشتے
ایپوڈی کے پہلے اٹھہ بچون کی روح ہین - اور فرشتون مین مرد و عورت ہونے کے بھی
قائل ہین اور سمجھتے ہین کہ فرشتے جنگل مین رہتے ہین اور انسانون کی حفاظت کرتے ہین -
چوگاڈا بھی ایک بھوت پریت کے موافق اونکے یہان ہی - لیکن کہتے ہین کہ چوگاڈا کو کچھ
اختیار نہین ہی یہ لوگ کبھی کسی چیز کی پوجا نہین کرتے مگر تو بھی شوگوا ایک لفظ بمعنی عبادت
و پوجا انکے یہان موجود ہی -

ایک تعجب کی دوسری بات اور ہی کہ سوا ہندو مسلمان کرسٹان و یہودی وغیرہ
قومون کے کہ جو بالاتفاق قائل طوفان اجنی پر ہوکے ہین آج بھی جسقدر جنگلی اقوام دنیا
مین دیکھے گئے سب طوفان نوح عم کے قائل ہین نکوبار کے جنگلی بھی کہتے ہین کہ ایک دفعہ
تمام روی زمین پر طوفان ہوا تھا - یہ ہمارے دوست جنگلی بھی اس بات کے قائل ہین کہ
ایکبار ایسا طوفان آیا تھا کہ تمام دنیا ڈوب گئی تھی اور جنگلیون کے بزرگ ایک کشتی بناکر
اوسپر سوار ہو گئے تھے اور بہت روزون تک اُس کشتی پر سوار رہے جب طوفان رفع ہوگیا
اور پانی نیچے اوترا تو ایک پہاڑ پر منجملہ جزائر انڈمان کے وہ کشتی آکر ٹھہری اوسوقت انکے
بزرگون کے پاس آگ نہ رہی تھی کیونکہ بانس وغیرہ سے آگ بنانا ابھی تک یہ لوگ نہین جانتے
اسواسطے مثل پارسیون کے آگ کی بہت حفاظت کرتے ہین - جنگلیون کے بزرگ آگ نہ رہنے
کے سبب سے اُس پہاڑ پر نہایت متفکر بیٹھے تھے کہ اس عرصہ مین لوڑو لوٹ ایک

پرندہ اپنے بزرگون کا یہ غم دیکھکر آسمان کو اڑ گیا اور پلوگا یعنی خدا کے محل مین پہونچا
پلوگا اوسوقت کھانا پکاتا تھا اور آگ جل رہی تھی ٹوڑ وٹوٹ ایک چنگاری آگ اپنی چونچ
مین اٹھاکر روانہ ہوا مگر گھبراہٹ مین اوڑتے وقت وہ چنگاری اوسکی چونچ سے چھوٹکر
پلوگا پر گر پڑی اور پلوگا کا بدن جلگیا اسواسطے پلوگا نے غصہ ہوکر ایک جلتی ہوئی لکڑی
اپنے چولھے سے نکال کر ٹوڑ وٹوٹ کی طرف پھینکی کہ وہ اتفاق سے اوسی پہاڑ پر آکر
گری کہ جہان جنگلیون کے بزرگ بے آگ کے سر نیچے کیے ہوے غمگین بیٹھے تھے انکو آگ
ملنے سے بہت خوش ہوے اور اوسوقت سے تمام جنگلی اس مہربانی کے باعث ٹوڑ وٹوٹ
کی بہت تعظیم وتکریم کرتے ہین یہ جنگلی لوگ دو سے زیادہ گنتی نہین جانتے جب کوئی چیز
دو سے زیادہ گننا ہو تو کچھہ انگلیون وغیرہ سے اشارے کرتے ہین یہ لوگ مرد وعورت
ننگے مادرزاد پھرتے رہتے ہین ہان صرف عورتین ایک پتہ اپنے تاگڑے مین باندھکر
اندام نہانی کو ڈھانپ لیتی ہین مگر جب یہ لوگ ہماری بستیون مین آتے ہین تو سرکار سے
انکو کسیقدر کپڑا بھی ملتا ہے کہ جس سے اپنا بدن چھپا لیوین لیکن بعض وقت بلا توقف
اپنی اصل حیثیت سے بھی آجاتے ہین اور ہمارے سب مرد وعورت کو اپنے اعضاؤنکا
درشن کرا جاتے ہین یہ لوگ مرد وعورت دونون اپنے تمام بدن کو بوتل وغیرہ کے ٹکڑے سے گودکر
پھوڑون کا چھتا یا کھیتی کا کیڑہ بناتے ہین - مونچھہ داڑھی یا سر کا بال کچھہ نہین رکھتے سب
بالون کو عورت ومرد دونون بوتلون کے ٹکڑون سے تراش ڈالتے ہین ہمیشہ منڈے بھیڑا
کی شکل پھرتے ہین - بعض وقت سور یا کچھوے کی چربی مین کچھہ سرخ مٹی ملاکر اپنے
سر اور بدن کو اس سے رنگتے ہین - انکا بیاہ وشادی بہت سیدھے سادے طور پر ہوتا ہے
بوقت شادی کے دولہا دولھن دونون کے بدن کو لال رنگتے ہین - پھر دولہا دولھن

پتّون کے فرش پر ایک دوسرے سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھتے ہین۔ اسوقت سب قوم
حاضر ہوتی ہے۔ ایک شخص اس جلسہ مین بطور قاضی کے سردار ہوتا ہے وہی آدمی دولہا
کو اوٹھا دولھن کے پاس لیجاتا ہے۔ اوسوقت ایک دوسری عورت کو عمر مین کم ہو دولھن
کے پاس بیٹھی رہتی ہے تب وہی آدمی جو خدمت قضا اس موقع پر ادا کرتا ہے بہت سے
تیر وکمان دولہا کے سامنے لاکر رکھدیتا ہے اور اُس رکھنے سے اُسکا مطلب یہ ہے کہ ان
تیر وکمانون سے شکار کرکے اپنی عورت کی پرورش کرنا ہوگا۔ تب وہی آدمی حاضرین
مجلس کی طرف پھر کر باواز بلند دولہا دولھن کا نام پکار کر اب اِک (یعنی لیجاؤ) کا لفظ
کئی دفعہ کہتا ہے اس کہنے کے بعد عقد پورا ہوگیا اور پھر تا حیات دونون کے کبھی طلاق
یا جدائی نہین ہوتی۔ شادی کے بعد ان مین زنا نہین ہے گو شادی کے اول کثرت سے
سُنا جاتا ہے۔ لڑکا پیدا ہونے کے وقت پردے کی حاجت نہین ہوتی مردون کے سامنے
عورتین لڑکا جنتی ہین بعد پیدا ہونے کے ایک عورت پتّون سے مکھیان ہانکتی ہے دوسری
نال کاٹ کر بچہ کو گود مین لیکر بیٹھتی ہے پہلے دن غیر عورت دودھ پلاتی ہے دوسرے
دن بچے کی مان اور بعد وضع حمل کے اوسیوقت عورت چلنے پھرنے لگتی ہے ہر شئی جنگل
کی کھاتی ہے پنیر یا اچھوانی کا نام نہین جب بچہ تھوڑا سیانا ہوتا ہے تو تیر وکمٹھہ اوسکا
پہلا کھیل ہے۔ ان لوگون کا گھر بھی بہت چھوٹا اور واہیات صرف چار کھمبے کھڑے
کر کے اوسکے اوپر تھوڑی پتی ڈالکر ایک چندروزہ آسرا بنا لیتے ہین انکے قیام گاہ پر
ایک دو گھر جو انکے سردارونکا ہوتا ہے دوسرے گھرون سے تھوڑا بلند ہوتا ہے۔ نکوبار
اور انڈمان خُرد کے جنگلیون کا گھر انسے بہت مضبوط اور عمدہ اور پائدار ہوتا ہے۔
ان بنید اسیرت جنگلیون کے گھرون کو اگر جاکر دیکھو تو سواے میان بی بی کے اور کچھ

جائداد و ملکیت نہین رکھتے تیر و کمان انکی اصل جائداد بلکہ جان ہی - ہر قوم جنگلی کے
ساتھہ کچھہ مشترکہ ڈونگیان بھی ہوتی ہین جنپر سوار ہوکر شکار کرتے اور ایک ٹاپو سے
دوسرے ٹاپو کو جاتے ہین منجملہ انکی مملوکہ چیزون کے مُردون کی کھوپڑیان بھی ہین جنکو
یہ لوگ ساتھہ ساتھہ لیے پھرتے ہین - جب کوئی مہمان کسی دوسرے ٹاپو سے اِنکے ملنے کو
آتا ہی تو پہلے اگر اِنکے گھرون سے چار پانچ قدم کے فاصلے پر بیٹھتا ہی گھر والے اُسکو ہین
کھانا پہونچاتے ہین بعد کھانا کھانے کے وہ جس گھر مین چاہتا ہی جاتا ہی پھر سب اُس سے
ملکر روتے ہین - یہ جنگلی جنکی گھڑی سورج اور جنکا گھنٹہ سمندر کی بالو ہر سال مین تین
موسم شمار کرتے ہین ایک ایری بوڈا یعنی موسم خشکی جو فروری سے مئی تک ہی - دُوسرے
گومل یعنی برسات جو جون سے ستمبر تک ہی - تیسرے پار پر یعنی معتدلہ درمیانی موسم جو اکتوبر
سے جنوری تک ہی پہلے موسم یعنی ایام خشکی مین اُنکی خوراک شہد و کچھوے اور جنگلی پھل وغیرہ
ہین اور دُوسرے موسم مین درختون کی بیخ جو ایام خشکی مین جمع کین اور جنگلی سُور ہین
تیسرے موسم مین اُنکا کھانا اکثر مچھلی اور دوسرے کیڑے مکوڑے سمندر کے ہین اور اسی سبب
سے تیسرے موسم کے اخیر مین اُنکو برچھیان اور جال وغیرہ مچھلی پکڑنے کا سامان تیار
کرنا پڑتا ہی - وہ بعض درختون کی جڑین اور پھلیان بھی بہت مزے سے کھاتے ہین - غوطہ زنی
کے بچپن سے یہ لوگ ایسے عادی ہوتے ہین کہ شاید کوئی دوسری غوطہ زن قوم اِنسے
سبقت نہ لیجاوے ہمنے یہان بارہا دیکھا ہی کہ لوگون نے تماشا دیکھنے کیواسطے سمندر کے
پُر سَور پانی مین پیسہ روپیہ یا انگوٹھی چھلا پھینک دیا ہی یہ جنگلی لوگ مثل شکاری چڑیا
کے اُسکے ساتھہ ہی غوطہ مار کر اُس شئی کو زمین تک جانے نہین دیتے - یہ لوگ مثل ماہی گیر
پرندون کے سمندر کے کنارے پتھرون پر تیر و کمان لیے ہوئے مچھلیون کی تاک جھانک مین

رہتے ہین اور جب کبھی کسی بڑی مچھلی کو اُنھون نے دیکھہ پایا تو پھر کیا مجال ہی کہ وہ اُنکو
تیر سے بچکر بھاگ جاوی - یہ جنگلی جنکا بچپن سے پہلا کھیل تیر و کمان ہی ایسا سیدھا تیر
مارتے ہین کہ کیا طاقت جو کوئی اُنکے تیر کا وار خالی جاوی اس سبب سے جبتک
یہ لوگ مخالف سرکار تھے پچاسون آدمیون کو اونھون نے تیرون سے بیدھ دیا - انکی
ڈونگیان ۲۰ فٹ سے ۳۰ فٹ تک لمبی ایک سیدھے سادے کسی موٹے درخت کے تنہ سے
کھود کر بنا لیتے ہین - ٹوٹے ہوئے جہازون سے جو لوہا اُنکو کہین ملتا ہی اُسکو پتھرون سے
تیز کر کے بسولہ اور کلھاڑی بنا لیتے ہین - اور جب لوہا نہین ملتا تو کسی تیز سیپ سے
کلھاڑی و بسولہ کا کام لیتے ہین - یہ لوگ اپنی ڈونگیون مین ہالس یعنی ڈانڈے یا پال
نہین لگاتے بوٹ کے پیچھے کی طرف ایک آدمی لمبی بلّی لیکر کھڑا ہوتا ہی اور اُسی سے
بوٹ کو چلاتا ہی -

اِن لوگون مین کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہین اور نہ وہ کچھہ دوا جانتے ہین اُنکے یہان سب
بیماریون کا علاج لہو نکالنا ہی اور جب کوئی بیمار ہوتا ہی تو وہ خود یا اُسکا کوئی عزیز نہایت
بیدردی اور اناڑی پنے سے زخم مار کر خون نکال دیتا ہی اور اِسی سبب سے انکا تمام بدن
بھڑون کا چھتا بنا رہتا ہی - یہ بھی سُنا گیا ہی کہ ایک سُرخ رنگ کی دوا بھی بعض بیماریون مین
استعمال کرتے ہین - جب کوئی انمین مرجاتا ہی تو ایک ٹوکری مین جسکو وہ لوگ کا پا کہتے ہین
مُردے کو رکھتے ہین اور اُسکے گھٹنون کو موڑ کر اُسکی چھاتی تک لاکر باندھ دیتے ہین اور
سارے اعضا کو درخت کے چھالکون سے کستے ہین اور جسوقت سے مُردے کا دم نکلتا ہی
دفن کرنے تک اُسکو اکیلا نہین چھوڑتے باپ یا شوہر یا زوجہ اُسکے نزدیک بیٹھے رہتے ہین
اور پھر لاش کو اُٹھا کر اُسکے دم نکلنے کی جگہہ سے ایک میل کے فاصلے پر لیجاتے ہین اور

قبر کھود کر بہت جلدی سے اُسمین اُسکو گاڑ دیتے ہین اور کچھہ مٹی کا نشان بنا کر چلے جاتے ہین اور قبر کے نزدیک ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہی۔ اور جس مقام مین جب کوئی آدمی مرگیا تو وہان کی آب و ہوا کو خراب یا شاید منحوس سمجھکر پھر او سمین نہین رہتے اور بعد ایک یا دو مہینے کے پھر اُس مُردے کی قبر کھود کر اُسکا ماتم کرکے اُسکی ہڈیون کو آپس مین تقسیم کر لیتے ہین اور پھر اُنکو حرز جان کرکے اپنے پاس رکھتے ہین۔ اور کبھی کبھی لاش کو بجاے گاڑنے کے ایک مچان پر رکھدیتے ہین یا کسی درخت کی شاخ پر لٹکا دیتے ہین یا دو درختون کے بیچ مین باندھکر لٹکا دیتے ہین۔

اُنکا عقیدہ ہی کہ مرنے سے آدمی نیست و نابود ہو جاتا ہی۔ وہ لوگ ناچنے گاتے بجاتے بھی ہین۔ جب کوئی دوسری قوم اُنکی ملاقات کو آتی ہی یا کوئی اُنکا تیوہار ہوتا ہی تو اُسدن بڑا گانا بجانا اور ناچنا ہوتا ہی۔ اِن لوگون کا کوئی ملت و مذہب نہین اور نہ کوئی اُنکا مذہبی سردار ہی مگر تب بھی اخلاق و آدمیت کی اُنمین بو باس ہی۔ جیسے مین نے اوپر بیان کیا ہی اُنکی صحیح تواریخ کچھہ نہین ملتی مگر اٹکل کا گھوڑا دوڑانے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ جزائر کبھی شایستہ قوم سے بھی آباد تھے کیونکہ اِسوقت بہت جگھون مین زمین کے نیچے کھودنے سے برتنون کے ٹکڑے اور ٹھیکرے اور تیرون کے بھالے وغیرہ دبے ہوئے ملتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دوسرے ملکون کے آدمیون کی آمد و شد بند ہو جانے سے یہ لوگ رفتہ رفتہ وحشی ہوگئے اگرچہ بہت مورخون کا بیان ہی کہ باشندگان جزائر مذا آدم خور ہین مگر اِس بیس بائیس برس گذشتہ مین جسقدر تحقیقات و تجربہ ہوا اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قیاس سراسر غلط تھا اِسقدر صحیح ہی کہ یہ لوگ وحشی ہین اور برہما اور ملایا کے جہاز اکثر یہان آکر اِن لوگون کو پکڑ لیجاتے اور غلام کرکے دوسرے ملکون مین بیچڈالتے تھے

... آجکل یہ دستور ہو گیا ہی یہ لوگ کسی جہاز وغیرہ کو یہان دیکھہ پاتے تو بلا تامل تیرون
کی بوچھاڑ اسکی نذر کرتے اس سبب سے بہت لوگون کی یہ رای ہوگئی کہ باشندگان
انڈمان آدمیون کو کہاتے ہین — گو یہ لوگ کسی جن بہوت کے قائل نہین مگر مُردون کی
ہڈیون کو لیکر تعویذ کی طرح اپنے گلے مین ڈالے پہرتے ہین اور انکی کہوپڑیون کو تبرک کا اپنے پاس
رکہتے ہین تاکہ کوئی آسیب انپر اثر نکرے —

پہلے یہ لوگ سواے پہل پہلاری اور مچھلی و سُوّر وغیرہ کے کسی دوسرے کہانے کی چیز
کو خواب مین بہی نہ دیکہتے ہونگے ... پاتے ہونگے بلکہ گوشت مچھلی مین نمک لگا کر کہانا بہی نہین
جانتے تھے مگر اب سرکار کی مہربانی سے چاول روٹی اور ہر قسم کا سالن اور بسکٹ اور
مٹھائی وغیرہ مزے سے کہاتے ہین گانجا شراب تماکو پینے کے بہی بہت عادی ہو گئے اب
بہی پائپ یا چُرٹ ہر وقت انکے منہ مین لگا رہتا ہی —

پہلے تو یہ لوگ ننگے مادر زاد پہرا کرتے تھے مگر اب کپڑا بہی پہننے لگے اور تسبیح اور تمغے اور
انگوٹھیان کیا بہت شوق سے پہنتے ہین جنگلی یتیم بچون کے واسطے سرکار نے ایک اسکول
بہی بنایا ہی بہت سے بچے اُسمین پڑہتے ہین — گو انکی اصلی زبان تو تمام دنیا سے نرالی ہی
مگر اب وہ ہندوستانی خوب بولتے ہین — مین نے سنہ ۱۸۸۲ عیسوی مین دیکہا تہا کہ یہ لوگ
روپئے پیسے اشرفی کی کچہہ قدر نکرتے تھے انکے نزدیک اشرفی اور پیسا دونون برابر تھے
اور ایک چُرٹ جسکو وہ پیتے تھے اشرفی سے بہتر جانتے تھے لیکن اب ہم مہذبون کی
صحبت نے انکو بہی حریص کر دیا اب تو جس راہ چلتے کو دیکہتے ہین پیسا مانگتے ہین —
بڈہے اور جوان جنگلیون کو شایستہ بنانا اور علم سکہانا اور انکا جنگلی پن چہوڑانا ایک
امر محال ہی — لیکن بچون کو سکہانے سے کچہہ نفع مترتب ہوتا ہی اور انہین آدمیت آتی جاتی ہی

ابھی جنگلی لوگ ماتحت ایک ڈپٹی افسر علاقہ انڈمن ہوم کے کچھوے اور کچھوین کی کھوپڑیان اور شہد اور موم اور گھونگھے اور کوڑیان و کستورہ و عقیق البحر و پان وغیرہ وغیرہ گھر گھر فروخت کرتے پھرتے ہین۔

ان جنگلیون کی عمر بہت کم ہوتی ہے تیس برس سے اوپر بہت کم جیتے ہین اور انکی لڑکیان بہت جلد دس گیارہ برس کی عمر مین بالغ ہوکر تیس برس کی عمر تک بڈھی پھوس ہو جاتی ہین۔

ہم لوگون کا کھانا کھانے اور ہماری صحبت مین رہنے کے سبب سے ہمارے سب مرض بھی انکو لگ گئے۔ ایک بد ذات جمعدار کی بدولت مرض آتشک بھی بہت مرد و عورت کو ہو گیا۔ ایک سال خسرہ کی متعدی بیماری بھی بیچارون مین ایسی پھیلی تھی کہ بیسیون آدمی انکے فوت ہو گئے جب سے ہندوستانیون وغیرہ کا قدم آیا ہم دیکھتے ہین کہ روز بروز جنگلیون کا تنزل ہی شاید تھوڑے عرصے کے بعد یہ قوم بوجہہ جیدا جسکا خلط ملط ہالوگون سے بہت ہی تمام ہو جاوے۔ اب یہ جزائر ماتحت چیف کمشنر و سپرنٹنڈنٹ انڈمان کے دو ضلعون مین تقسیم ہین ایک ضلع سدرن دوسرا ناردرن اور ہر دو ضلع ڈویزنا یعنی قسمتون پہ تقسیم کیا گیا ہی اور قسمتین اسٹیشنون پر اور اسٹیشن گانون پر۔ چنانچہ مفصل حال اس بند و بست کا مع تعداد قیدیان ہر اسٹیشن و گانون و تعداد خانہ شماری مع نام جمعداران و محرران اسٹیشن و چودھریان و تعداد چوکیداران گانون و اطفال قیدیان و رقبہ اراضی مزروعہ ہر دو نقشہ مندرجہ ذیل سے مراضح و لائح ہوگا یہان اسکا تکرار کرنا ضرور نہین ہی۔

گوشوارہ اسٹیشن و کلاس وار کل قیدیان موجودہ پورٹ بلیر و نکوبار مرتبہ یکم ماہ اپریل [illegible] عیسوی

نام ڈسٹرکٹ یعنی ضلع	نام اسٹیشن یعنی جزیرہ	کلاس قیدیان و تفصیل مرد و عورت: ٹکٹ اقسر	مشقتی	ملازم سرکار	پیشہ در	میزان	مرد	عورت	نام جمعدار انچارج اسٹیشن	نام منشی انچارج اسٹیشن	کیفیت
سدرن	روس	۱۰۰	۱۰۰۶	۵۲	۱۴۲	۱۳۰۱	۸۲۸	۴۷۳	عوض خان	ہر پرشاد	
〃	ابرڈین	۶۴	۹۸۲	۲۱	۲۹۵	۱۳۳۲	۱۲۵۵	۷۷	سربلند خان	دیدار سنگھ	بشمول فنس بے
〃	سوتھ پوئنٹ	۳۰	۲۸۲	۱۱	۳۵۵	۶۷۸	۵۵۶	۱۲۲	من غازی	شیو سہائے	بشمول نیا گانو و گارڈین کوپ و جیکر گانو
〃	ہڈو	۶۵	۴۱۹	۳۸	۶۴	۵۹۶	۵۶۲	۳۴	کانھا	فضل علیخان	
〃	نیوی بے	۵۴	۶۴۵	۶	۱۹۵	۹۰۰	۸۴۶	۵۳	گہاسی	ہیت رام	بشمول دھنی کھاڑی بلیتان و جنگلی گھاٹ
〃	نیو کلرنگ	۵۲	۶۰۹	۱۰	۵۰۵	۱۲۷۶	۱۱۷۶	۱۰۰	نورالدین	تبارک علی	بشمول پہاڑ گانو و مہاتھہ و بیرو و گاراچرامان
ناردرن	چاتھم	۳۵	۳۲۲	۱۶	۱۲	۳۸۵	۳۸۲	۳	دھونکل سنگھ	سورج پرشاد	
〃	ہوپ ٹاؤن معہ شائٹ ہو	۴۹	۵۰۲	۵	۸۳	۶۳۹	۶۲۰	۱۹	تیز سنگھ	جگ جیون	
〃	پرسیویرنس پوائنٹ	۱۲	۱۶۱	۰	۴۲	۲۱۵	۲۰۳	۱۲	محی الدین	عبدالحق	بشمول نارتھ بے
〃	ہمبو فلاٹ	۶۰	۱۰۱۶	۴	۳۳۹	۱۴۳۰	۱۲۶۰	۵۰	بھکنا	گوبند پرشاد	بشمول ڈنڈاس پوائنٹ و سفو ار تنج

״	ویپر	۹۵	۹۶۱	۱۳	۲۱	۱۰۹۰	۱۰۸۶	۴	دیپ سنگھ	الٰہی بخش خان	بشمول ہاتھی ٹاپو دیٹھا کھاڑی
״	ڈنڈاس پوینٹ	۱۲	۱۸۸	۱	۳۴	۲۳۵	۲۲۶	۹	دارو	مولوی ریاقت علی	
״	پورٹ مونٹ	۱۶	۲۱۴	۲	۲۴۰	۴۴۲	۴۰۰	۴۲	سکندر خان	تجمل حسین	بشمول ٹیلا نگاٹے وچھولا ٹی
۰	نکوبار	۱۷	۱۴۳	۷	۸	۱۶۵	۱۹۵	۰	بلدیو سنگھ	خورشید علی	
میزان قیدیان		۴۷۱	۷۳۶۲	۱۷۷	۱۹۸۵	۱۰۵۹۳	۹۶۰۷	۹۱۱	۰	۰	
باقی باشندہ موجودہ سیٹلمنٹ		۰	۰	۰	۰	۳۶۱	۰	۰	۰	۰	
اطفال قیدیان		۰	۰	۰	۰	۹۸۳	۰	۰	۰	۰	
فوجیان متعینہ خود		۰	۰	۰	۰	۸۹۳	۰	۰	۰	۰	
پولیس ایضاً		۰	۰	۰	۰	۸۱۵	۰	۰	۰	۰	
افسران معہ ماتحت افسران خود		۰	۰	۰	۰	۹۵	۰	۰	۰	۰	
دوسرے آزاد لوگ یعنی فری مین		۰	۰	۰	۰	۱۲۷	۰	۰	۰	۰	
سوا سے بیچ کیلی ولش کے		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
میزان کل قیدی و فری باشندگان سیٹلمنٹ		۰	۰	۰	۰	۱۳۳۷۹	۰	۰	۰	۰	

گوشوارہ آبادی دیہات قیدیان واقع سٹلمنٹ پورٹ بلیر ونکوبار مرتبہ یکم ماہ اپریل ۱۸۹۵ عیسوی

نام تحصیل	نام موضع	نام چودھری	تعداد چوکیداران	تعداد باشندگان ٹکٹ لیو رہائی یافتہ		تعداد اطفال	اراضی مزروعہ		اراضی زیر کاشت	تعداد باشندگان	کیفیت
				مرد	عورت		پہاڑی	دھنیار			
سدرن	۰	۰	۰	۱۴۲	۴۸	۸۷	۰	۰	۰	۳۲	
//	ابرڈین	غلام علیخان	۳	۲۲۵	۹۷	۲۱۷	اعاعسگه	ساعسگه	ا سے بیگه	۱۷۸	اسمیں فینس بے بھی شامل ہے
//	سویت پیٹ	بھون	۲	۹۵	۴۶	۳۰	ماللوسگه	ماومسگه	لعہ بیگه	۱۰۴	اسمیں گاربین کوب ... [illegible]
//	نیاگانون	کفایت اللہ خان	۴	۱۸۸	۶۴	۲۸۵	سالعسگه	ساعسگه	مالسگه	۲۰۳	
//	پراتھر پور	رام سنگھ	۱	۷۷	۴۴	۵۶	۰	اعالعسگه	للعسگه	۱۰۱	
//	گاراچرائن	مونی	۲	۱۴۵	۱۰	۶	عابیگه	لسگه	۰	۱۴۶	
//	ٹکی گھاٹ	امام علیخان	۰	۳۰	۹	۱۰	للعسگه	ماربیگه	سگه	۳۰	اسمیں بستی گھاٹ بھی شامل ہے
//	دھنی کھاری	دانی سنگھ	۱	۵۷	۱۸	۲۹	معسگه	اعابیگه	عسگه	۷۲	
//	پہاڑ گانون	اکبر سنگھ	۳	۱۸۶	۷۰	۵۴	سابیگه	عاسگه	سگه	۱۴۵	
//	جنگلی گھاٹ	ریلدا س	۲	۷۶	۳۵	۲۳	۰	ماعسگه	۰	۱۱۶	اسمیں [illegible] بے بھی شامل ہے
//	بدو	موتی سنگھ	۱	۶۵	۴۰	۳۳	عسگه	عسگه	یک بیگه	۵۲	

ناردن	چپاتم	٠	٠	۹	۳	٠	٠	٠	٠	۴	
رر	ہوپٹون	رام پرشاد	۱	۶۲	۱۹	۱۶	[illegible]	[illegible]	٠	۶۵	اسمین موئٹ ہریٹ بھی شامل ہو۔
رر	پرسورٹس پیٹ	شیو راجو	۱	۳۵	۹	۱۳	[illegible]	[illegible]	٠	۲۴	اسمین نارتھ بے بھی شامل ہو
رر	ویبرلی گنج	مروپ	۱	۸۹	۱۰	۵	٠	[illegible]	[illegible]	۸۸	اسمین کوکلابن بھی شامل ہو
رر	اسٹوارٹ گنج	اعظم خان	۱	۶۲	۲۵	۱۱	[illegible]	[illegible]	ایک بیگہ	۶۰	
رر	بمبو فلاٹ	رر	۱	۵۴	۲۵	۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۲	اسمین شور بے بھی شامل ہو
رر	ڈییر	شیر علیخان	٠	۸	۵	۶	٠	٠	٠	۷	اسمین ہابہ جاگ بھی شامل ہو
رر	ڈنڈاس پیٹ	نجو خان	۱	۳۴	۱۲	۹	[illegible]	٠	٠	۳۷	اسمین ایبرل کریگ شامل ہو
رر	ہاتھی ٹاپو	شیر علیخان	٠	۱۰	۵	۱۰	[illegible]	[illegible]	٠	۱۰	
رر	تیبا گھاٹی	رر	۱	۶۲	۷	۱۵	٠	[illegible]	٠	۶۹	اسمین چھولداری و بمبو گھاٹی و ہاو گھاٹ بھی شامل ہو
رر	پورٹ موئٹ	عبد اللہ خان	۲	۱۱۷	۱۴۰	۴۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰	
٠	نکوبار	٠	٠	۱۰	٠	٠	٠	٠	٠	۵	
میزان	٠	٠	۲۰	۱۰۵۸	۶۴۹	۹۸۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶۹۷	

واضح ہو کہ اس نقشہ مین صاحب لوگون کے بنگلے اور سرکاری بارکین اور گدام و تھانہ پولیس وغیرہ عمارات شامل نہین ہین اور یہی تعداد مردم شماری موضع وار مین صدہا لوگ اور دوسکر فری باشندے شامل نہین ہین۔

تاریخ

فہرست عملۂ کچہری صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و افسر انچارج سدرن ڈسٹرکٹ واقع یکم اپریل ۱۸۷۹ع

عملۂ انگریزی

مسٹر آدم ہیڈ کلارک فرینین

ہرنام ریڈر ٹکٹ لیو

مرلا ״ ״

مسٹر سے سٹرسے ریڈر (قیدی)

بالاجی راؤ ״ (״)

گنپت راؤ دفتری (״)

عملۂ فارسی

محمد جعفر میر منشی ٹکٹ لیو

منشی رامچند امین پیمایش فرینین

پنڈت رام سرن نایب پولیس ناظر و کورٹ کانسٹبل فرینین

داروغہ محمد علی منشی سکشنوار (قیدی)

لالہ کامتا پرشاد منشی مارننگ رپورٹ وغیرہ (״)

قاضی تراب علی منشی گدام سدرن ڈسٹرکٹ (״)

ضابطہ خان محرر کارخانہ سدرن ״ (״)

اوگرچند اسٹور کیپر ״ (״)

میر سخاوت علی مددگار امین پیمایش ״ (״)

سید فضل احمد ״ (״)

گردھاری - حافظ عبدالحکیم - بالپا - کنور - شیوپال سنگھ وگوشائین تلسی گر ۲ نفر قیدی اردلی آفس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ -

نرخنامہ منسلکہ سے نرخ ہر شئے کا معلوم ہوگا اس نقشہ مین صرف مشہور مشہور چیزونکا نرخ لکھدیا ہے ہمارے ملک کے آدمیون کو گاے بکری مرغی انڈہ دودھ کا نرخ دیکھکر اب بھی تعجب ہوگا مگر یہان کسی زمانہ مین گاے فی راس دو سو روپیہ و بکری پچاس روپیہ اور دودھ آٹھ آنہ سیر

اور انڈا فی عدد دو آنہ فروخت ہوتے تھے مگر اب روز بروز ہر شی ارزان ہوتی جاتی ہے۔ یہان خچر و گدہا اور اونٹ و گھوڑی یعنی مادہ اسپ بالکل نہین ہین ۔ ٹیگو کے یا بو یہان کثرت سے ہین لیکن بہت مہنگے ہیں ۔ سمندر اور جنگل کی مفصل کیفیت اور دوسری باتین جو اور ملکون مین بھی یہان کے موافق ہین تحریر نہین کین ۔ مین نے صرف وہ باتین جو پورٹ بلیر سے مخصوص ہین اس کتاب مین درج کی ہین تاکہ سُنی ہوئی باتونکو دیکھکر ناظرین کے اوقات ضائع نہووین۔

Price List of Port Blair

نرخنامہ

پورٹ بلیر انڈمان بابت ۱۸۶۹ع

غلہ ہر قسم جو کلکتہ سے آتا ہے	فی روپیہ	۱۲ سیر	دھان پیداوار سٹلمنٹ ہذا	فی روپیہ	۲۴ سیر
گھی	〃	۱ سیر ۲ چھٹانک	مکئی	〃	۱۸ سیر
مکھن پیداوار سٹلمنٹ ہذا	〃	۱ سیر	روئی	〃	۱ سیر
تیل	〃	۳ سیر	گوشت بھیڑی بکری	〃	کمسریٹ کے مطابق ۲ سیر و ۳ چھٹانک
چینی قسم درمیانی	〃	۳ سیر	بنفشہ وغیرہ ادویات	〃	۳ سیر
چینی قسم اول	〃	۱۰ سیر	گائے عمدہ فی راس		۱۰ روپیہ
نمک پیداوار پانی سمندر	〃	۳۴ سیر	بھینس فی راس		۵۰ روپیہ
گوڑ	〃	۸ سیر	بکری عمدہ	〃	۵ روپیہ
کالی مرچ	〃	۲ سیر	مرغی و بط		فی روپیہ ایک
زیرہ سفید	〃	۲ سیر	انڈے		ایک

جنس	نرخ	قیمت	جنس	نرخ	قیمت
انڈہ	۶ پائی	ایک	مارکین وزن ۳۳ ۱۱۲	فی تھان	[illegible]
مونگ و ماش پیداوار سٹلمنٹ ہٰذا	فی روپیہ	۱۲ ۱۱۰	دھوتی پھولدار کنارہ ولایتی ۵ گزی	فی جوڑا	[illegible]
تماکو خشک کشیدنی	〃	۳ ۱۱۰	بنڈل چاسے چینیا	فی بنڈل	۲
تماکو خشک خوردنی	〃	۲ ۱۱۰	دھنیا	فی روپیہ	۵ ۱۱۰
پیاز	〃	۴ ۱۱۰	کیلا پختہ پیداوار سٹلمنٹ	فی آثار	ا
آلو	〃	۵ ۱۱۰	ترکاری ہر قسم درجۂ اوسط	〃	ا
ظروف برنجی	〃	ا ۱۱۰	ناریل	فی عدد	ا یا ۱۱۰
ظروف مسی	فی آثار	[illegible]	اشرفی مرشدآباد	فی	[illegible]
کڑاہی آہنی	فی روپیہ	۲ ۱۱۰	چھینٹ پختہ رنگ سرخ زمین	فی روپیہ	۳ ۱۱۰
تابہ آہنی	〃	۳ ۱۱۰	ٹول عرض کلان	فی درعہ	۷
لونگ	〃	۰ ۱۱۰	〃 خرد	〃	۲ ۱۱۰
الایچی خرد	فی آثار	[illegible]	دودھ دہی	فی آثار	۲
بادام و کشمش	فی روپیہ	[illegible]	سپیاری	فی روپیہ	۳ ۱۱۰
دارچینی	〃	ا ۱۱۰	کتھہ	〃	۲ ۱۱۰
کافور	〃	۰ ۱۱۰	پان پیداوار سٹلمنٹ	۵۰ عدد	۳ پائی
لوبان	فی آثار	[illegible]	سونٹھہ	فی روپیہ	۲ ۱۱۰
شوت خام ولایتی	〃	[illegible]	سونف	〃	۲ ۱۱۰
مارکین وزن ۵ ۱۱۰	فی تھان	[illegible]	اجواین	〃	۲ ۱۱۰
〃 ۴ ۱۱۰	〃	[illegible]	ساگودانہ	〃	۲ ۱۱۰

فی اس مارکٹ ماشک

سب انگریزی سامان مثل اچار و مربہ وغیرہ سوا اسکے کپڑے وغیرہ کے المضاعف قیمت پر
خرید کلکتہ سے فروخت ہوتا ہو ہندوستانی ہر قسم کا کپڑا مثل نین سکھ و تنزیب وغیرہ
سوائے دام پر خرید کلکتہ سے بکتا ہے
ریشمی کپڑے و چوڑیا و لونگی و سوسی و چھینٹ وغیرہ ساخت پنجاب سوائے خرچ کے
دو گنے دام پر بکتا ہے

بندر کی تصویر

اب بعد ختم کرنے اس فصل کے ایک اور عجیب قصہ جو اس مقام سے متعلق ہی واسطے تفریح
طبع ناظرین کے درج کیا جاتا ہے
اخبار لندن مورخہ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ع میں ایک عجیب قصہ زنان کے بندر کا اس طرح

درج ہی کہ سنہ ۱۸۱۶ع مین پورٹ بلیر کے کسی جزیرے سے جہاز ونجی لنٹ کو یہ بندر ملا یہ بندر
مادہ تھا اور جینی اسکا نام ہی چار برس تک برابر جہاز مذکور پر رہا اور خلاصیون کے ساتھ ملا جلا
سب کام کرتا تھا اور بمجرد سننے حکم کے جو سیٹی بجا کر دیا جاتا ہی یہ بندر سب خلاصیون کے اول
مستول کی چوٹی پر پہونچتا تھا اور جب حکم ملتا سب سے پہلے نیچے آتا جبش کی جنگ مین
بھی حاضر تھا اور بعد جنگ مذکور کے نیک چلنی اور عمدہ کارگزاری کا ایک ساٹیفکٹ اور زنجیر
نقرئی اور تمغہ جنگ مذکور پاکر اس جہاز سے رخصت ہوکر عجائب خانہ لندن مین رکھا گیا تھا۔
یہ بندر دو فٹ چار انچ ہے اسکی شکل انسانون کے دو پانون پر سیدھا کھڑا ہوکر چلتا ہی اور کچھ بوجھ
بھی لیجاتا ہی جب اسکو حکم دو کہ اس بوجھ کو نیچے ڈالدو تو اسی وقت پھینکدیتا ہی انگریزی
زبان سمجھتا ہی لوگون کا مقولہ ہی کہ بندر بول نہی سکتا ہی مگر مارے ڈر کے کہ بولنے سے لوگ
اس سے خدمت کراوینگے نہین بولتا ہی سو یہ بات اس بندر مین نہین ہی یہ بندر بے کہے
آدمیون کے برابر کام کرتا ہی یہ بندر بہت عاقل اور صحبت مین بیٹھنے اور باتین سننے کا
بہت مشتاق ہی مگر افسوس کہ خود بول نہین سکتا۔ مرغی کے بچون سے بہت کھیلتا ہی اور
وہ چوزے بھی اس سے نہین ڈرتے اور اسکی صحبت کو پسند کرتے ہین۔ اسکے سر پر بڑے بڑے
بال ہین انہین تیل ڈالکر اور کنگھی کر کر مثل آدمیون کے کانون کے پیچھے ڈالکر مانگ نکالتا ہی
گو منہ اسکا بہت ڈراونا ہی مگر قد نہایت شایستہ اور بہتر اور سر کے بال بہت ستھرے ہین۔
جب سوڈا واٹر کی بوتل اسکے ہاتھ مین دو تو اپنے ہاتھون سے تاگا کھولکر اور کاک کو نکالکر
عجب ادا سے پیتا ہی یہ بندر تمباکو بھی پیتا ہی اسواسطے چرٹ ہر وقت اسکے منہ مین لگا رہتا ہی شراب
پینے کا نہایت مشتاق ہی جب اسکو شراب دو تو گلاس اپنے ہاتھ مین لیکر بہت شوق سے پیتا ہی
یہ ایک نئی قسم بندر کی پائی گئی یہ بندر آدمی اور بندر کے بیچ مین ایک قسم حیوان غیر ناطق مگر عاقل کی ہی۔

CHAPTER II

The administration of Justice! the management of the Settlement the officers & their duties, as flourished during the time of different Superintendents

فصل دوم

حالات عجیبہ عہد ہر سپرنٹنڈنٹ مع تذکرہ انتظام حکومت و دادرسانی وغیرہ

Dr. WALKER

Present Superintendent

عہد ڈاکٹر واکر صاحب

جب یہ سٹلمنٹ اول مین کھولا گیا تو صرف ڈاکٹر واکر صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ سابق جیل آگرہ کے یہان کے سپرنٹنڈنٹ و کمشنر مقرر ہو کر ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ع کو رونق افروز ہوئے اسوقت صاحب ممدوح کے ساتھ صرف ایک ڈاکٹر پیار صاحب اور چالیس گورے نیول گارد کے اور ایک نیٹو اوورسیر اور دو نیٹو ڈاکٹر تھے صاحب ممدوح کو اندر حدود جزائر انڈمان کے پورے اختیارات فوجداری بشمول سزاے موت حاصل تھے یہان پہونچنے کے ساتھ ہی زیر نگرانی لالہ متھرا داس نیٹو اوورسیر کے فارسی دفتر کی بنیاد ڈالی گئی جو ابتک اسیقدر اس سٹلمنٹ مین باقی ہے اور قیدیون مین سے حسب لیاقت منشی و محرر و جمعدار و محافظ و خزانچی و اسٹور کیپر و منشی کمسریٹ وغیرہ بنائے گئے اور باقی سب قیدیون کی بیڑیان کٹوا کر زیر نگرانی قید کی

افسرون کے مطلق العنان چھوڑ دیا قیدی لوگ یہان کے حالات اور جنگل اور عرض
وطول سمندر و تکلیف راہ اور جنگلیون کی خونخواری سے واقف نہ تھے جب انگوڈ اکٹر
واکر صاحب نے مطلق العنان چھوڑ دیا تو ۱۰ مارچ سے ۲۳ اپریل تک سوا مہینے کے
عرصے مین باوجود تھوڑے سے آدمیون کے ۲۱۳ نفر قیدی جنگل کو فرار ہوگئے منجملہ انکے
۸۷ نفر ۶ مئی ۱۸۵۸ع تک اس جنگل لق و دق سے جھک مارکر اور لاچار ہوکر واپس
آئے تھے سو ۸۶ نفر کو بقصور فرار پھانسی دی گئی اور ایک آدمی گولی سے مروا ڈالا گیا
اس صاحب کے وقت کا یہ حادثہ ۸۷ نفر قیدیون کو بجرم فرار پھانسی دینے کا جب تک
پنیشلمنٹ آباد رہیگا یاد رہیگا۔ اس صاحب کے وقت مین ۱۴ اپریل ۱۸۵۸ع کو جنگلیون نے
ٹاپو ہڈو پر یورش کرکے دو قیدیون کو جان سے مار ڈالا اور سات آدمی زخمی ہوئے
اس حملے مین جنگلیون نے روپیہ پیسا ظروف وغیرہ کچھ نہین لیا لیکن لوہا اور بوتل
جسقدر پائی لیگئے اور ۱۲ نفر قیدی بھی انکے ساتھ چلے گئے اوسی صاحب کے وقت مین
۱۵ مئی ۱۸۵۹ع کو پھر دوبارہ جنگلیون نے ٹاپو ابرڈین پر یورش کی مگر اس مرتبہ
ایک دودھ ناتھ نام قیدی جو مارچ ۱۸۵۸ع مین فرار ہوکر تیرہ مہینے تک جنگلیون
کے ساتھ مل جل کر جنگل مین تھا اور ایک جنگلی عورت سے اسنے شادی بھی کر لی تھی
ایکروز قبل اس حملے کے ابرڈین مین واپس آیا اور خبر دی کہ کل کو ڈھائی تین سو جنگلی
ابرڈین پر یورش کرینگے تم ہوشیار رہو تو صاحب سپرنٹنڈنٹ اس خبر کو سنکر مع توپ
دکورہ ہاے نیول گارڈ کے واسطے مقابلہ جنگلیون کے پندرھوین کی صبح سے ابرڈین مین
طیار تھے اور جب موافق خبر دودھ ناتھ کے قریب آٹھ بجے صبح کے جنگلیون نے حملہ کیا
تو بضرب توپ و بندوق انکی مدافعت کی گئی اور کچھ جانی نقصان نہوا چنانچہ مجلد کے

اس خیرخواہی کے دودھ ناتھ مذکور رہا ہوگیا چونکہ بموجب حکم صاحب سپرنٹنڈنٹ کے
سب قیدیون نے سمندر کے پانی مین گھس کر پناہ لی تھی اور ٹاپو خالی ہوگیا تھا اسواسطے
جنگلیون نے جو کچھ اسباب از قسم لوہے کے پایا سب لوٹ کر لیگئے یکم اپریل ۱۸۵۹ع کو
کچھ پنجابی قیدیون نے پہرہ والے گورے نیول گارڈ کی بندوق چھین کر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مارنا چاہا تھا مگر جانفشانی اور دلیری متھرا داس نیٹو اورسیر سے صاحب ممدوح کو کچھ صدمہ
نہین پہونچا لیکن اورسیر مذکور چھینا جھپٹی اور مقابلہ مین کسیقدر زخمی ہوگیا تھا بعد تحقیقات مفسدہ
مذکور کے چار آدمیون کو بجرم اقدام قتل و بلوہ کے ۲۹ - اپریل ۱۸۵۹ع کو حسب تجویز
صاحب سپرنٹنڈنٹ کے پھانسی ہوئی اور باقی ۱۲ نفر پنجابی جنپر شبہہ شرکت واردات
مذکور کا تھا ابرڈین کو تبدیل کیے گئے اور کھارا پانی پی پی کر قریب تمام کے ہلاک ہوگئے
اور پھانسی والون سے زیادہ عذاب بھگت کر مرے اور بارہ نفر ہندوستانی قیدی جو
نیٹو اورسیر کے دوست اور مددگار تھے بجلدوے خیرخواہی سرکار رہا ہوگئے۔ اسمین شک
نہین کہ اگر یہ نیٹو اورسیر پنجابی ہوتا تو مجرم اقدام قتل و بلوہ کے ہندوستانی ہوتے
اور خیرخواہی واعانت کے سبب سے بہت سے پنجابی چھوٹ جاتے اور ہندوستانیون پر
آفت آتی - جولائی ۱۸۵۹ع مین دو کمپنی مدراس رجمنٹ کی یہان آکر مقیم ہوئین جبتک
ڈاکٹر واکر صاحب پورٹ بلیر مین رہے ہمیشہ جہاز پر رہتے تھے دن مین ٹاپون مین صرف
کام دیکھنے کو آتے اور پھر جہاز پر واپس چلے جاتے ڈاکٹر واکر صاحب کے اخیر وقت تک دو ہزار
قیدیون سے زیادہ جمع ہوئے تھے یہ صاحب سوا ایک نیٹو اورسیر واسطے کام سٹلمنٹ کے
اخیر وقت تک اکیلا رہا ایک سرجن یعنی ڈاکٹر بھی اس صاحب کے وقت مین آگیا تھا لیکن
اوسط فوتی ماہواری کی فی صد دس سے کم نہ تھی اس سپرنٹنڈنٹ کے وقت مین

بنگلہ چیف کمشنر اور ہسپتال روس و ویپر و بارک جنگی پلٹن کی بنا ڈالی گئی اِنہی صاحب
کے وقت مین جزیرہ روس و تھوڑا ساحصہ شرقی جہان اب کسریٹ سارجن کا بنگلہ ہے
ابرڈین و چاٹم و ویپر جنگل سے صاف ہوگئے تھے اور باقی سب جنگل تھا - ۱۴- اکتوبر ۱۸۵۹ء
کو ایک برس سات ماہ چار روز سٹلمنٹ کی حکومت کرکے یہ صاحب کلکتہ کو تشریف لیگئے
اور جان ہاٹن صاحب بہادر ۳- اکتوبر ۱۸۵۹ء کو بجائے اُنکے سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر
مقرر ہو کر رونق افروز سٹلمنٹ کے ہوئے -

JHON HAUGHTON

2nd Superintendent

عہد جان ہاٹن صاحب بہادر

یہ سپرنٹنڈنٹ بہت رحیم اور خدا ترس اور نہایت مُدبّر اور ۱۸۴۲ء کے معرکہ کابل کو
دیکھے ہوئے تھا اِنکے وقت مین ڈاکٹر والکر صاحب جزیرہ تو اہی سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
مقرر ہو کر آیا - یہ ڈاکٹر ڈاکٹری اور اسسٹنٹی دونون کا کام کرتا تھا جان ہاٹن صاحب بہادر
نے آنے کے ساتھ اپنی بود و باش بنگلہ چیف کمشنر واقع روس مین اختیار کی ۱۸۶۰ء مین
اِسی صاحب کے وقت مین عورتون کا پہلا چالان آیا اور اِسی صاحب نے گورنمنٹ سے
اجازت لیکے سب دایم الحبس اور میعادیون کی شادی کا دستور نکالا جو ابھی تک جاری ہے
لیکن اُسوقت یہ حکم تھا کہ اگر میعادی مرد یا عورت کی رہائی ہو جاوے تو تا حیات اپنی جوڑو
یا خصم کے سٹلمنٹ سے نجانے پاوے اور شل دائم الحبس کے اُسی کے ساتھ رہے - اِس صاحب
نے گورنمنٹ کو رپورٹ کرکے سلسلۂ رسل و رسائل خطوط قیدیون کا جاری کیا اِسی صاحب
نے گورنمنٹ کو رپورٹ کرکے میعادی قیدیون کی معافی چہارم میعاد کا حکم جاری کرایا -

اسی صاحب کے وقت مین قریب ۲۸۳ نفر کے ہر قسم کے پیشہ ور مقرر ہوئے - اسی صاحب کے
وقت مین گائے و بکری و مرغی و بط منگا کر پیشہ ورون کو پالنے کے واسطے دی گئین اور
ہزارون پرند و چرند ملک سے منگوا کر چھوڑے گئے کہ اُن چھوڑے ہوئے جانورون مین
اب کوئون سے بہت تکلیف ہے - اسی صاحب کے وقت مین مسٹر گرین صاحب ایک انگریز سوداگر
نے یہان آکر دوکان بنائی اور ہزارون روپیہ کا سامان ہر قسم کا یہان مہیا کر دیا - ایک
برہا دوکاندار کو بھی مولمین سے بلوا کر یہان دوکان کروائی اور حکم دیا کہ سب دوکاندارونکا
مال بلا کرایہ جہاز گورنمنٹ کو آیا کرے - یکم دسمبر ۱۸۶۰ع کو اسی صاحب کے وقت مین ایک بڑا
طوفان باد تند کا آیا اور تیسری ماہ مذکور تک بڑے زور شور سے ہوا چلتی رہی اسمین بہت سے
مکانات گارد اور قیدیون کے اور ایک طرف بنگلہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کی اوڑ گئی ایک سپاہی
نیول گارد کا اور ایک قیدی گرے ہوئے مکانات کے نیچے دبکر مر گئے اور ہزارہا جنگلی درخت
جڑ پیڑ سے اُکھڑ کر ہوا پر اُوڑ گئے - ایک چھوٹا آگبوٹ بھی جسکی تیاری مین پچیس ہزار روپئے
خرچ ہوئے تھے پتھرون سے ٹکر کھا کھا کر ٹوٹ گیا اسی صاحب کے وقت مین چائے کا آرہ کہ
جاری ہوا - اور نارنگی و لیمو و انبہ وغیرہ صدہا پھل دار درختون اور ہر قسم کی ترکاریون
کے پودے اور تخم ہند اور برہما سے منگا کر یہان لگوائے گئے کہ اسوقت کی مخلوق اُن درختونکے
پھل کھا کر صاحب ممدوح کو دعاء خیر سے یاد کرتے ہین - اسی صاحب کے وقت مین ملکہ معظمہ
دام اقبالہا کی فیاضی اور رحمدلی کے سبب سے ۱۸۶۲ع مین قریب ایکہزار قیدیان بغاوت
کے باستثنا دقاتل و بانی و سرغنہ بغاوت کے رہائی ہو گئی یہ صاحب جو کچھ عرصہ تک
افغانون کی بند مین رہ چکا تھا قید کی تلخی اور رہائی کی لذت سے خوب واقف تھا اور تہہ دل
سے انکو رہائی دلانے کا بڑا شوق تھا قیدیون کا رجسٹر جو تمہید... [illegible]
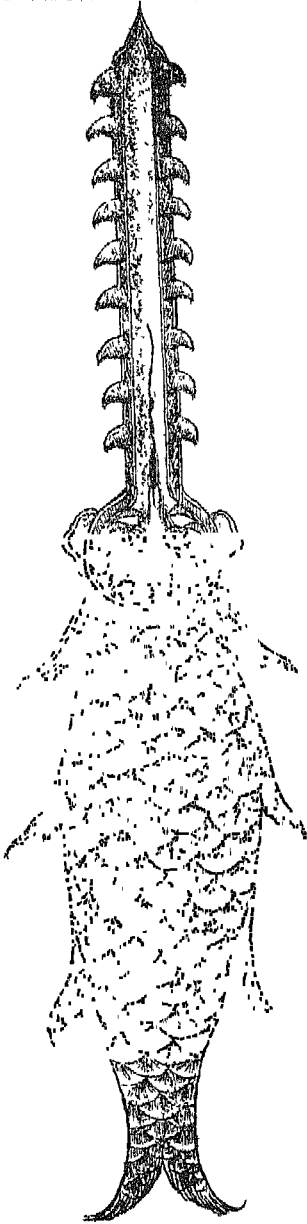
چھانٹ چھانٹ کر رہائی دیتا اُسکے نزدیک رہائی
دینے سے زیادہ کوئی نیکی نہ تھی اُسکا تمام عہد
سپرٹنڈنٹی اِسی کوشش مین تمام ہوا شاید ایک دو
قیدی کو رہائی دیے بغیر وہ نیک نیت کھانا بھی
نہ کھاتا تھا اور اوسکی نیک نیتی کے سبب سے اوسکو
موقع بھی ایسا ہی ملا تھا کہ ہزارونکو رہا کر دیا۔
اِنکے وقت مین سچے موتی کی ایک سیپی بھی سمندر
سے ملی اور کلکتہ کے عجائب گھر کو بھیجدی گئی۔
اِنکے وقت مین ایک مرتبہ ایک بڑی مچھلی شیلو شاستر
جہاز کے ہزارون من کے لنگر کو نگل گئی اور جہاز
کو لیکر چلدی مگر بمشکل تمام اُس مچھلی کو مار کر اُسکا
سر کاٹ لیا گیا کہ فقط وہ سر کئی روز تک ہر دو
کمپنی مدراس و جمٹ نے کھایا تھا۔ اِس صاحب
کے وقت مین ایک دفعہ ایک عجیب ہئیت کی مچھلی
کوئی ۴۰ فٹ لمبی اور ۸ فٹ چوڑی مر کر کنارے
آلگی تھی اُسکے مُنہ کے سامنے ۸ فٹ لمبا اور ۱۲ انچھ
چوڑا دو دھارا ایک قدرتی آرہ لگا ہوا تھا اُس
آرے کے خار مثل پنجہ شیر کے ایسے تیز تھے کہ اگر وہ
طیش مین اگر ہاتھی کو مارے تو ایک ہی وار مین

دو ٹکڑے کر دیوی اُسکا وہ آرہ اور کھال عجائب خانہ کلکتہ کو بھیجا گیا - یہ رحم دل و خدا ترس
و غربا پرور سپرنٹنڈنٹ دو برس ۸ ماہ اس سٹلمنٹ کی حکومت کرکے اور اچھی اچھی ناموری
کے کام بطور یادگاری کے چھوڑکر بائیسوین مئی ۱۸۶۲ع کو روانہ ہند ہوا جب یہ سپرنٹنڈنٹ
اسٹیمر سدفی پر سوار ہو کر کلکتہ کو چلا تو تمام قیدی اگبوٹ کو دیکھکر زار زار روتے تھے - اور
اُسوقت کے قیدی جو ابتک موجود ہین اُس صاحب کو ہمیشہ بہت خوبی سے یاد کرتے ہین

COL. TYTLER

III Superintendent

عہد کرنیل ٹیٹلر صاحب بہادر

۱۶ مئی ۱۸۶۲ع کو کرنیل ٹیٹلر صاحب اِس سٹلمنٹ کے سپرنٹنڈنٹ و کمشنر مقرر ہو کر
رونق افروز انڈمان ہوگئے - یہ صاحب بھی ہاٹن صاحب کا نعم البدل تھا یہ صاحب
بہت سیدھا سادا اور نہایت رحم دل سردار تھا - ماونٹ ہریٹ اور ہڈو اِسی صاحب کے
عہد مین آباد ہوا سڑکون کی ایجاد اِس سٹلمنٹ مین اِسی صاحب نے کی سٹلمنٹ کا باجہ اِسی
صاحب کے وقت مین آیا - جنرل نیپیر صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اِسی صاحب کے وقت مین
رونق افروز جزیرہ ہذا ہوئے اور اُنھون نے دیکھا کہ کرنیل صاحب کے بچے دن رات
قیدیون کے ساتھ ہلے ملے پھرتے ہین اور قیدیان جزائر ہذا کی نیک چلنی اُنھون نے
دیکھکر گورنمنٹ کو رپورٹ کی کہ جسکے سبب سے قیدیون کی ترقی تنخواہ ہو کر کپڑہ ملنے کا
بھی حکم صادر ہوا اِس صاحب کے وقت مین کُچھہ قیدی عورتین کسبی بھی مقرر ہوتی تھین -
اِس صاحب کے وقت مین جب عورتین جہاز سے اُترتین تو قیدی اُسیوقت عورتون کو
راضی کرکے اپنے مکان کو لیجاتے - اِسی صاحب کے وقت مین منشی محمد اکبر زمان

جولائی سنہ ۱۸۶۳ء مین ہیڈ منشی مقرر ہوئے اور آخیر سنہ ۱۸۶۵ء تک ہیڈ منشی اس سٹلمنٹ مین رہے
کہ پھر سنہ ۱۸۶۵ء سے ایک فرسٹ منشی بہ تنخواہ ۱۰۰ ماہوار کے چیف کمشنر آفس مین مقرر ہوگیا -
اسی صاحب کے عہد مین مسٹر ہمفری صاحب اس سٹلمنٹ مین تشریف لائے کہ اب تک یہان
موجود ہین - اس صاحب کے وقت مین بہت میعادی قیدی بجائی میعاد و چار ماہ کے چھوڑے گئے
مسٹر ڈکروز ایک کرسچن قیدی جو لوکل رکارڈ کا کرانی تھا نائب سپرنٹنڈنٹ تھا جو بیاہتا
سو کرتا - اسی صاحب کے وقت مین ایک مرتبہ ہندوستان سے رسد منگانے کے بندوبست مین کچھ
غلطی ہو جانے کے سبب سے اس سٹلمنٹ مین قحط کبھی پڑ گیا تھا - دو ماہ تک صرف تھوڑا
تھوڑا چنا یا دھان جس سے جان بچ جاوے قیدیون کو ملتا رہا - بعد دو ماہ کے جب
کلکتہ اور مدراس کو خبر پہونچی تو تین چار جہاز ہر قسم کے غلہ کے پہونچ گئے اور گرانی رفع
ہوکر پھر ارزانی ہوگئی - اس سٹلمنٹ مین نہ کبھی خشکی سے قحط پڑتا ہے اور نہ کبھی کثرت باران
سے ارزانی جو نرخ غلہ سرکار سے مقرر ہے ہمیشہ ہر حال مین وہی رہتا ہے - انہی صاحب کے
عہد مین مسٹر نکلسن صاحب ایک منجم پورٹ بلیر کو آئے اور مدت دراز تک ٹاپو چاٹم پر رہکر
بذریعہ آلہ کلان دوربین کے تحقیقات کرکے اصل خط طول شرقی پر نشان کرکے
چاٹم مین ایک رصد خانہ بنا گئے کہ وہ منجمون اور جہازیون کو اب تک ایک رہنما موجود ہے
یہ صاحب صرف ایک برس نو ماہ اس سٹلمنٹ کی حکومت کرکے ۱۲ - فروری سنہ ۱۸۶۴ء کو
روانہ ہند ہوا اور بجائے انکے میجر فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو مقرر ہوکر
۱۴ - فروری سنہ ۱۸۶۴ء کو زینت بخش عہدہ سپرنٹنڈنٹی پورٹ بلیر کے ہوئے -

COL FORD

II Superintendent

عہد کرنیل فورڈ صاحب بہادر

یہ صاحب بڑا عقلمند انگریز دوست تھا اس صاحب کے وقت میں اس ملک کی بہت
ترقی ہوئی اسی صاحب کے وقت میں ایک فوجی ہیڈ کلارک سپرنٹنڈنٹ آفس میں مقرر ہوا
اور ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع کو کپتان فریڈرہال صاحب پہلے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر
کے مقرر ہو کر آئے اس سے پہلے تمام کام صاحب سپرنٹنڈنٹ اکیلا کرتا تھا - اسی صاحب
کے وقت میں سنہ ۱۸۶۲ع میں پورٹ بلیر ماتحت چیف کمشنری برہما کے ہو گیا اس سے پہلے
براہ راست ماتحت سرکار ہند کے تھا - اسی صاحب کے وقت میں مسٹر ہگسین اور سیرڈوینا
برہما کی کوشش سے ماربل اور عمدہ پھولدار کالی لکڑی جنگل میں ملی کہ اسکی شکل اور
نمونے کی لکڑی آج تک دنیا میں کہیں نہیں پائی گئی - کمسریٹ و پبلک ورکس یعنی محکمہ
انجنیری و مرین ڈیپارٹمنٹ اسی صاحب کے وقت میں علاحدہ علاحدہ مقرر ہو گئے - فوجی بے
و پیپرس پیٹ و موسٹ پلیزنٹ و پورٹ [illegible] و کپتان [illegible] سنہ ۱۸۶۲ع میں اسی صاحب
کے وقت میں کھولے گئے - اس صاحب کے عہد میں ایک مرتبہ جنگل میں دو گوروں نے
ایک جنگلی عورت سے بدکاری کا ارادہ کیا تھا کہ جنگلیوں نے اس ارادہ بد سے خبر پاکر ان
دونوں گوروں اور [illegible] ایک [illegible] کو جان سے مار ڈالا اور تین پہرہ دار
زخمی ہو گئے - اس سے معلوم ہوتا ہو کہ جنگلیوں میں بڑی نامی شایستہ قوم اور ہمارے
ہموطنوں سے بھی زیادہ شرم و حیا ہو - اسی صاحب کے وقت میں ۵ نفر قیدیان بغاوت
واسطے مدد راجہ بروکس صاحب کے ۲۱ جنوری سنہ ۱۸۶۲ع کو جزیرہ سراوک کو بھیجے گئے
کہ انہیں نواب جمو خان نایب بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر بھی تھے کہ سراوک میں جاکر

فوت ہوگئے۔ اسی صاحب کے عہد مین یہ کاتب الحروف ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۶۱ع کو بذریعہ
جہاز جمنا کے اس سٹلمنٹ مین داخل ہوا۔ ہرتاپو مین لوہارکون اور اور بیرون کے
مکانون کا بننا اسی صاحب کے وقت مین شروع ہوا۔ اس صاحب کے وقت تک بجائے اسسٹنٹون
کے ڈویزن کر کے مشہور تھے اور ایک سے لیکر ۱۸ ڈویزن تک مقرر تھے۔ اس صاحب
کے گھر مین ایک برہمائی بی ہونیکے سبب سے برہما لوگون کا یہان بڑا اختیار تھا —
اسی صاحب کے وقت مین سٹلمنٹ کے حساب مین کچھ غبن و تصرف ہونیکے سبب سے
۱۵ اپریل سنہ ۱۸۶۱ع کو ڈیوس صاحب سکرٹری چیف کمشنر برہما کے پورٹ بلیر کو تشریف لائے
اور ایک مہینہ بھر یہان رہکر اور سب حساب کتاب لیکر اور دوسرے سب حالات سٹلمنٹ کے
دریافت کر کے ۱۵ مئی سنہ الیہ کو واپس گئے اور اسی صاحب سکرٹری کی جو رپورٹ
گورنمنٹ ہند کو گئی گویا بنا ر تنزل حالات قیدیان سٹلمنٹ کی ہوئی۔ مونٹ ہریٹ کا
سرکٹ بنگلہ جو ابھی تک موجود ہے اسی صاحب نے بنوایا تھا ہر چند گرجا واقع روس سٹلمنٹ کا
بھی اسی صاحب کی کوشش سے تیار ہوئے۔ اور ہڈو و نیوبی بے و آبرڈین کے بیچ مین
جو جنگل تھا وہ بھی اسی صاحب کے آخری وقت مین زیر نگرانی مسٹر ہمفری صاحب بہادر کے
کاٹا گیا۔ اسی صاحب کے وقت مین روس آئلنڈ مین انگریزی اسکول مقرر ہوا اور کم عمر
قیدی منتخب ہو کر اسمین داخل ہوئے کہ بابو ہرنام اور مرلا وغیرہ رائٹر اوسی بند و بست کا
ثمرہ ہین۔ اس صاحب کے وقت مین ایک میلہ ہر سال نمایش گاہ پیداوار سٹلمنٹ کا ہو کر
عمدہ کاشتکارون اور دستکارون کو انعام ملتا تھا اُس سبب سے اس سٹلمنٹ کی پیداوار
اور صنعت مین بہت ترقی ہوئی مگر افسوس کہ وہ طریقہ بعد تشریف بری اُس صاحب کے
متروک ہو گیا۔ اس صاحب کے عہد مین بمقام پورٹ موٹ ایک بڑی مچھلی مارگئی تھی

کہ جسکی پستان مثل عورت کے تھی اور قریب دس پونڈ کے اُسکی چھاتیون سے دودھ نکلا تھا اور جب اُسکا پیٹ چاک کیا گیا تو اُسکے پیٹ سے ایک بچہ اور چار ٹوکری گھاس نکلا اور اُسکی کھال ہاتھی کے چمڑے سے بھی زیادہ موٹی تھی - ۳۰ - جون ۱۸۶۸ء کو اِسی صاحب کے آخری وقت مین رات کے وقت گورے کے پہرے سے دس ہزار روپیہ کا ایک خزانہ کا صندوق جو اُسی دن کلکتہ سے آیا تھا چوری ہوگیا اور بعد مجرائی بازیافتگی کے جسقدر روپیہ باقی رہگیا صاحب سپرنٹنڈنٹ کو اپنے پاس سے دینا پڑا یہ صاحب چار برس تک اِس سٹلمنٹ کی حکومت کرکے ۲۳ - اپریل ۱۸۶۸ء کو روانہ ہند ہوا - اور کرنیل مین صاحب جنھون نے اول ۲۲ - فروری ۱۸۵۸ء کو سرکار انگریزی کا باوٹا یہان کھڑا کرکے جزائر ہذا پر قبضہ کیا تھا اب ۱۶ - اپریل ۱۸۶۸ء کو اِس سٹلمنٹ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوکر آئے

COL MAN

V Superintendent

عہد کرنیل مین صاحب بہادر

یہ صاحب بھی مثل کرنیل ٹیٹلر صاحب بہادر کے بہت سیدھے ایماندار اہل ولایت اور صاف دل تھے مگر غصے کے وقت آپے سے باہر ہو جاتے تھے خود صاحب ممدوح نے مع ۲۶۴ قیدیون کے نکوبار کو جاکر ۱۶ - اپریل ۱۸۶۹ء کو نکوبار پر مع جملہ جزائر ملحقہ اُسکے کے سرکار انگریزی کا قبضہ کرلیا اُسوقت سے ابتک قریب دو سو نفر کے قیدی اور ایک افسر سٹلمنٹ اور ایک کمپنی ہندوستانی رجمنٹ کی اور ایک گارڈ اہل پولیس کا وہان رہتا ہے - اِس صاحب کے وقت مین پرائتھر صاحب بہادر فلاطون زمان ارسطو فطرت زینت و زیب سٹلمنٹ کے ۱۹ - فروری ۱۸۶۹ء کو اِس سٹلمنٹ مین داخل ہوئے میجر پرائتھر صاحب بہادر

یہان اگر دس برس تک رہے گو کبھی مستقل سپرنٹنڈنٹ نہین ہوئے تو بھی اِس دس برس
مین تمامی انتظام اِس سٹلمنٹ کا اِنہی صاحب کی راے سے ہوتا رہا مگر افسوس کہ ایسا دانا اور
مدبّر حاکم معرکہ کابل کی بدولت ۳۰ - نومبر ۱۸۷۸ء کو افغانستان کو چلا گیا اور سب کو
داغ جدائی کا دیگیا - رایل دوورگارڈن معروف بہ باغیچہ ڈاکٹر صاحب کا اِسی صاحب کے
عہد مین زیر نگرانی ڈاکٹر کنگ صاحب کے بنا شروع ہوا - اور مسٹر ٹیوسن صاحب اور
روپ اسٹراف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اِسی صاحب کے عہد مین ۲۴ - دسمبر ۱۸۶۹ء
کو اِس سٹلمنٹ مین پہونچے - یہ صاحب ہمیشہ اپنے ایام سپرنٹنڈنٹی مین ہمہ تن اِس باب مین
مصروف رہے کہ اسٹریٹ سٹلمنٹ یعنی پنانگ کا بندوبست یہان جاری ہووے اور فورڈ صاحب
سپرنٹنڈنٹ سابق کے وقت کے سب انتظام بدل جاوین - پرانتھر وپورٹ مع نیوکلرناکٹ و ہموفلاّ
وو ہنی لیوکرایک اِسی صاحب کے وقت مین کھوے گئے - مقدمہ قتل ہیرا سنگھ ہول سپل موقوعہ
۷ - جولائی ۱۸۶۶ء جس مین پولیس کی چالاکی کے سبب سے چار پانچ آدمی بیگناہ پھانسی
پاگئے تھے اور کچھ دائم الحبس ہوگئے تھے قابل یادگاری کے ہے یہ مقدمہ بعہد جنرل
اسٹوارٹ صاحب کے ۱۸۷۱ء مین پھر نظر ثانی ہوکر معلوم ہوگیا کہ جسقدر لوگون نے اِس مقدمہ
مین سزا پائی تھی سراسر بے قصور تھے خیر دائم الحبسون کی تو رہائی ہوگئی مگر جو پھانسی پاگئے
تھے اُنکا تدارک ہونا محال تھا - اِس مقدمہ کے بعد سے یہا پولیس کا اعتبار اُٹھگیا اور
روز بروز اُنکا تنزل ہوکر اب پنجابی پولیس اُنکی جگہہ مقرر ہوگئی - اِسی صاحب کے وقت مین
جولائی ۱۸۸۰ عیسوی مین چار سو چالیس قیدیون و غیرہ نے قیدی بہ زور اُن کے نگہبان صاحب
کا بوٹ لیکر مع بہت سے سامان خورد و نوش کے روس تا پوسٹ فرار ہوگئے گورنر صاحب
مع چند افسران سٹلمنٹ کے اُنکے تعاقب مین گیا مگر وہ لوگ زبردستی بھاگ گئے اور ہاتھ نہ آئے

اور صحیح و سلامت ہند مین پہونچ گئے۔ مگر اکثر انمین سے مفرور پھر ہند سے گرفتار ہو کر یہان
آ گئے اور آتے جاتے ہین۔ اِس صاحب کے عہد مین پھر پورٹ بلیر چیف کمشنری برہما سے
نکل کر براہ راست ماتحت گورنر جنرل اجلاس کونسل کے ہو گیا۔ اِس صاحب نے ایک
مجموعہ دستور العمل پورٹ بلیر کا تصنیف کر کے چھپوایا تھا کہ اب تک بنام کوڈ مین صاحب
کے مشہور ہے۔ اِسی صاحب نے سب سے اول پورانے قیدیون کو ٹکٹ دینا شروع کیا
اور اپنے اخیر وقت مین سب نئے قیدیون کو حسب قاعدہ اسٹریٹ سٹلمنٹ کے چھہ کلاس نمبر
تقسیم کر دیا۔ اِس صاحب کے وقت مین بنگالی بابوؤن کا بڑا زور ہوا جو بنگالی چاہتے سو ہی
ہوتا تھا۔ چٹرجی اِن بنگالیون کا سرگروہ مین صاحب کا وزیر اعظم تھا۔ اِسی صاحب کے
وقت مین مسٹر مین صاحب خلف الرشید کرنیل مین صاحب جو اب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
پورٹ بلیر ہین ۵۔ اکتوبر ۱۸۷۰ عیسوی کو اِس سٹلمنٹ مین داخل ہوئے۔ اِسی صاحب
کے آخری وقت مین ماہ فروری ۱۸۷۱ عیسوی ہڈو ہسپتال کی ایک بارک جل گئی
کہ جس سے قریب پچیس ۲۵ ہزار روپیے کے سرکار کا نقصان ہوا۔ یہ صاحب پورے
تین برس اِس سٹلمنٹ مین حکومت کر کے ۱۰۔ مارچ ۱۸۷۱ عیسوی کو روانہ ہند ہوا۔
یہ صاحب ایسا سادہ مزاج تھا کہ بوقت روانگی ہند کے اِس راقم اور اکبر زبان سے
مصافحہ کر کے اور نہایت آبدیدہ ہو کر رخصت ہوا۔ اِس صاحب کے جانے کے وقت
بھی قیدیون کو بڑا الم تھا اگر اُنکے جانے کے بعد تک کوئی سپرنٹنڈنٹ نہ آیا تھا اسواسطے
میجر پلیفر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے ہوئے اور ۳۔
اکتوبر ۱۸۷۱ عیسوی کو مین صاحب کی روانگی سے چھہ سات ماہ بعد میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب
سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے مقرر ہو کر آ گئے اور قانون ۱۸۷۱ عیسوی ساتھہ لائے۔

MAJOR GENERAL STEWART

VI Superintendent

عہد میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر

یہ صاحب بڑے حلیم الطبع اور عقل مجسم تھے دانائی اور متانت انکے چہرے سے عیان تھی۔ اِس صاحب نے اپنے پہونچنے کے ساتھ ہی قانون سنہ ۱۸۷۱ع کے اجرا کی بنا ڈالی اور بعض حصے قانون مذکور کے اُردو و ناگری مین ترجمہ ہوکر چھپنے لگے قیدیان آمد جدید کو بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا ملنا شروع ہوا اور رجسٹر نشان مشقت کا مرتب ہوکر ٹاپو ٹاپو کو تقسیم ہوگیا کہ انھین کمبخت بھنڈارے والون کے کام کا نشان ہر شام کو کتاب مذکور مین لگنے لگا۔ صاحب ممدوح کے وقت مین ایک بڑا بھاری حادثہ جانکاہ جسکا نظیر کسی تاریخ مین نظر نہین آتا معرکہ قتل لارڈ میو صاحب کا واقع ہوا ہے۔ اِسی صاحب کے وقت مین حسب منشا دفعہ ۱۔ باب ۳۔ ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ ۱۸۳۳ع جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا چیف کمشنر جزائر انڈمان و نکوبار کا بھی مقرر ہوا۔ اِسی صاحب کے وقت مین بذریعہٗ قانون پورٹ بلیر بابت ۱۸۷۴ع صاحب چیف کمشنر انڈمان کو سواے اختیارات سشن ججی کے اختیارات منظوری سزاے پھانسی کے بھی عطا ہوگئے اور جج کمبل صاحب اور جنرل نارمن صاحب اِسی صاحب کے وقت مین رونق افروز سٹلمنٹ کے ہوکر موجب ایجاد قوانین و قواعد مجریۂ حال سٹلمنٹ کے ہوئے جسقدر قانون و قواعد ابتک جاری ہین وہ اِسی صاحب کیوقت مین جاری ہوئے۔ اِس صاحب کو موجد اول قانون پورٹ بلیر کا کہا چاہیے۔ اِسی صاحب کے وقت مین خدا بخش جمعدار نکوبار کا مع ۱۷ نفر قیدیون کے واقع ۱۳ جنوری ۱۸۷۳ع نکوبار سے فرار ہوکر ملاک

آچین کو کہ اطراف ناو بار مین ایک ملاقی مسلمان کی ریاست ہی فرار ہو گیا تھا۔ صاحب چیف کمشنر بہادر خود بمقام آچین کو تشریف لیگئے اور سواے خدا بخش جمعدار اور پانچ نفر دوسرے آدمیون کے باقی سب مفرورون کو آچین سے واپس لے آئے مگر خدا بخش مع رفقاء خود اُسوقت کہین روپوش ہو گیا تھا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد جب مابین سلطان آچین اور ڈچ انگریزون کے لڑائی ہوئی تو اُسوقت مین سُنا گیا تھا کہ خدا بخش مذکور فوج سلطان آچین مین جنرل ہی اور بہت بہادری دکھلا رہا ہی اب اُسکا حال معلوم نہین کہ کیا ہوا۔ اِس صاحب کے وقت مین اپریل سنہ ۱۸۶۰ع مین کچھ بہما لوگ ایک چھوٹا جہاز بہما اِنڈمان خرد کی طرف سے لیکر پورٹ بلیر کو آئے اور نالشی ہوئے کہ ہمارے جہاز کے ۸ نفر بہما خلاصیون کو اِنڈمان خرد کے جنگلیون نے پکڑ کر مار ڈالا بمجرد سُننے اِس خبر کے چیف کمشنر بہادر نے کپتان ومبر لی صاحب فسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو تاریخ گیارھوین ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۰ع بذریعہ انڈا منڈ سرکاری اگبوٹ کے مع کسیقدر سپاہیان جنگی پلٹن متعینہ پورٹ بلیر و گوڈ نام ایک قیدی جمعدار و جنگلیان پورٹ بلیر کے اِنڈمان خرد کو واسطے دریافت حال قتل بہما لوگون کے بھیجا صاحب موصوف نے اِنڈمان خرد مین اُتر کر جنگلیون کے گھرون کو جلا دیا اور اُن جنگلیون مین سے جو ہماری جماعت پر حملہ کر آئے تھے ایک جنگلی کو پکڑ لیا چنانچہ بجلدوے اُس کارگزاری کے چند ملازمان جنگی پلٹن کو کچھ ترقی خطاب ہوگئی اور گوڈ جمعدار جو دائم الحبس تھا رہائی پا گیا وہ جنگلی جب گرفتار ہو کر اِس سٹلمنٹ کو آیا تو اِن ہمارے دوست جنگلیون سے بہت شہ زور اور قوی تھا مگر مثل وحشی جانور کے پنجرے مین بند معلوم ہوتا تھا۔ جب نے جنرل اسٹوارٹ صاحب کے بنگلہ مین ایک آئینہ قد آدم دیکھکر اُسمین ہو بہو اپنی تصویر دیکھی

تو بہت متعجب ہوا اور گاہے آئینہ کے سامنے اور گاہے پیچھے جا کر دیکھتا تھا۔ اس جنگلی
کی زبان ہمارے جنگلیوں سے سراسر مختلف تھی۔ روٹی وغیرہ ہمارے کھانے کی چیزیں
اسکو پسند نہ تھیں وہی مچھلی اور سمندر کے کیڑے مکوڑے اور جنگل کے پھل پھول کھانیکا
عادی تھا اگر وہ جیتا رہتا تو اسکے ذریعہ سے ہماری سرکار رابطۂ اتحاد اسکی قوم سے بھی
پیدا کر لیتی مگر افسوس کہ جنگلی مذکور کو ہمارا کھانا پانی موافق نہوا اور تھوڑے روز کے بعد
مر گیا۔ انہی صاحب کے وقت میں محصول اراضی زرعی و زر چرائی مویشی و محصول نیشکر و میر بحری
وغیرہ اس سٹلمنٹ میں لگایا گیا۔ سنہ ۱۸۷۵ع میں جو سورج کا بڑا گرہن ہوا تھا اس گرہن میں
تاریکی کے اندر کچھ ستاروں کی چال دریافت کرنیکے واسطے کچھ منجم صاحب ملک فرانس
اور انگلستان کے جزیرہ نکوبار کو کہ جو ٹھیک خط استوا پر واقع ہے انہی صاحب کے وقت میں
آئے تھے مگر افسوس کہ ٹھیک گرہن کے وقت سورج کے نزدیک تھوڑا ابر ہو گیا تھا
جسکے سبب سے وہ محنت ان صاحبوں کی ضائع گئی اور شاید کئی سو برس تک وہ سنجوگ
پھر حاصل نہووے۔ انہی صاحب کے وقت میں کپتان برچ صاحب بہادر چھٹی مئی سنہ ۱۸۷۳ع
کو اس سٹلمنٹ میں رونق افروز ہوئے اور انکے آنے پر برہما پولیس موقوف ہوکر پنجابی
پولیس بھرتی ہوئی چنانچہ ۷ - اگست سنہ مذکور کو خود کپتان صاحب موصوف ۱۱۶ نفر
پنجابی و ہندوستانی سپاہیوں کو بھرتی کرکے پورٹ بلیر کو لائے۔ اس صاحب کے
وقت میں بھی پولیس برہما و پنجاب نے مسمی متو ویرن نمبری ۱۰۰۱۰ - ایک غریب میعادی
قیدی مدراسی کو جنوری سنہ ۱۸۷۴ع میں بیگناہ بجرم قتل نفسی متوفی مجرم ٹھہرا کر پھانسی
لگوا دیا تھا مگر صاحب چیف کمشنر کی دانائی اور منصف مزاجی کے سبب سے وہ بیچارہ
پھانسی کا حکم پاکر رہا ہو گیا اپنی سالانہ رپورٹ سال مذکور میں صاحب ممدوح نے اس

دھوکہ بازی پولیس کو خوب بیان کیا ہے اگر کسیکو مفصل حال اس مقدمہ کا دریافت کرنا ہو
تو میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی عرضی اپیل مشمولہ مثل مذکور معروضہ ۸ جنوری ۱۸۸۰ء کو
ملاحظہ کرین - سردار گہیل سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ بلیر اسی صاحب کے عہد مین
۱۵ جنوری ۱۸۷۲ء کو اس سٹلمنٹ مین پہونچے - اسی صاحب کی کوشش سے اور اسی کے
عہد مین دائم الحبس قیدیون کو بعد ۲۰ برس کے امید رہائی کی ہوئی - یہ ایک ایسی نئی
بات ہے کہ ابتداے عملداری سرکار انگریزی سے ایسی بات کبھی نہین ہوئی تھی کیونکہ سرکار
کے قیدی دائم الحبس کا رہا ہونا محال بلکہ غیر ممکن تھا خیر کسیقدر دائم الحبس قیدیون کو
امید تو ہوئی - اسی صاحب کے وقت مین پہاڑ گانون ونیا گانون واسٹوار گنج وکاربین کوو
وبلی ٹان وڈونداس پیٹ آباد ہوئے - اسی صاحب کے آخری وقت مین ایک سنگی قلعہ یا
گورہ بارک واقع جزیرہ روس جو کرنیل فورڈ صاحب کے عہد مین شروع ہوا تھا بنکر طیار
ہو گیا ایک لاکھ روپئے سے زیادہ اسکی تیاری مین خرچ ہوا اب دو کمپنی گورہ رجمنٹ
اس بارک مین رہتی ہین یہ صاحب ساڑھے تین برس اس سٹلمنٹ کی حکومت کرکے
۷ مئی ۱۸۷۵ء کو روانہ ہند ہوا اور ۷ تاریخ ماہ مذکور کو جنرل بارول صاحب چیف کمشنر
وسپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے مقرر ہو کر رونق افروز جزائر ہذا کے ہوئے -

LT. GENL. BARWELL

VII Superintendent

عہد جنرل بارول صاحب بہادر

یہ صاحب بھی بڑا رحم دل اور منصف مزاج اور شیرین زبان نہایت سیدھا سادا تھا -
اس صاحب کے عہد مین جنرل اسٹوارٹ صاحب سے بھی زیادہ افسران سٹلمنٹ کا اختیار بڑھ گیا

اِس صاحب نے سٹلمنٹ کو دو حصّون یعنی سدرن و ناردن پر تقسیم کر کے ایک حصّہ ماتحت
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور دوسرا حصّہ ماتحت فسٹ اسسٹنٹ کے کر دیا جو اختیار منظوری
سزا سے پھانسی بذریعۂ قانون پورٹ بلیر بابت سنہ ۱۸۶۸ع کے صاحب چیف کمشنر انڈمان
و نکوبار کو حاصل ہوا تھا وہ اِس صاحب کے وقت مین بذریعۂ قانون سنہ ۱۸۷۱ع کے
منسوخ ہو کر حکم ملا کہ تمامی مقدمات جنمین استصواب پھانسی کی ضرورت ہو حضور گورنر جنرل
اجلاس کونسل کے بھیجے جایا کرین - اِسی صاحب کے وقت مین موضع گاراچرا ماؤنٹ اٹنگلی
گھاٹ و ہاتھی ٹاپو و ٹیلا گھاٹی و ڈمبر گنج آباد ہوئے - اِسی صاحب کے وقت کا ایک
بھاری معرکہ فرار ۳۳ نفر قیدیان آمد جدید کا ہی جو ۲۶ - جنوری سنہ ۱۸۷۲ع بوقت ۶ بجے
شام کے مقام ابرڈین سے کھلے خزانہ فرار ہو گئے اور جس کسی نے اُنکا تعاقب کیا اُسکو
مار کر ہٹا دیا ۹ نفر منجملہ اِن بھگوڑون کے اُسی رات کو گرفتار ہو گئے - ۳ - فروری سنہ الیہ کو
متصل ننگلو ٹان کے جنگلیون سے اُن بھگوڑون کا مقابلہ ہوا جسمین کچھ آدمی طرفین کے
مجروح و مقتول ہوئے پھر ۱۰ - فروری سنہ ۱۸۷۲ع کو ایک جماعت فری پولیس سے اِن بھگوڑون کا
مقابلہ ہوا جسمین آٹھ بھگوڑے جان سے مارے گئے اور باقی گرفتار ہو گئے - اِس مقدمہ مین
سردار ٹھاکر سنگھ سب انسپکٹر پولیس و گورکھ سنگھ سارجنٹ نے بہت عمدہ کارگذاری کی
اور بھی چند کانسٹبلان پولیس اور بسنت سنگھ ایک دائم الحبس قیدی نے بڑی بہادری
دکھلائی کہ جسکے صلہ مین قیدی مذکور دائم الحبس سے میعادی ۱۴ سال ہو گیا اور سکن
ٹنڈیل بھی بنایا گیا اور دوسرے لوگون کو بھی حسب حیثیت انعام و اکرام دیا گیا - اِسی صاحب
کے وقت مین ڈیوک آف بکنگھام گورنر مدراس اور جنرل چیمبرلین صاحب کمانڈر انچیف
مدراس ۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۲ع کو واسطے دورہ کے پورٹ بلیر مین رونق افروز ہوئے اور دورہ

یہان دیکھہ بھال کر واپس تشریف لیگئے- چاٹم کی بڑی کل جسمین ایکساتھہ آٹھہ آرے
چلتے ہین اور جو ایکدم مین بیسون شہتیرون کو چیر کر پھینکدیو ہی اِسی صاحب کے وقت مین
تیار ہوئی - بروقت جلسہ خطاب قیصرہ ہند کے جو یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو قریب سات سَو
قیدیون کے ہر دو قسم کی رہائی ہو کر یہان دھوم دھام اور خوشی ہوئی وہ بھی اِسی صاحب
خوش نیت کے وقت کی بات ہے- اکتوبر ۱۸۷۶ع کے اخیر مین یہ صاحب ایک فہرست
سٹلمنٹ کے پورانے اور نیک چلن قیدیون کی جسمین قریب بارہ۱۲ تیرہ۱۳ سو نام کے تھے حسب الطلب
گورنمنٹ بغرض رہائی اُنکے روانہ کر کے خود بھی دہلی مین شریک جلسۂ قیصریہ کے ہوا تھا-
یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو یہان میجر پراتھرو صاحب بہادر قائم مقام چیف کمشنر تھے- اُنھون نے
سوا اسے رہائی سات سَو قیدیون کے جو گورنمنٹ سے منظور ہو کر آئی تھی حسب ہدایت
سرکار نیچے لکھی ہوئی اور بھی بہت سی مہربانیان قیدیون پر کین کہ وہ شاید سالہا سال تک
یادگار خلائق رہینگی - جن لوگون کو شرطیہ[1] رہائی ملی اگر وہ کاشتکاری کرنا چاہین تو اُنکو
ناردن ڈسٹرکٹ مین زمین ملیگی اور دس برس تک اُس زمین کا محصول معاف رہیگا
اور چھہ ماہ تک ایسے کاشتکارون کو سرکار سے مفت رسد ملیگی اور اگر شرطیہ رہائی والے کسی
دوسری طرح پر اپنی گذران کرنا چاہین تو اُنکو گاے وغیرہ خرید کرنے کے واسطے سرکار سے
نقد ملیگا اور ایسے رہائی والون کی عورتین چھہ ماہ تک سرکار سے مُفت رسد پاوینگی-
اور جب اِن شرطیہ رہائی والون کے دس برس پورے ہو جاوینگے تو حسب قاعدہ مروجہ
سٹلمنٹ کے اُنکی قطعی رہائی کی سفارش بھی کیجاویگی- ٹکٹ والون کو ہر قسم کا محصول
اراضی و زر چرائی مویشی و محصول پیر بحری ایک برس تک برابر معاف رہیگا خوش چلن

---

[1] شرطیہ رہائی یہی سواے ملک جانے کے قطعی آزادی ہے ۱۲

ٹکٹ لیو تامی دستورات پاس سے ہمیشہ کے واسطے مستثنیٰ کر دیے جاوین اور ایسے ٹکٹ لیو
بجاے ہر تیسرا ماہی کے ماہ بماہ مالک کو خط بھیجا کرین اور منگایا کرین - اور جسقدر قیدی اُس
تاریخ کو یہان حاضر تھے اُنکے مردون کے نو مہینے اور عورتون کے چھہ مہینے واسطے ترقی
کلاس یعنی درجہ آیندہ کے کم کر دیے گئے کہ مرد سوا نو برس مین اور عورتین ساڑھے چار
برس مین ٹکٹ پایا کرین - اِسی صاحب کے وقت مین ۱۸ جنوری ۱۸۷۸ع کو ایک بوٹ
جسمین پانچ گورے ایکین رجمنٹ کے سوار تھے شرب و جنوب کے طوفان مین پڑکر شام کے
وقت جزیرۂ روس سے بہگیا اور ۳۵ میل کے فاصلے پر جزیرۂ ہومی لاک مین جا لگا کہ وہان
مارے ہلنے اور تلاطم کے بوٹ تو پتھرون سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہوگیا بلکہ ایک گورہ بھی
ڈوب گیا مگر کئی دن کے بعد اُس اگبوٹ کو جو اُنکے تعاقب مین گیا تھا تلاش کرتے کرتے
باقی چارون گورے ملگئے اور اِسکے سواے اور بھی کئی مچھلی والون کے بوٹ اور ایک ٹکٹ کا
بوٹ جسمین کئی پولیس کے سپاہی بھی سوار تھے اِسی سال مین ڈوب کر بہت آدمی ضائع
ہوگئے - اِسی صاحب کے وقت مین ماہ مارچ ۱۸۷۸ع روس ایلنڈ کا بازار اور ایک بارک
جلکر ہزارون روپیہ کا لوگون کا نقصان ہوگیا اور خدا نخواستہ اگر زور کی ہوا ہوتی تو
سارا ٹاپو جلجانے کا سامان تھا اُس رات کو یہان کے حکام اور فوج اور قیدیون نے
آگ بجھانے مین بڑی بڑی کوشش کی خود صاحب چیف کمشنر بہادر و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وغیرہ
حکام بر سر موقع پہرون تک حاضر رہے - ابرڈین کی چھاونی جو جنرل اسٹوارٹ کے
وقت مین شروع ہوئی تھی اِسی صاحب کیوقت مین تمام ہوکر ۱۹ فروری ۱۸۷۸ع کو
احاطہ مدراس کی ایک پوری پلٹن نے آکر اپنی چھاونی کی - اِسی صاحب کے وقت مین
مسٹر وارسن ہیڈ اسکول ماسٹر اور دو اسکول ماسٹر تعلیم یافتہ مدرسہ کلکتہ اور دو اسکول ماسٹر

ملک پنجاب سے یہان واسطے تعلیم اطفال قیدیون کے مقرر ہوکر آئے اور تعلیم اطفال مین
بہت ترقی ہوئی چنانچہ اب یہان کے آٹھ اسکولون مین ۴۸ و ۳۲ - اوسط روزانہ حاضری
طلبہ کی ہے اور اگر اسی صورت سے تعلیم ہوتی رہی تو عنقریب سیکڑون ریڈر اور منشی تیار ہوجائینگے
اسی صاحب کیوقت مین ڈاکٹر رین صاحب جو ۱۸۶۶ع سے اس سٹلمنٹ مین آکر قیدیون پر
باپ سے زیادہ مہربان تھے ہند کو تبدیل ہوگئے اور ڈاکٹر ڈوگل صاحب جو سراسر مین حسنا
کی خدمت تھے یہان کے بڑے ڈاکٹر ہوکر آئے - ڈاکٹر ڈوگل صاحب نے گرجن کے تیل سے کوڑھ
یعنی جذام کی دوا ایجاد کی جو اس سے پہلے کوئی نہین جانتا تھا - اس ڈاکٹر کے وقت مین
زخمون پر پٹی باندھنے سے صدہا قیدی ہٹی مین لگے اور آخر کو ۹ - فروری ۱۸۹۱ع کو
یہ صاحب خود بھی راہی ملک بقا ہوئے - اس صاحب کیوقت مین یہان ایک عجیب ماجرا
واقع ہوا کہ اسکا نظیر شاید کسی دوسری جگہہ بہت ہی کم ہوا ہوگا - یکم اکتوبر ۱۸۸۸ع عیسوی کو
قریب دو بجے دن کے ناگہان ایک ننگ دھڑنگ ہندوستانی تباہ حال بمقام ابرڈین
بنگلہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پر آکر حاضر ہوا اور بولا کہ مین صاحب سے ملاقات کیا چاہتا ہون
ہم سب لوگ اسکی حالت عریانی اور برہنگی کو دیکھکر حیران و پریشان ہوگئے - جب اسکو
روبروے صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے لیگئے تو اسنے بیان کیا کہ میرا نام جیت سنگھ نمبری
۲۸۱۱۲ ہے مین ایک مدت سے فرار ہوکر جنگل جنگل مارا پھرتا تھا مین نے اپنی حالت فراری
واقع ۲۸ - ماہ ستمبر ۱۸۶۹ع مہابیر اور دار کو دو دوسرے مفرورون اور ایک جنگلی کو
کالے پہاڑ کے قریب سمندر کے کنارے پر کلہاڑی سے مار ڈالا - اسیوقت قیدی مذکور کا
اقبال باضابطہ تحریر ہوکر سردار گربخش سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بہ موقع
جاکر تحقیقات کا حکم ملا - چنانچہ صاحب ممدوح مع ڈاکٹر ریڈ صاحب کے بسواری اگبوٹ

موقع واردات کو تشریف لیگئے اور وہان جاکر دیکھا تو نہ کوئی لاش ہے اور نہ کچھ نشان
واردات کا پایا جاتا ہے چوتھی تاریخ ماہ مذکور کو مسمی دار کو مفرور اور آٹھوین کو مسمی مہاہر
دیو کا قتل کرنا اس جیت سنگھ نے بیان کیا تھا زندہ حاضر ہوگئے اور کسی کا مارا جانا بھی
ثابت نہوا اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ دراصل
کوئی بھی مارا نہین گیا مگر اس شخص نے اپنی جان سے تنگ آکر ایک یہ حیلہ اپنے پھانسی
پانے کا بنایا تھا کہ کسیطرح اقبالی مجرم قتل تین آدمیون کا ہوکر اس تکلیف اور زندگی
بیہودہ سے چھوٹ جاؤن - یہ ظاہر ہے کہ دنیا مین بہت لوگ اپنی زندگی سے تنگ ہوکر اپنے کو
ہلاک کر ڈالتے ہین مگر ایسا حیلہ خودکشی کا شاید کسی دوسرے نے کیا ہو جب اسکا اقبال
لگا دیا گیا تو ہم سمجھتے تھے کہ اسکے پھانسی پانیکے واسطے یہ اقبال بس ہے اور اگر وہ دونون
مفرور تھوڑے روز اور واپس نہ آتے اور سردار صاحب سا عقلمند اور تجربہ کار پولیس افسر
اسکو تحقیقات نکرتا تو اس شوریدہ بخت کے پھانسی پانے مین کوئی دقیقہ باقی نرہا تھا -
اسی صاحب کیوقت مین کتاب دستی دستورالعمل پورٹ بلیر و مینول پولیس مرتب و
جمع ہوکر منظوری گورنمنٹ چھاپی گئی اور بندوبست پچسالہ حسب قاعدہ اضلاع مغرب
و شمال کے یکم جنوری [illegible] ع سے اسی صاحب کیوقت مین کیا گیا اور زمینون کی پیمائش
ہوکر کاغذات معمولی بندوبست کے مرتب ہوئے اور گھرون پر بھی محصول لگایا گیا
اس صاحب کے آخری وقت مین کرنیل ٹیلر صاحب کمانڈنگ آفسر رجمنٹ نمبر ۲۳
مدراس کی سعی اور کوشش سے ایک مسجد اور ایک مندر بھی بمقام ابرڈین بنایا گیا -
یہ صاحب صلحکل کا مذہب رکھتا تھا اور اپنے ماتحت افسرون کے خلاف بہت کم کرتا تھا
جسقدر اس سٹلمنٹ مین پرانا ہوتا گیا اسی قدر اختیار افسران ماتحت صاحب

ممدوح کا بڑھتا گیا - یہ صاحب بہت امن چین سے مثل صنم ساڑھے چار برس اِس
سٹلمنٹ مین چیف کمشنری کرکے ۱۲- دسمبر ۱۸۹۰ عیسوی کو راہی ہند ہوا اور میجر
کیڈل صاحب بجاے آنکے قائم مقام چیف کمشنر و سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر یکم دسمبر کو
رونق افزاے جزائر ہذا کے ہوئے -

MAJOR CADELL V.C.

Present Superintendent

عہد میجر کیڈل صاحب سپرنٹنڈنٹ حال

یہ صاحب یکم دسمبر ۱۸۹۰ عیسوی کو عین انتظار مین اِس سٹلمنٹ مین پہونچا اور
تشخیص عملہ سٹلمنٹ کا حکم ساتھ لایا - یہ صاحب مدت دراز تک ہندوستانی ریاستون مین
پولیٹیکل افسر رہنے کے سبب سے ہندوستانیون کے مزاج اور خو سے خوب واقف ہے
اور اِس سبب سے امید ہے کہ یہ صاحب ہر چھوٹے بڑے امر سٹلمنٹ مین خود توجہ کریگا
او سلسلہ سماعت اپیل ناراضی افسران ماتحت بھی خود نکالیگا - اِس صاحب کے اِس
سٹلمنٹ مین پہونچنے کے دوسرے دن شام کو مقام وپر ابلینڈ ایک چین گینگ کے بدمعاش
قیدی نے بستر پوسٹ مین ایک قائم مقام سٹلمنٹ افسر پر حملہ کرکے ضرب پالو سے صاحب
ممدوح کو ایسا سخت زخمی کیا کہ ہلاکت مین کچھہ دقیقہ باقی نہ رہا تھا مگر الحمد للہ کہ احمد جمعدار
بنگالیون نے اُس حملہ آور کو پکڑ لیا اور دوسرا وار انکو کرنے نہ دیا ورنہ خدانخواستہ بصورت
دیگر ہمارے نئے صاحب چیف کمشنر کا دل ہم لوگون سے شروع ہی مین بدظن ہو جاتا
اور باعث ترقی تکلیف ہم بیکسون کا ہوتا - اِس صاحب کے شروع عہد مین جرائم اقدام
قتل و خودکشی وغیرہ بہ نسبت سابق کے کثرت سے ہوئے - اور ۲۵- دسمبر ۱۸۹۰ع کو

مین بڑے دن کی خوشی مین ایک بدمعاش مچھلی نے ایک نفر گورہ رجمٹ نمبر ۸۹ پہ
جب وہ سمندر مین غسل کرتا تھا حملہ کرکے اُسکو پھاڑ کھایا - اور اس جزیرے مین دریائی جانو
کا صرف یہ پہلا حملہ تھا ورنہ اس سے پہلے کبھی کوئی مچھلی یا دوسرا دریائی جانور غسل
کرنے والون پر اسطرح سے حملہ آور نہین ہوا - ۲۳ - فروری ۱۸۸۱ عیسوی کو قریب
۲ بجے شام کے ایک بڑے زور کا بھونچال پورٹ بلیر مین آیا دو منٹ تک زمین ہلتی رہی
بعض مکانات بھی شق ہوگئے - اِس صاحب کے عہد مین محکمۂ انجنیریعنی بارک ماسٹری
جسکا لاکھون روپیہ سالانہ کا خرچ تھا یکم اپریل ۱۸۸۱ عیسوی سے بالکل تخفیف مین
آگیا اور کام عمارت ہر دو صاحب ضلعون کے علاقہ مین ہوگیا اور یکم جنوری ۱۸۸۲ع
سے بجاے پوری پلٹن مدراس کے صرف دو کمپنی رہا کرینگی اُسکے عوض مین بجاے
چارسو ملازمان پولیس کے آٹھ سو جوان پولیس مین رہا کرینگے اسمین لاکھون روپئے
سالانہ کی تخفیف ہوئی -

انتظام حکومت ٹامسٹ

اب بعد تحریر واقعات عجیبہ عہد ہر سپرنٹنڈنٹ کے اجمالاً ذکر انتظام حکومت سٹلمنٹ کا
کرتا ہون یہ جزائر انڈمان مثل دوسری چیف کمشنریون کے ایک لوکل گورنمنٹی ہو جسبموجب
اشتہار ہوم ڈپارٹمنٹ نمبری ۵ے مورخہ ۱۳ - مارچ ۱۸۷۲ع ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۷۲ء بلسوکند
اس سٹلمنٹ مین جاری ہوگیا اس ایکٹ کی دفعہ ۳ کی روسے صاحب چیف کمشنر بہادر کو
اختیار ہو کہ جس جس ایکٹ کو چاہین یہان سے متعلق کردیوین اور جس حاکم کو جو اختیارات
دیوانی یا فوجداری کے چاہین عطا کرین - اور نیز حسب منشاء دفعہ ۱ - باب ۳ - ایکٹ
پارلیمنٹ مجریہ ۱۸۳۳ع جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحب چیف کمشنر کو بحیثیت لوکل گورنمنٹ
اختیار ہو کہ جو قانون اس سٹلمنٹ کیواسطے چاہین تیار کرکے بمنظوری گورنمنٹ ہند
یہان جاری کرادیوین -

حسب منشاء دفعہ ۱۳ - قانون پورٹ بلیر مجریہ ۱۸۷۶ع کے صاحب چیف کمشنر بہادر
اس قسمت کا سشن جج ہی - صاحب چیف کمشنر بہادر کا حکم ناطق ہو اسکا اپیل نہین ہوسکتا
صرف واسطے منظوری پھانسی کے بحضور گورنر جنرل ہند کے مثل روانہ کرنا ہوگا —
مقدمات دیوانی مین صاحب چیف کمشنر بہادر بمنزلہ ہائی کورٹ ہی - کوئی جہاز یا مسافر
یا کوئی مال و اسباب بلا اجازت صاحب چیف کمشنر بہادر کے کسی جزیرہ مین منجملہ جزائر
ہذا کے نہین آسکتا اور نہ کوئی آدمی بلا اجازت صاحب چیف کمشنر بہادر کے اس سٹلمنٹ
سے جاسکتا ہی اور کسی قسم کی شراب یا افیون یا گانجا یا کوئی اور مضر نشئی چیز یا کوئی ہتھیار
مثل بندوق و تلوار وغیرہ یا باروت یا کوئی دوسرے بھک سے اڑجانے والے مادے
بلا اجازت تحریری صاحب چیف کمشنر بہادر کے نہ کوئی اس سٹلمنٹ مین لاسکتا ہی اور نہ
اپنے پاس رکھہ سکتا ہی اور نہ فروخت کرسکتا ہی اور تمامی افسر متعلقہ سٹلمنٹ مع افواج

صاحب چیف کمشنر بہادر کے ماتحت ہین یہ صاحب جزیرہ روس ایلنڈ مین بمقام جزائر پورٹ بلیر
رہتا ہی - اسکی تنخواہ تین ہزار روپیہ تک ہی اس صاحب چیف کمشنر کے ماتحت ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
جو معاملات فوجداری مین مجسٹریٹ ضلع اور مقدمات دیوانی مین جج ضلع کا اختیار رکھتا ہی
اور پندرہ سو روپیہ تک تنخواہ پاتا ہی بمقام ٹاپو اپرڈین رہتا ہی - دوسرا فرسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہی
وہ جسکو معاملات فوجداری مین فسٹ کلاس مجسٹریٹ اور دیوانی مین پانچ ہزار روپیہ تک کے مقدمات سماعت
کرنے کا اختیار رکھتا ہی اور ایک ہزار روپیہ تک تنخواہ پاتا ہی اور بمقام جزیرہ چاتم قیام رکھتا ہی یہ دونون
صاحب یعنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور فسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سوا اختیارات قانونی مندرجہ بالا
کے اس سٹلمنٹ کے دونون ضلعون یعنی سدرن و ناردن کے افسر ضلع ہین اس اختیار مین
یہ دونون صاحب مساوی ہین اور ماتحت و ہدایت صاحب سپرنٹنڈنٹ کے کام کرتے ہین
ان دونون افسران ضلع کے سوا ایک سکن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ ۸۰۰ تک ہی
اور دوسرا تحصیلدار اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ سات سو روپیہ تک ہی اور دو فسٹ کلاس
اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنکی تنخواہ چھہ چھہ سو روپیہ تک ہی اور تین سکن کلاس
اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنکی تنخواہ چار چار سو روپیہ تک ہی ماتحت دونون حکام ضلع کے
کام کرتے ہین اب مع صاحب چیف کمشنر دس سٹلمنٹ افسر جنکی تنخواہ آٹھہ ہزار پچاس روپیہ
تک ہی اس سٹلمنٹ کی حکومت کرتے ہین - انکے سوا ایک انجنیر اور تین ڈاکٹر سوا
ڈاکٹرون گورہ رجمنٹ و ہندوستانی پلٹن کے اور کمسریٹ افسر اور ایک کپتان گھاٹ اور دو
کمپنی گورہ رجمنٹ اور ایک پوری نیٹو رجمنٹ اور ایک سرکاری اگبوٹ مع اور بہت سے
افسران ماتحت متعلقہ ہر سر رشتہ کے اس سٹلمنٹ مین رہتے ہین - اور تخمینا [illegible] نفر قیدی
قیدیون کے قریب چار سو آدمیون کے سر دست یہان پولیس موجود ہی اور کسیقدر ضروری

تقسیم ہو کر دستور العمل اودھ پولیس کا یہان جاری ہی - ایک کمپنی کا آگبوٹ جسکا خرچہ قریب
دس ہزار روپیہ (١٠٠٠٠) ماہواری کے ہی مہینے مین ایک مرتبہ کلکتہ سے یہان آتا ہی اور رنگون بار اور
رنگون ہو کر پھر کلکتہ کو واپس چلا جاتا ہی - اب خرچ اس سٹلمنٹ کا قریب بارہ لاکھ روپیہ (١٢٠٠٠٠٠)
سالانہ کے ہی مگر ہر قسم کی آمدنی چالیس ہزار روپیہ (٤٠٠٠٠) سالانہ سے بھی کم ہی کہ اس صورت مین
قریب گیارہ بارہ لاکھ روپیہ کے اس سٹلمنٹ مین سرکار کو نقصان ہوتا ہی -

اب بعد مختصر تذکرہ انتظام حکومت سٹلمنٹ کے کسیقدر ذکر پولیس پورٹ بلیر کا بھی کرنا ضرور ہی
عہد جان ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم سے قریب ایکسو آدمیون کے یہان قیدی پولیس
مقرر ہوئی اور شروع عہد کرنیل فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ چہارم تک وہی قیدی پولیس ہر بارک
مین محافظت و نگہبانی اسیرون کی کرتے تھے اور انکو وردی وغیرہ دیگر ضروری قواعد بھی
سکھلائے گئے تھے - فورڈ صاحب کے اخیر وقت مین یہان سپاہی پولیس مقرر ہو کر آیا مگر
چند مقدمات مین انکا فریب ثابت ہو جانے سے عہد جنرل اسٹوارٹ صاحب مین سپاہی پولیس
نکالا گیا اور بجاے اسکے پنجابی پولیس مقرر ہوا - اس پنجابی پولیس کے اول ڈسٹرکٹ
سپرنٹنڈنٹ کپتان میچ صاحب مقرر ہوے مگر کسی اثنا مین سردار کرنیل سنگھ صاحب
ایک بڑے خاندانی رئیس باشندہ موضع [illegible] ضلع سیالکوٹ کے جو ایام پنجاب وقت سے عہدہ دار پولیس
مین افسر تھے کمشنر اسسٹنٹ مقرر ہو کر یہان تشریف لائے اور انہون نے اپنی لیاقت اور دانائی اور
تجربہ کاری سے پولیس کے سب [illegible] انتظام اور [illegible]
۱۱ - جولائی سنہ ۱۸۷۰ع سے مستقل سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ بلیر کے مقرر ہوگئے - سردار صاحب کی
دانائی اور خوش انتظامی کے سبب سے فرار بذریعہ بوٹ جو پیشتر یہان اکثر ہوتی تھی بالکل بند ہو گئی
اور دوسرے جرائم بھی بہ نسبت پہلے کے بہت ہی کم ہوگئے ظلم و فساد کا دروازہ مسدود ہو گیا

خرچہ بیل و بھیڑی و رسد قیدیان وغیرہ ۰۰۰۰۸۳ روپیہ
و شراب و چارہ مویشی و تیل روشنی و
ظروف قیدیان وغیرہ ہر شہر متعلقہ کمسریٹ —

خرچہ ادویات وغیرہ ہسپتال — ۰۰۰۴ روپیہ

خرچہ رنگ و بوٹ و کوئلہ وغیرہ گودام مرین
بشمول نکوبار — ۰۰۰۰۵ روپیہ

خرچہ پارچہ وردی قیدیان — ۰۰۰۵۴ روپیہ

خرچہ گلہاڑی و چاقو وغیرہ ہتھیاران — ۰۰۰۰۳ روپیہ

کمیشن بقالان — ۰۰۵۳ روپیہ

خرچہ جنگلیان — ۰۰۴۳ روپیہ

خرچہ اسکول و کتاب خانہ و ڈاک — ۰۵۶۶ روپیہ

محصول آگبوٹ کمپنی ۰۰۰۳۴۲ روپیہ

خرچہ نکوبار ۰۰۰۰۵ روپیہ

تنخواہ و خرچ عمارات یعنی محکمہ انجنیر صاحب تخمیناً ۰۰۰۰۰۱ روپیہ

میزان کل ۱۳۱۶۸۵۵ روپیہ

اسمیں خرچ فوج و آگبوٹ و جہاز سرکاری متعینہ
پورٹ بلیر شامل نہیں ہے —

منہا — ایک لاکھ روپیہ
۱۰۰۰۰۰ روپیہ

باقی ۱۲۱۶۸۵۵ روپیہ
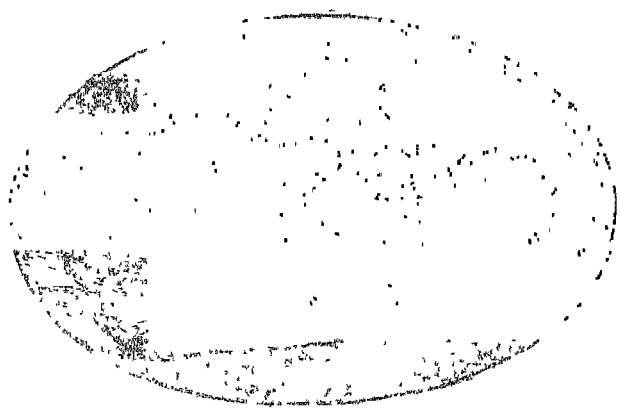
ارل میو صاحب بہادر کے-پی-جی-یم-ایس-آئی-
وئسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

شیر علی قیدی نمبری ۱۵۵۵۷
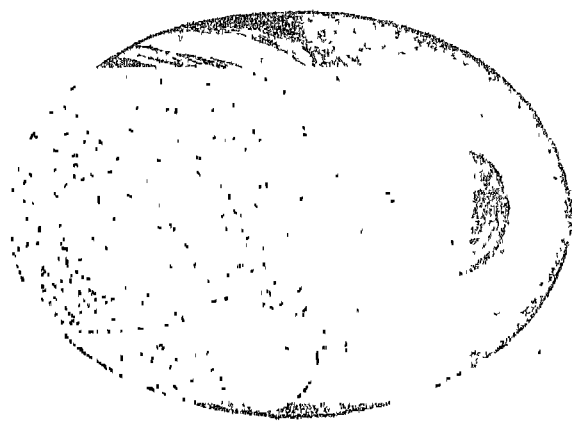
CHAPTER III

On the Assassination of

LORD MAYO

فصل سوم

حالات قتل نواب امیر کبیر لارڈ میو صاحب بہادر

یہ صاحب ۲۱ ماہ فروری ۱۸۲۲ع مین بمقام ڈبلن جزیرہ ایرلنڈ مین پیدا ہوئے اپنے
گھر کے بڑے امیر کبیر و خاندانی لارڈ یعنی نواب تھے۔ ۱۸۶۹ع مین بجائے جان لارنس صاحب
کے ملک ہندوستان کے گورنر جنرل اور وائسراے مقرر ہو کر رونق افروز مسند گورنری ہند کے
ہوئے۔ اینکے ملکی و مالی و لشکری انتظامات قابل تعریف ہین۔ اب قبل ذکر کرنے معرکہ
قتل لارڈ صاحب کے انکے پورٹ بلیر کو آنے کا سبب تحریر کرتا ہون تاکہ ناظرین کو سارا حال اول
آخر تک معلوم ہو جاوے ۔ ۱۸۷۱ع مین بعد تشریف لیجانے کرنیل مین صاحب کے بعہد
[illegible] صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے ایک شخص قیدی نے ایک دوسرے شخص قیدی
کو بحالت نشہ شراب مین جان سے مار ڈالا اور بوجہ شرافت قومی اسکا مقدمہ مع گواہان
وغیرہ کے سپرد ہائی کورٹ بنگال کے ہوا اور عند التحقیقات ہائی کورٹ کے کہ شخص قیدیون کی
آزادی اور شرابخواری وغیرہ موجود ثابت ہو گئی اور اسکی رپورٹ اور حالات متعلق آزادی
قیدیان مذکورہ کی گوش گزار لارڈ میو صاحب کے ہوئی ۔ یہ سب حالات معلوم ہونے سے
ارادہ لارڈ صاحب بہادر کا واسطے درست کرنے قواعد سٹلمنٹ ہذا کے ہوا تب اس مین

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ بہت مشکل اور خطرے کا کام ہو کہ صرف ایک سپرنٹنڈنٹ مع
ایک اسسٹنٹ کے ایکسو گورون کے ساتھہ آٹھہ نو ہزار قیدیون کی کہ جنمین ہزارون نامی گرامی
بدمعاش اور ڈکیت و خونی وغیرہ جمع ہین حفاظت کرسکین اسواسطے ضرور ہو کہ تمامی بندوبست
اور دستور و قواعد سٹلمنٹ کی بدلی کرکے ایک عمدہ اور سخت قاعدہ تجویز ہوکر ایک بھاری جماعت
پولیس اور ایک ہندوستانی پلٹن مع بہت سے سٹلمنٹ افسرون کے یہان مقرر کیجاوے –
کرنیل مین صاحب بہادر نے اپنے تین چار برس کے تجربات کا ایک دستورالعمل پورٹبلیر
کا تحریر کرکے سنہ ۱۸۷۱ء مین بحضور گورنر جنرل بہادر کے روانہ کیا تھا تب لارڈ میو صاحب بہادر نے اسکو
مطالعہ فرماکر اُسکی تبدیلی اور ترمیم کا ارادہ کیا اور دل و جان سے اِس کام مین مصروف
ہوئے اور چاہا کہ بیس ہزار قیدیون کے رہنے کا اِس سٹلمنٹ مین بندوبست کیا جاوے –
اِسواسطے ایک قانون جسکا مفصل حال اِس کتاب کے دوسرے مقام پر لکھا گیا تیار ہوکر
۱۰ – جون سنہ ۱۸۷۱ء کو لارڈ صاحب نے اپنے قلم خاص سے اُسکی تصحیح و ترمیم کرکے یہ لکھا کہ
چارج جزائر انڈمان کا جسکو میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب لینے والا ہو بہت بھاری جوابدہی
کا کام ہو اور میرے خیال مین تمام ہند کی سرکاری خدمتون مین کوئی خدمت اِس سے
زیادہ جوابدہی اور ہوشیاری سے چلانے کی نہین ہو اور مجکو امید قوی ہو کہ اگر حکام پورٹبلیر
اندک توجہ کرکے بندوبست کرینگے تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہان کی آمد سے وہان کا خرچ
جو لاکھون روپیہ سالانہ کا ہو نکل آویگا – وہ دستورالعمل جدید جو پورٹبلیر سے دو ہزار میل کے
فاصلہ پر کوہ شملہ مین بیٹھکر بنایا گیا تھا اب جنرل اسٹوارٹ صاحب کے حوالہ ہوا کہ اسکو جزائر
مذکور مین لیجاکر اور چلاکر دیکھو – جب جنرل صاحب موصوف نے یہان پہونچکر اُن قواعد کو
چلانا شروع کیا اور بعد کسیقدر چلانے کے اپنے نتیجہ کارگزاری کی رپورٹ بحضور گورنر جنرل بہادر

روانہ کی تو اُنہیں یہ لکھا تھا کہ جب تک کوئی شخص یہان آنکر جزائر ہذا کو خود نہ دیکھے
تب تک قواعد و طرق کارروائی جزائر ہذا اُسکی سمجھہ مین نہین آسکتے بنا برین اب
لارڈ صاحب بہادر نے مصمم ارادہ فرمایا کہ جزائر مذکور کو خود جاکر معاینہ فرمائین۔
چند باتون کے سبب سے جو اُسوقت صاحب ممدوح کے سامنے پیش تھین ملک برہما
اور جزائر انڈمان اور ملک اُڑیسہ مین خود رونق افروز ہوکر وہان کا بندوبست عمدہ
طور پر کرنا منظور خاطر تھا اسواسطے یہ ارادہ کیا کہ اول برہما اور وہان سے انڈمان اور
وہان سے اُڑیسہ جاکر بعدہ کلکتہ واپس آنا چاہیے۔ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۷۲ع کو بسواری
جنگی آگبوٹ فریگیٹ گلاس گیو اور آگبوٹ ڈہاکہ کے کہ جو جہازی کمپنی کلکتہ نے
لارڈ صاحب بہادر کے ہمراہ رکاب کردیا تھا لارڈ صاحب بہادر معیت لیڈی میو صاحبہ
و مسی بلمین صاحبہ و مسٹر برو ایلس صاحب و مس نارمن و مسٹر و مس اچیس فارن سکرٹری
و مسٹر و مس برن صاحب و مسٹر و مس اسمتھ صاحب و کرنیل ہالسی مع مس خود و مسٹر ہارس کاکرل
مع میم صاحبہ خود و کرنیل تھولیر صاحب مع میم صاحبہ و دختران خود و لیڈی بارنٹ صاحب
و کرنیل ینڈال مع میم صاحبہ خود و مسٹر ایلین و مسٹر گریلڈ فرجیرالڈ اور رفاقتی اشٹاف ممبران
لارڈ صاحب و پراوٹ سکرٹری اور چار صاحب خاص گورنر صاحب کے کلکتہ سے روانہ
رنگون ہوئے جب لارڈ صاحب بہادر کلکتہ سے سوار ہوئے اُسوقت لفٹنٹ گورنر بنگال
اور دوسرے بہت سے معزز سردار لارڈ صاحب کے رخصت کرنے کو گھاٹ پر موجود تھے۔
لارڈ صاحب بہادر بہت خندہ چہرہ سے اُن سرداروں سے رخصت ہوئے کیونکہ اُس
زمانہ مین جانب قلات و ایالات بلوچستان کسیقدر گڑبڑ تھی اور تھوڑے روز ان کے
آگے صاحب ممدوح نے ایک ایلچی طرف بلوچستان کے روانہ فرمایا تھا اُسکی طرف بھی دل

لگا ہوا تھا یا ین وجہ چلتے وقت یہ بھی فرمایا کہ اگر جانب سرحد سے کچھ خراب خبر مجھکو پہونچیگی
تو مین انڈمان واڑیسہ نہین جاؤنگا یہانسے واپس کلکتہ آؤنگا - ملک برہا مین پہونچکر
رنگون کا ملاحظہ کرکے مولمین کو تشریف لیگئے اور وہان سے ۵ - فروری سنہ ۱۸۷۲ع کو
بجانب انڈمان مع صاحب چیف کمشنر بہادر ملک برہا کہ وہ بھی بسواری آگبوٹ کے
ہمراہ رکاب صاحب ممدوح کے ہو گئے تھے کوچ کیا - ۸ - فروری سنہ ۱۸۷۲ع کو ۸ بجنے
کے بعد فجر سے ایک دوسرے کے بعد چار آگبوٹ راس ایلنڈ کے شرقی جزائر کی آڑ سے
سامنے کے سمندر مین نظر آنے شروع ہوئے اور آٹھ بجے تک چارون آگبوٹ سب پہونچکر
مابین راس اور ابرڈین کے لنگر ڈالدیا اس سے پہلے کبھی ایکساتھ چار آگبوٹ اس جزیرہ
مین جمع نہوئے تھے ان چارون آگبوٹ مین فری گیسٹ گلاسگو اور ڈھاکہ لارڈ صاحب
اور انکے ہمراہیون کی زیرسواری تھے اور نیمسس پر چیف کمشنر بہادر ملک برہا کے ہمراہ رکاب
صاحب بہادر ممدوح الصدر آئے تھے اور اسکوشیا چوتھا آگبوٹ اسی دن کلکتہ سے ڈاک
لیکر آیا تھا - لارڈ صاحب بہادر کے دل مین جزیرہ انڈمان مین جلدی سے پہونچنے کی
بہت تمنا تھی اب آٹھ بجے کے وقت لنگر ہونے کے ساتھ ہی چاہا کہ اتر کر راس ایلنڈ کو
ملاحظہ کرین - لیکن دوسرے ہمراہیان صاحب ممدوح کے اسوقت مانع ہوئے یہ راقم بھی اس روز
راس ایلنڈ مین حاضر تھا سات بجے فجر سے ہر مرد و عورت خواہ فری خواہ قیدی اونچی
اونچی جگہون پر کھڑے ہوکر آگبوٹون کی آمد کا نظارہ کر رہے تھے اور لارڈ صاحب کی آمد
کی ایسی خوشی ہر دل مین سمائی تھی کہ ہر متنفس کو گویا وہ دن عید تھا ہر قیدی یہ سمجھتا تھا
کہ لارڈ صاحب بہادر مجھکو تو ضرور رہائی دیجاوینگے - ۹ بجے کے قریب جنرل اسٹوارٹ صاحب
بہادر فری گیسٹ مین تشریف لیگئے اور وہان جاکر پرایویٹ سکرٹری کو مطلع کردیا کہ ہمنے

واسطے حفاظت لارڈ صاحب بہادر کے بخوبی بندوبست کردیا ہی مشقتی قیدیون کو کہ جنگی
پہاڑ سے کچھ بھی خطرہ ہی حکم دیا گیا ہی کہ اپنے اپنے کام پر سے غیر حاضر ہونے پائین اور
فری پولیس کی نگاہ دہی پر تعینات ہوئی بندوقین لیکر آگے پیچھے اور داہنے بائین لارڈ صاحب بہادر
کے رہینگی اور وپیر وغیرہ مین جہان زیادہ بدمعاش رہتے ہین سواے فری پولیس کے
جنگی پلٹن بھی مسلح ہوکر تیار رہینگی اب لارڈ صاحب بلاتامل اترکر ٹاپوؤن کا ملاحظہ فرماوینگے
اسی دم لارڈ صاحب بہادر بوٹ مین سوار ہوکر مع چند ہمراہیان خود گھاٹ راس ایلینڈ پر
رونق افروز ہوئے اور بوٹ مین قدم رکھنے کے ساتھ ہی ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوئی
سواے مشقتیون کے ہر کہ و مہ مرد و عورت لڑکے بچے فری و قیدی بڑی دھوم دھام سے
پل پر حاضر و ناظر تھے لارڈ صاحب بہادر ٹاپو مین اترنے کے ساتھ ہی بازار کی طرف
متوجہ ہوئے فری اور قیدیون کا چارون طرف لارڈ صاحب بہادر کے ایک ازدحام تھا
اول اسکول راس ایلینڈ کو ملاحظہ فرمایا بعدہٗ بازار مین ہوکر قیدی ہسپتال مین تشریف
لیجا کر وہان مردانہ و زنانہ ہسپتال کو ملاحظہ فرمایا ازان بعد سات و دو نمبر کی
بارکون کے بیچ ہوکر سات نمبر بارک کے شمالی کنارہ پر بہت دیر تک کھڑے رہے اور
جنرل صاحب سے دربارہٗ بنانے ریل کے بات چیت کرتے رہے اور وہان سے جنگی
پلٹن کی بارک کو ہوکر گرجا مین تشریف لیگئے اور گرجا کے دروازے پر کھڑے ہوکر بہت
دیر تک نسبت ترقی آبادی سٹلمنٹ اور خصوصاً مونٹ ہریٹ کے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر
سے گفتگو کرتے رہے اور گرجا سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے مکان پر تشریف لیگئے
اور وہان کسیقدر ٹھہر کر ٹیفن کھایا۔ راہ مین چلتے وقت اگر کبھی فری پولیس کے لوگ
لارڈ صاحب کے بہت نزدیک ہوجاتے اور قیدیون کو ذرا دور ہٹا دیتے تو لارڈ صاحب

ناراض ہوکر پولیس کو دور کر دیتے تھے راقم کو چند بار اسوقت ساتھ چلنے مین ایسا اتفاق ہوا
کہ لارڈ صاحب بہادر خود اسقدر متصل ہوگئے تھے کہ کپڑے سے کپڑا چھو جانے کی نوبت اگئی تھی
اور پیٹی افسر و منشی وغیرہ معزز قیدی ایسے ملے ہوئے بیچ مین چلے جاتے تھے کہ لارڈ صاحب بہادر
کے مصاحب وغیرہ سے بھی بعض وقت صاحب ممدوح کے نزدیک ہوجاتے تھے اور لارڈ صاحب بہادر
کے چہرہ سے ایسی خوشی معلوم ہوتی تھی کہ کپڑون مین پھولے نہ سماتے تھے اور لارڈ صاحب بہادر
کے آنے کے پہلے سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر و نیز دوسرے افسران سٹلمنٹ نے
ہم لوگ پورانے قیدیون سے وعدہ واثق کیا تھا کہ بروقت تشریف لانے جناب لارڈ صاحب بہادر
کے تم سب پورانے اور خوش چلن قیدی اور خصوصاً قیدیان بغاوت وغیرہ بکلی رہا ہوجاوگے
اس امید پر ہم سب پورانے قیدی اپنے تئین چھوٹا ہوا سمجھکر مارے خوشی کے پھولے پھرتے
تھے اور ہر دل پر وہ کیفیت خوشی اور شادمانی کی طاری تھی کہ جسکو نہ قلم و زبان بیان
نہین کرسکتا۔ بعد اسکے لارڈ صاحب مع رفقا خود گورہ بارک کو تشریف لیگئے اور شمالی طرف
جزیرۂ راس ایلنڈ کو ملاحظہ فرما کر بخیر و عافیت آگبوٹ کو لوٹ آئے اور پھر وہان سے دوپہر
بعد وپیر ایلنڈ کو تشریف لیگئے۔ جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر اُس روز تمام دن لارڈ صاحب
بہادر کے دہنی طرف اور پراوٹ سکرٹری لارڈ صاحب بہادر کے بائین طرف اور دوسرے
صاحب لوگ صاحب ممدوح کے اردگرد رہے بعد ملاحظہ وپیر او جیل وپیر کے قریب شام
کے صاحب ممدوح چاتم مین پہونچے اور وہان آرہ گھر وغیرہ کو بہت دیر تک دیکھتے رہے۔
ایک تختہ لال لکڑی کا جو آرہ گھر مین پڑا تھا اور جسکا آخر کو صندوق کفن و دفن صاحب ممدوح
کا بنایا گیا بہت پسند فرمایا اس دن پھر کے گشت مین چند قیدیون نے عرضیان بھی
لارڈ صاحب بہادر کو دین صاحب ممدوح نے وہ عرضیان بہت خوشی سے لے لین۔

چاٹم سے چلتے وقت صرف ایک گھنٹہ دن باقی رہا تھا اُسوقت لارڈ صاحب نے فرمایا
کہ ہم اِسوقت مونٹ ہریٹ کو بھی دیکھہ سکتے ہین پرادوٹ سکرٹری جسکا کام تھا کہ لارڈ صاحب
کو بعد غروب آفتاب کے باہر رہنے دیوے مانع ہوا اور عرض کیا کہ اب وقت بہت تنگ ہی
کل فجر مونٹ ہریٹ کو جاکر ملاحظہ کرینگے لیکن لارڈ صاحب نے نہ مانا اور جب جنرل سٹورٹ صاحب
نے ارادہ مصمم لارڈ صاحب کا اُسیوقت مونٹ ہریٹ جانیکا دیکھا تو ایک بوٹ مین گارد فری پولیس
کا ہوپٹون کو اول روانہ کردیا بعد اُسکے لارڈ صاحب بھی مع ہمراہیان خود ہوپٹون مین
رونق افروز ہوئے جب ہوپٹون مین پہونچے تو پانچ گھنٹے بج کر تھوڑی دیر ہوئی تھی اور
بہت ٹھنڈا اور سہانا وقت تھا۔ اِس سٹلمنٹ مین مونٹ ہریٹ سب سے بلند پہاڑ سطح سمندر
سے ۱۱۱۶ فٹ اونچا ہی اور چلنے مین پل ہوپٹون سے قریب ڈیڑھ میل کے چڑھائی کی راہ ہی
کرنیل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم کے وقت مین یہ مونٹ یعنی پہاڑ بنام ہریٹ میم کرنیل صاحب
موصوف کے آباد کیا گیا تھا اور اِسی سبب سے مونٹ ہریٹ کہلاتا ہی یہ پہاڑ اونچا ہونے
کے سبب سے نسبت اَور سب جگھون کے زیادہ سرد ہی یہان یہ پہاڑ شملہ کا کام دیتا ہی
گرمی کے موسم مین اکثر صاحب لوگ وہان جاکر رہتے ہین مونٹ ہریٹ کی چوٹی پر سے
تمام سٹلمنٹ اور آس پاس کے جنگل اور سمندر اور کھاڑیان مثل ہتھیلی کے نظر آتے ہین اور
دیکھنے والے کو عجب کیفیت ہوتی ہی۔ ہوپٹون مین لارڈ صاحب کی سواری کے واسطے
ایک ٹاپو حاضر تھا مگر دوسرے لوگون ہمراہیان کے واسطے کچھہ سواری حاضر نہ تھی اِسواسطے
اول لارڈ صاحب بہادر اکیلے ٹٹو پر سوار ہونے سے راضی نہوئے اور چاہا کہ سب کے ساتھ
پاپیادہ چلین مگر سب کے مصر ہونے سے آخر کو سوار ہوئے لیکن نصف چڑھائی پر جاکر صاحب
ممدوح ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اب پانون چلنے کی میری باری ہی کوئی تم مین سے اِسپر سوار ہوجائے

لیکن اُن لوگون نے نمانا جب لارڈ صاحب بہادر اوپر پہونچے تو اُس جگہہ کو دیکھکر بہت
خوش ہوئے اور فرمایا کہ اِس سلطنت مین بہت جگہہ ہے جسمین لاکھون آدمی رہسکتے ہین وہ
وقت غروب آفتاب کا تھا لارڈ صاحب بہادر وہان بیٹھکر سمندر مین غروب آفتاب کا تماشا
دیکھنے لگے دو ایک مرتبہ آہستہ سے بولے کہ کیا خوبصورت جگہہ ہے اوسکے بعد تھوڑا سا
ٹھنڈا پانی پیا اور پھر مغرب کی طرف دیکھکر اپنے پرائیوٹ سکرٹری سے فرمایا کہ ایسا خوبصورت
نظارہ مین نے اپنی ساری عمر مین کبھی نہین دیکھا – اب اندھیرا شروع ہوگیا اور نیچے
اُترنے کی تیاری ہونے لگی اور جب قریب تین حصے کے راہ اُتر آئے تو کچھ آدمی روشن
مشعلون کے اُس تاریک وقت اور جنگل کے اندھیرے مین ہوپٹون کی طرف سے مثل
عالم جنات کے پہونچے وہان سے اب سب آدمی مشعلون کی روشنی مین ہوپٹون تک آئے
تو اُسوقت آگبوٹ مین سات بجے تھے اور تاریکی مثل ظلمات کے چارون طرف چھا گئی تہی
اب لارڈ صاحب بہادر پل ہوپٹون پر پہونچے دو مشعل والے لارڈ صاحب کے آگے اور
سپرنٹنڈنٹ صاحب اور پرائیوٹ سکرٹری لارڈ صاحب بہادر کے داہنے بائین اور ایک
لفٹننٹ اور ایک کرنیل فری گیٹ گلاسگو کے تھوڑے فاصلے پر پیچھے کی طرف لارڈ صاحب بہادر
کے داہنے بائین چلتے تھے اور مسلح گارد فری پولیس کا لارڈ صاحب بہادر کے پیچھے پانون سے
پانون ملا ہوا چلتا تھا اُسوقت سپرنٹنڈنٹ صاحب لارڈ صاحب بہادر سے اجازت لیکر
نمایش گاہ کی تیاری کی بابت جو لارڈ صاحب بہادر کے دکھلانے کے واسطے بمقام ابرڈین
۹ تاریخ کی فجر کو ہونیوالی تہی ایک طرف کو ہٹ گئے اُسوقت لارڈ صاحب بہادر نے مع
پرائیوٹ سکرٹری کے آہستہ آہستہ چلکر گھاٹ کی سیڑھیون کی طرف جاکر بوٹ مین اُترنا
چاہا اُسوقت یکایک لارڈ صاحب بہادر کی طرف کچھہ ضرب کے کھٹکے کی آواز سُنی گئی

اور جب اسطرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب کی پشت پر کوئی ہاتھہ مع چھری کے
وار کر رہا ہے اور ایک آدمی لارڈ صاحب کی پشت پر چمٹا ہوا ہے اُسی دم ڈپٹی افسر وغیرہ
دس بارہ آدمی قاتل پر گر پڑے اور اُسکو پکڑ لیا اسمین ارجن نام ایک قیدی کوتوالی
پیادہ نے قاتل کو پکڑکے چھری اُسکے ہاتھہ سے چھین لی کیونکہ مشعلین اُسوقت گُل ہوکر
ایسا اندھیرا ہوگیا تھا اور ایسی گڑبڑی پڑگئی تھی کہ اگر قاتل پکڑا نجاتا تو وہ اور کئی ایک
شخص صاحب سپرنٹنڈنٹ کو ضرور مار ڈالتا - اس بہادری کے صلہ مین ارجن کوتوالی پیادہ
کی رہائی ہوگئی اور بہت سا انعام اور اچھی نوکری اُسکے ضلع مین دیگئی جب مجرم پکڑا گیا
تو پولیس والے شیر ہوگئے اور اگر پرائیوٹ سکرٹری اُسکو نہ چھڑا دیوے تو وے اُسکو مار مار کر
مار ڈالتے اُس دھکم دھکا مین لارڈ صاحب بہادر زخم کہانے کے بعد سمندر مین گر گئے اور جب
دیکھا تو وے کھڑے پانی مین کھڑے ہوئے اپنے منہ کو اپنے ہاتھون سے صاف کر رہے ہین
اُسی دم پرائیوٹ سکرٹری کود کر صاحب ممدوح کے پاس جا پہونچا تب لارڈ صاحب بہادر نے
آہستہ سے فرمایا کہ اُنھون نے مجکو ضرب ماری اور پھر دوبارہ ایسی اونچی آواز سے کہ وہ آواز
پاس والے بھی سنی گئی بولے کچھ اندیشہ نہین ہے نہایت بھاری ضرب نہین لگی اُسوقت
صاحب ممدوح کو پل پر لاکر ایک گاڑی پر جو اُسوقت پل پر کھڑی تھی بٹھلا دیا اور مشعلین پھر
روشن کرائی گئین اُسوقت دیکھا کہ اُنکی پشت پر کوٹ کتر کر ایک چھید ہوگیا ہے اُسمین سے پرنالے
کیطرح خون بہتا ہے لوگون نے چاہا کہ اُس خون کو رومالون سے صاف کردیوین ایک [illegible]
[illegible] صاحب ممدوح گاڑی پر بیٹھے رہے لیکن [illegible] چپ چاپ ہے اُسکے بعد پانون لڑکھڑا کر
[illegible] کی طرف [illegible] اور گر پڑے [illegible] بعد آہستہ سے فرمایا کہ میرا سر اوپر اُٹھا دو اور یہ گویا آخری
بات تھی [illegible] نہ بولے تب [illegible] صاحب [illegible] مین لے گئے کوئی [illegible]

کہ وہ مر گئے اور کوئی انکو بیہوش سمجھکر انکے کوٹ کو جلدی سے پھاڑکر خون کو چیتھڑون اور
ہتھیلیون سے روکنے لگا کچھ آدمی انکے پانون کے تلوون اور ٹانگون کو مالش کرنے لگے
دو تین آدمیون نے انکے سر کو تھانبا - اسوقت خونی بھی انسے تھوڑے فاصلے پر ہاتھ پانون
جکڑا ہوا سرنگون اسی بوٹ مین بیٹھا تھا جب یہ بوٹ تھوڑی دور پر سوپرنس پیٹے کے
سامنے پہونچا تو اسوقت آگبوٹ مین آٹھ بجے تھے اور جب فری گیٹ کے نزدیک پہونچا تو دیکھا
کہ آگبوٹ پر لوگ کھڑے ہوئے ہنسی سے مچھلیان پکڑ پکڑ کر ہنسی خوشی کر رہے ہین اور کھانا
کھانے کے لارڈ صاحب کے منتظر ہین - اتفاق سے اس بوٹ کی بتی بھی آگبوٹ کے نزدیک
جا کر بجھگئی تھی اس سبب سے آگبوٹ والون کو کچھ معلوم نہوا کہ اس بوٹ مین کیا حادثہ ہے -
بوٹ سے اتار کر لوگ صاحب ممدوح کو آگبوٹ پر لیگئے اور چارپائی پر لٹا کر دیکھا تو وہ بالکل
سرد ہو گئے تھے اور کچھ رمق جان باقی نہ تھی - اس رات کو مارے غم کے ۰۰ ۶ - آدمیون مین
جو فری گیٹ مین تھے کوئی نہین سو یا ہر کوئی یہ کہتا تھا کہ لارڈ صاحب کی جگہ مین کیون
نہ مارا گیا ایسی کمبخت رات جہاز والون مین شاید کسی نے نہ دیکھی اور نہ سنی ہوگی تمام رات
ہر متنفس آہین بھرتا اور روتا اور افسوس کرتا رہا وہ گویا قیامت کی رات ہوگئی غرض اس
رات کا غم قابل تحریر نہین ہے اور جو لیڈی میو کے دل پر صدمہ اس رات گذرا ہوگا وہ
ہر دسی بھولے بھالے دل سے پوچھا چاہیے - ڈاکٹرون نے جب رات کو زخمون کو دیکھا
تو معلوم ہوا کہ دو زخم کاری مونڈھے کے پاس سے شروع ہو کر چھاتی تک چیرتے چلے گئے تھے
اگر ان دونون مین ایک ہی زخم لگتا تو بھی واسطے قتل انسان کے کافی ہوتا - فجر کو
اس غم مین مستدل جہازون کے بیڑے سرد کر دیے گئے اور رسیان ڈھیلی چھوڑ دی گئین -
۹ تاریخ کو مسٹر ہیر والیس صاحب ممبر کونسل اور مسٹر ایچیسن فارن سکریٹری اور دوسرے

سرداروں نے جمع ہو کر واسطے تقرری قائم مقام گورنمنٹ کے تجویز کر کے ایک اگبوٹ کو
مع فارن سکریٹری کے مدراس کو روانہ کر دیا کہ وہاں سے لارڈ نیپیر صاحب گورنمنٹ مدراس
کو لیکر کلکتہ مین قائم مقام گورنر مقرر کریں اور دوسرا اگبوٹ مع ممبران کونسل وغیرہ کے
بنگال کو روانہ ہو گیا - فری گیٹ گلاسگو مع لاش صاحب مرحوم کے پورٹ بلیر مین کھڑا تھا
یہاں ڈاکٹروں نے صاحب مرحوم کے پیٹ کو چاک کر کے خوشبوؤں سے بھر کر پھر سی دیا -

اب باضابطہ تحقیقات مقدمہ قتل کی شروع ہوئی - اول ہی رات جب قاتل کو جہاز پر
لائے تو صاحب فارن سکریٹری نے اُس سے پوچھا کہ تمنے یہ کام کسواسطے کیا اُسنے جواب دیا
کہ خدا نے مجکو حکم دیا تو مین نے یہ کام کیا - پھر اُسسے پوچھا کہ اس کام مین تمہارا رازدار یا
شریک کوئی ہے اُسنے جواب دیا کہ میرا شریک خدا ہے کوئی آدمی میرا شریک نہین ہے - اور جب
میجر پلیفر صاحب نے جو مجسٹریٹ پورٹ بلیر تھے اُسکو سامنے حسب قاعدہ عدالت کے لیگئے
تو اُسنے کورٹ کے باضابطہ سوال کے جواب مین کہا کہ ہان مین نے یہ کام کیا - اُسکے بعد
شہادت گواہان رویت کی حسب دستور لکھی گئی اور معمولی قاعدہ پر مقدمہ دورہ سپرد ہوا
اوسی دن دوپہر بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ و سشن جج پورٹ بلیر نے اجلاس سشن شروع کیا
تو اُسوقت مجرم نے کہا کہ مین نے یہ کام نہین کیا اور محض لاعلمی بیان کی مگر گواہی گواہان
رویت کی کہ جنہوں نے مجرم کو لارڈ صاحب بہادر کی پشت پر سے مع خون آلودہ چھری
چمٹا ہوا چھوڑا یا تھا واسطے ثبوت جرم کے حسب قاعدہ عدالت کافی ووافی تھی چنانچہ
اوسی ثبوت پر فتوی سزاے پھانسی کا صادر ہو کر مسل مقدمہ ہائی کورٹ بنگال کو بھیجی گئی
۲۰- فروری ۱۸۷۲ء عیسوی سزاے مذکور ہائی کورٹ بنگال سے منظور ہو کر ۱۱ مارچ سنہ الیہ
تاریخ پھانسی دینے کی مقرر ہوئی -

اب اِس مقام پر قاتل کا نام اور اُسکے حالات سُنیئے یہ شخص شیر علی نام نمبری ١٥٥٥٧
اطراف پشاور کا رہنے والا ایک پہاڑی افغان تھا بہت دن تک سواران پولیس پنجاب
مین ملازم سرکار رہا تھا سرکاری عملداری مین اسنے ایک افغان اپنے دشمن کو مار ڈالا تھا
اُس جرم قتل مین صاحب کمشنر پشاور نے ٢ اپریل ١٨٦٧ع مین اسکو پھانسی کی سزا
تجویز کی تھی مگر بوجہ نہونے گواہان رویت قتل کے چیف کورٹ پنجاب نے سزاء موت کو
سزاء حبس بعبور دریاے شور سے بدل دیا اور پورٹ بلیر کو بھیجا گیا ١٨٦٩ع سے اُسنے
اپنے دل مین یہ ارادہ مصمم کیا تھا کہ اگر موقع ملے تو کسی بڑے افسر انگریز کو مارا چاہیے اور
اسی وجہ سے بظاہر وہ اُسی وقت سے سب آدمیون سے الگ اور چپ چاپ رہتا اور
سوال کرنے پر بھی دس باتون مین ایک بات کا جواب بہت آہستگی سے دیتا اور اکثر
سر جھکائے اور آنکھ بند کیے یاد الٰہی مین مصروف رہتا لوگون کی صحبت سے اُسکو ایسی نفرت
ہوگئی تھی کہ جب اپنے کام کاج سے فرصت پاتا تو سمندر کے کنارے پتھرون پر جا کر نماز
پڑھا کرتا اور رات کو آٹھ بجے کے بعد اپنے بستر پر اگر چپ چاپ سو رہتا اور اکثر روزہ
رکھتا اور دن مین کھانا نہ کھاتا تھا اور اُسکی تنخواہ و مزدوری سے جسقدر بچ رہتا اُسکا
دو مہینے کے بعد کھانا پکا کر مسکینون کو تقسیم کر دیتا اِس نیک کرداری سے سب آدمیون کی
آنکھ مین وہ نہایت متقی اور پرہیزگار مشہور ہوگیا تھا اُسکی خوش چلنی کے سبب سے ڈپٹی افسری
اُسکا بھروسا کر کے اُسکو مطلق العنان چھوڑ دیتے یہان تک کہ جب ہاروے سے تبدیل ہوکر
ہوپٹون گیا تو مشقتی قیدیون کے اوپر اسکو منجام بنا دیا گیا تھا لیکن کوئی واقف نہ تھا
کہ یہ سب ظاہری بناؤ اور اتقا کسی دوسری غرض پنہان کے واسطے ہے
مثل ١٨٦٩ع سے فروری ١٨٧٢ع تک یہ آدمی ہمیشہ کسی بڑے افسر کے قتل کی فکر مین رہا

مگر کبھی ایسا موقع وقابو نہ پایا جب ۸ - فروری سنہ ۱۸۷۲ع کو چار اگبوٹ پہونچے اور لارڈ صاحب
کی سلامی ہوکر تمام سلطنت مین اُنکی آمد مشہور ہوئی تو اُسنے سمجھا کہ اب وہ موقع جسکی
مدت سے تمنا ہے آپہونچا اسواسطے اُسنے اُس دن چھُری کو تیز کیا اور ارادہ کیا کہ
سپرنٹنڈنٹ صاحب اور گورنر جنرل صاحب دونون کو مار ڈالون تمام دن وہ اس تاک مین
رہا کہ کسی صورت سے اُس ٹاپو مین پہونچا چاہیے کہ جہان لارڈ صاحب بہادر سیر کرتے پھرتے ہین
اسی تمنا مین شام ہوگئی اور شام کے وقت تقدیر الٰہی لارڈ صاحب کو اُسی جزیرہ مین
کہ جہان یہ شخص چھُری تیار کرکے منتظر تھا لے آئی بجرو لنگر ہونے بوٹ لارڈ صاحب اپنے
سے ٹہلنا ہے جہان پر یہ شخص اپنی چھُری بغل مین لیکر جنگل کی راستے مونٹ ہیریٹ کو روانہ ہوا
کو اوپر چڑھتے وقت یہ شخص لارڈ صاحب کے پاس پاس جاتا تھا مگر بوجہ سواری یا بوجہ
اور روشنی اور موجودگی دوسرے صاحبون کے اُسکو اس بدکام کرنے کا موقع نہ ملا
اور مونٹ ہیریٹ پر جاکر بھی وہ ویسے ہی نا اُمید رہا اور آخر گھاٹ ہوپٹون پر آکر گاڑی اور
پتھرون کی آڑ مین چھپ رہا اور وہان سے مثل شیر کے نکلکر گارڈ کو چیرتا ہوا لارڈ صاحب بہادر تک
جا گرا اور وہ نالائق کام کرکے اپنے تئین تمام کرۂ ارض پر پشتون تک بدنام کرگیا یہ شخص
گو بہت بڈھا اور دُبلا پتلا آدمی تھا مگر اپنی خلقت سے ایسا مضبوط اور شہ زور تھا کہ جب
بعد گرفتاری کے اُسکو گورہ بارک مین بہت بھاری بیڑی اور ہتھکڑی دیکر بند کیا اور گورونکا
پہرہ او سپر مقرر کیا تو اوسنے اُس حالت مین بھی ایک دن رات کو مثل شیر کے کود کر بتی کو
بجھا دیا اور سنتری کا سنگین چھین کر اسکو زخمی کیا اور قریب تھا کہ سنتری کو قتل کرکے
قید سے بھاگ جاوے مگر دوسرے گورے پہونچ گئے اور اُسکو کوٹ پیٹ کر پھر بند کیا
جزیرہ روس اینڈ مین یہ بات تمام مشہور ہوگئی تھی کہ شیر علی پہرہ والے گورے کو قتل کرنیکے

فرار ہو گیا لیکن عند الدریافت اس خبر کی صحت اسقدر تھی جو افواہ کو رہو ئی یہ آدمی پھانسی
پڑنے وقت تک اپنے اس قصور عظیم کا ہرگز تائب نہوا بلکہ اسپر فخر کرتا تھا۔ جب اسکو ۱۱۔ تاریخ مارچ سنہ ۷۲ء
کو بمقام ہیپر پھانسی پر چڑھایا اور موافق معمول کے میجر پلیفیر صاحب بہادر مجسٹریٹ نے معرفت
قادر علیخان جمعدار پولیس کے اس سے کہا کہ بقصور قتل لارڈ صاحب بہادر کے تمکو پھانسی کا حکم ملا
اب تمکو جو کچھ کہنا ہے سو کہو اسکے جواب مین پھانسی پر کھڑے ہوئے اسنے بہت دلیری سے
کہا کہ مین نے جب اس کام کا ارادہ کیا تھا تو اپنے تئین پہلے سے مُردہ سمجھ لیا تھا اگر مین
اپنے تئین مُردہ نہ سمجھ لیتا تو وہ کام ہرگز مجھسے سرزد نہو سکتا اور پھر کہا کہ مسلمان بھائیو
مین نے تمھارے دشمن کو مار ڈالا اب تم شاہد رہو کہ مین مسلمان ہون اور کلمہ پڑھا دو دفعہ
کلمہ ہوشیاری سے پڑھا تیسری بار پھانسی کی رسی سے گلا گھٹ کر پورا کلمہ ادا نہوا اور تھوڑی
دیر اپنے ہاتھ پاؤن رگڑ رگڑا کر ایکماہ چار روز بعد تاریخ قتل لارڈ صاحب بہادر سے اپنی واجبی سزا کو
پہونچا۔ ناظرین کی خدمت مین عرض ہے کہ بعد بغور پڑھنے اس قصہ قتل لارڈ میو صاحب بہادر کے
تامل کر کے دیکھین کہ یہ محض قدرت کاملہ اس جناب باری کی تھی کہ جو ایک ایسے ادنی کے
ہاتھ سے ایک ایسے اولو العزم قائم مقام قیصرۂ ہند کو باوجود موجودگی صدہا محافظین کے
ایک آن مین قتل کرا دیا کیونکہ بمقابلہ اس امیر کبیر کے شیر علی بمنزلہ ایک مچھر کے بھی نہ تھا
گو بعضے لوگ جو کارخانہ دنیا کو محض لوگون کی عقلمندی اور بندوبست پر منحصر سمجھتے ہین
یہ کہین گے کہ کچھ تدبیر کی غلطی ہو گئی ہو گی جو ایسا حادثہ واقع ہوا حالانکہ یہ سمجھ انکی سراسر
غلط ہے کیونکہ سنہ ۱۸۷۱ع مین بعد قتل نارمن صاحب چیف جسٹس کلکتہ کے لارڈ صاحب بہادر کو
کوہ شملہ پر یہ خبر ملی تھی کہ اب کچھ لوگ درپے قتل لارڈ صاحب بہادر کے بھی ہین اور اسی غرض سے
جب آخر سنہ ۱۸۷۱ع مین لارڈ صاحب بہادر کلکتہ تشریف لائے تو وہان انکی کوٹھی پر گارد وغیرہ کا

بہ نسبت پہلے کے بہت کچھ انتظام کیا گیا تھا اور سکرٹری صاحب اِس سبب سے لارڈ صاحب کو
کبھی بعد غروب آفتاب کے باہر نہین رہنے دیتے تھے اور بکمال درجہ کی خبرداری اور ہوشیاری
ہو رہی تھی اور ایک مرتبہ خود لارڈ صاحب بہادر نے وہ بحساب حفاظت اور خبرداری دیکھکر
تبسم کرکے یہ بھی فرمایا تھا کہ مارنے والے کو یہ سب خبرداری اور ہوشیاری مانع نہین ہوگی
اور یہ کلمہ گویا بطور پیشین گوئی کے کچھ ایسے وقت قدرت کاملہ سے اُنکے منہ سے نکلا تھا کہ وہی
بات ظہور مین آئی - اب دیکھو کہ جب بوقت ۵ بجے کے لارڈ صاحب بہادر نے چاتھم سے ارادہ کوہ ہیرٹ
جانے کا کیا تو پرائیوٹ سکرٹری صاحب کس کس اصرار سے مانع ہوا لیکن تقدیر نے نہ سُننے دیا
اور اُس دِن سوائے ایک شخص شیر علی کے سارے قیدی لارڈ صاحب کے ادب بجا لانے کو
تیار تھے اگر لارڈ صاحب تن تنہا قیدیوں مین پھرتے تو بھی کچھ جائے اندیشہ نتھی لیکن تقدیر
اُس دشمن کے دروازہ پر کہ چھپ چھپا ہوا گھر کے منتظر بیٹھا تھا لیگئی اب جو موت کا وقت نزدیک
آیا تو باوجود جلدی کرنے کے ساعت بیتگئے اور بالکل تاریکی چھا گئی اور دشمن یہ موقع دیکھکر سرراہ
پُل پر ایک گاڑی کی آڑ مین آکر چھپ رہا اور جب اُس گاڑی کے نزدیک لارڈ صاحب
پہونچے تو جنرل اسٹوارٹ صاحب کو کسی ضرورت کے سبب سے تقدیر نے لارڈ صاحب بہادر سے
علیحدہ کر دیا اور وہی ٹھیک طرف جدھر سے حملہ ہوا خالی ہوگئی گو دو مشعلین بھی آگاڑی
تھین مگر جب وقت اجل قریب آیا وہ بھی ٹمٹمانے لگین بائین طرف اور پیچھے لارڈ صاحب بہادر کے
بہت بھاری انتظام تھا مگر تقدیر سے اُسطرف جہان وہ دشمن چھپا ہوا تھا خالی تھی جب
اپنی جگہہ سے مثل برق کے کود کر لارڈ صاحب سے طویل القامت اور جسیم جوان پر اُس پست قد
اور کمزور نے کہ اُنکے صرف مونڈھے تک بھی نہ پہونچتا آنکھ جھپکنے مین اُنکی پشت پر پہونچکر دو
کاری زخم مار دیے جبتک کہ وہ لارڈ صاحب کی پُشت پر نہ چمٹا تھا تب تک حاضرین و

محافظین مین سے کسی نے اُسکو نہین دیکھا کہ کہان سے آیا اور کون ہے۔ وہ کرچون والے
صاحب اور وہ بھری بندوقون والے اہل پولیس تقدیر سے آنکھون سے اندھے ہوگئے تھے
جب وہ وار کرچکا تب دیکھا گیا کہ پشت پر لارڈ صاحب بہادر کے ایک شخص چڑھا ہوا چھری سے وار
کر رہا ہے اُسوقت کی خبرداری اور ہوشیاری سے کیا کام ہوتا تھا۔ میری غرض اس بحث و
حجت سے یہ ہے کہ خدا جو چاہے سو کرے بندوقون کا انتظام و بندوبست اُسکے حکم اور تقدیر
کو نہین روک سکتا ہے وہ جو چاہتا ہے سو ہوتا ہے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہیگا سو کریگا
توریت و انجیل اور دوسری مقدس کتابین اور صحائف اور قرآن مجید اور ہندؤنکا
بید اور شاستر غرض سب مذہبی کتابین اس بات پر متفق ہین کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
اگر تمام دنیا اور اُسکے عقلا اور زور آور جمع ہون تو بھی اُسکے ارادہ کو روک نہین سکتے۔
اب بعد ختم اس قصہ جانکاہ اور سِرّ الٰہی کے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کوئی ایسا بڑا
امیر کبیر مدار المہام سلطنت ہندو راجون یا مسلمان بادشاہون کا کسی جگہ مین ایسی بیدردی
سے بلا وجہ مارا جاتا تو شاید وہ مقام بلکہ علاقہ تک مع زن و بچہ کے توپ سے اُڑا دیا جاتا
لیکن سرکار انگریزی نے جو اس مقدمہ مین منصف مزاجی کی ہے وہ بلا شبہہ سیکڑون برس تک
قابل یادگاری کے ہے یہ خاکسار کاتب اوراق ہذا بروز قتل لارڈ میو صاحب کے روس ایلنڈ مین
حاضر تھا بوقت ۷ بجے فجر کے ۹۔ فروری سنہ الیہ کو منشی محمد اکبر زمان صاحب نے جو میرے گھر کے
سامنے رہتے تھے مجکو آواز دیکر باہر بلایا اور کہا کہ تمنے کچھ سنا ہے مین نے کہا نہین پھر فرمایا کہ لارڈ صاحب بہادر
مارے گئے کسی شخص شیر نام پنجابی نے لارڈ صاحب کو مار ڈالا مین یہ خبر وحشت اثر سنکر ہکا بکا
رہگیا اور بیساختہ میرے منہ سے آہستہ سے یہ بات نکلی کہ یہ خبر غلط ہوگی ایسا نہین ہوسکتا کہ کوئی
آدمی لارڈ صاحب بہادر کو مار سکے تب انھون نے کہا نہین یہ خبر صحیح ہے مین نے تحقیق سنا ہے تب تو مجھپر

عالم بیخودی کا طاری ہوگیا اور بدن کانپنے لگا۔ اِس حادثۂ عظیم کا ایسا درد دل پہ غالب ہوا
کہ پہروں تک میری وہی حالت رہی اور جن لوگوں نے یہ خبرات کو سُنی تھی اُنہیں رات کو
کوئی نہیں سویا ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ شاید تھوڑی دیر کے بعد سب ٹاپو اُڑا دیے جاوینگے اور
کوئی متنفس از قسم قیدی زندہ نہ بچیگا غرض یہ حالت عرصہ تک لوگوں کے دلوں پر رہی اور
نہایت خائف و لرزاں تھے اور جب شروع مارچ سنہ ۱۸۷۲ع میں کلکتہ سے لیمبٹ صاحب
ڈپٹی کمشنر پولیس کلکتہ اور لالہ ایشری پرشاد ڈپٹی کلکٹر سورج گدھ اور دوسرے بہت سے منتخب
اور کارگزار ملازم پولیس بنگال کے واسطے تحقیقات اِس مقدمہ کے پورٹ بلیر کو آئے اور
ایشری پرشاد مذکور کہ جو سنہ ۱۸۶۴ع میں ہم لوگوں کے مقدمہ کی جلد وسے میں ایک چھوٹے
عہدہ دار پولیس سے ایکدم ڈپٹی کلکٹر ہوگئے تھے اِس بات کا بیڑہ اُٹھا کر آئے تھے کہ ہم سب بڑے بڑے
آدمیوں کو جو پورٹ بلیر میں ہیں اِس مقدمہ میں ضرور ماخوذ کرینگے غرض اُنکے پہونچنے پر ٹاپوں میں
یکبارگی شور شغب مچگیا کیونکہ قیدیوں کو بلا بلا کر دم دینے لگے کہ اگر تم کسی بڑے آدمی پر یہ مقدمہ
ثابت کراؤ تو ہم تمہاری رہائی کرا دینگے اِس امید پر بہتاشوں دائم الحبس قیدی جھوٹی گواہی
دینے کو تیار ہوگئے مگر اتفاق سے وہ واردات ایسے شخص کے ہاتھ سے اور ایسے دور و دراز
ٹاپو میں واقع ہوئی تھی کہ ہم لوگوں پر کوئی ذریعہ کسیطرح کے الزام لگانے کا قائم نہیں ہوسکتا تھا
اور علاوہ اِسکے جنرل اسٹوارٹ صاحب چیف کمشنر و میجر پلیفیر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و کپتان
پیاتھر و صاحب فسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ ایسے بیدار مغز اور ہوشیار اور ہر کس و ناکس کے
واقفکار حاکم اِس جزیرہ میں اُسوقت موجود تھے کہ لالہ ایشری پرشاد اور بہت دوسرے پولیس والونکا
شکار خالی گیا اور مثل سابق کوئی بیگناہ اُنکے پنجۂ ناحق میں نہ پھنسا اور ہماری بے قصوری و کارگزاری
بنظر حکام ثابت ہوئی اور جسقدر اصل بات تھی سو وہ مثل آئینہ کے تھوڑے روز کے بعد ہر حاکم

دل پر نقش ہوگئی کہ اُس جنگلی اور وحشی کے اِس فعل میں کوئی آدمی شریک نہیں تھا اور اگر شریک ہوتا تو یہ واردات ہونے پاتی اور غالباً ایسا مخبر شاید راجہ یا نواب ہو جاتا غرض یہ ایک معرکۂ عظیم بمقام پورٹ بلیر ایسا واقع ہوا کہ کبھی تواریخ میں کوئی معرکہ اِسکا نظیر و ثانی پایا نہیں جاتا یہ واردات محض اُسکی قدرت کاملہ کا ظہور تھا گو بہت سے خوشامدی مسلمان اور ہندو اپنی نیت ہویدا [?] [illegible] نے واسطے سزا اِس قاتل کے اِس بات کا فتویٰ دیا تھا کہ اُسکی لاش جلا کر اُسکی راکھ سؤر کی کھال میں بھری جاوے یا وہ زندہ ہی جلا دیا جاوے اور اِس قسم کے دوسرے سخت عذاب اُسپر کیے جاویں مگر مرحبا و صد آفرین حاکمان وقت پر کہ اُنھوں نے کسی کی بات کو نہیں سنا اور لارڈ صاحب بہادر سے شخص اولو العزم کے قاتل کو وہی سزا دی کہ وہ اگر کسی ادنیٰ قیدی کو مار ڈالتا تو اُسکو اُس حالت میں بھی وہی سزا ہوتی مگر جھنڈا شاہ نام ایک سر جنگلی فقیر جو سالہا سال سے ماؤنٹ ہریٹ میں دھونی لگائے ہوئے بیٹھا ہے اور جو واقع ۲۱ دسمبر ۱۸۶۸ء ضلع بریلی سے بجرم ترغیب ہی بغاوت ۱۳ برس کا سزایاب ہو کر پورٹ بلیر کو آیا تھا اور حسب ارشاد حکام [?] بریلی کے ۲۱ دسمبر ۱۸۸۱ء کو رہا ہونا چاہیے تھا اب تک رہا نہیں ہوا اُسکے بظاہر بوجہ قید رکھنے میں جو حکمت ہے ہم عوام اُسکو نہیں جانتے۔

بقول شخصے۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند۔

اشعار مؤلفہ مولوی ایوب خان محرر سپرنٹنڈنٹ [?] جو مناسب حال اِس جگہ کے ہیں واسطے ملاحظۂ ناظرین کے تحریر ہوتے ہیں

عمدۂ لندن گورنر جنرل ہندوستان — قیدیوں کی پرورش کو لائے تشریف انڈمان

پنجشنبہ فروری کی آٹھویں تاریخ تھی ہا — روز محشر سے وہ شب پیدا ہوئی تھی توامان

آفریدی شیر علی نے چھوری سے بسمل کیا — نیل کا ٹیکا لگایا قیدیوں پہ جاودان

وا ہے ویلا وا ے درد وا ے حسرت کی ندا
آسمان سے ارض تک تھی ارض سے تا آسمان

یہ بہ تحقیقات پھانسی شیر علی کو جبھی لگی
قابض ارواح نے سختی سے کھینچی اسکی جان

تھی خطا جسکی وہ پھانسی پا گیا تحقیق سے
حاکم اپنے کو بجا ہے گر کہون نوشیروان

آفرین صد آفرین ہے تم پہ جنرل اسٹوورٹ
قیدیان بیگنہ کو تم نے رکھا با امان

ور نہ سپرنٹنڈنٹ ہوتا آپ کی جا پر اگر
قیدیان نار تعہ آتشین کی لیتا ضنا جان

نام ہے انصاف اسکا نام اسکا عدل ہے
کب ہو اسکا شکر ہمسے کب ہے یہ اپنی زبان

جب تلک ہم قید ہین سایہ ترا ہمپر رہے
ایک دن دیکھینگے تیرے فیض سے ہندوستان

حاکم بالا رحیم و نائب آنکے سب رحیم
ایسے حاکم ایسے نائب حق ہے ہمپر مہربان

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب نائب و مختار کل
جو دیئن حاکم کہون انصاف مین نوشیروان

کالا آبادی مین فسٹ اسسٹنٹ صاحب بےبدل
یکتا ز کشور انصاف ہین وہ بیگمان

دیر خشم و زود رحم و خوش سخن شیرین زبان
نائب ثالث جنھین کہتی ہے مسٹر مین خلق

ڈاکٹر صاحب بہادر نام جنکا ہے پینڈر
حضرت عیسیٰ کی صورت قیدیون پہ مہربان

نرم گفتاری ہے کہ جسکی دل ہے چھینتی
خوش بیان و خوش کلام و خوش سخن و خوش دلستان

جتنے صاحب ہین بیان چھوٹے بڑے سب بے مثال
لطف حق کہتے ہین جسکو قیدیان انڈمان

نام ہر صاحب کا آسکتا نہین اس بحر مین
وصف کس کس کا کہون مجھسے نہین تاب بیان

بس کرا ہے کیفی قلم کو تھام قصہ ہے دراز
فکر تاریخ کی لیکن بیان ہو تو امان

فرق باقی جب نکالا چرخ نے تو بول اٹھا
جان ظالم سے چھٹی مظلوم سے چھوٹا جہان[سلہ]

سلہ ظالم قاتل مظلوم مقتول کے عدد جو ۱۹۸۷ ہوئے اونمین سے فرق باقی یعنی حرف بے کے دو عدد اور جان اور جہان کے ۱۱۳ عدد یعنی کل ۱۱۵ عدد کم کرنے سے ۱۸۷۲ باقی رہتا ہے جو تاریخ اس معرکہ جانکاہ کی ہے ۱۲

CHAPTER IV

On the Rules and Regulations for the management of convicts from 1858 to 1879, and their various changes from time to time

فصل چہارم

دستور العمل سابق و حال جو ابتداء ۱۸۵۸ع سے آج تک اِس سٹلمنٹ مین جاری ہوتے رہے

اِس سٹلمنٹ کے دستور العمل و قواعد ابتداے ۱۸۵۸ع سے آج تک وقتاً فوقتاً صرف سپرنٹنڈنٹون وغیرہ کی راے پر ایسے بار بار بدلتے رہے ہین کہ شاید اُسکا نظیر کسی دوسری جگہہ پایا جاوے۔ ایک فعل جو کسی ایک وقت مین موجب مہربانی اور تعریف کا تھا وہی فعل دوسرے وقت مین داخل جرم کبیرہ ہوگیا اِسواسطے مجکو ضرور ہوا کہ ابتداے آبادی سٹلمنٹ سے جو جو ہیر پھیر اور تبدیل ضابطہ و دستور العمل بیان ہوتے رہے اُن سب کو اجمالاً یہان تحریر کرکے ناظرین کتاب ہذا کو اِس لطف سے بھی خالی نرکھون۔ ڈاکٹر واکر صاحب جو پہلے جیل آگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تھے اب پورٹ بلیر کے سپرنٹنڈنٹ و کمشنر مقرر ہوکر دسوین مارچ ۱۸۵۸ع کو مع ایک جہاز قیدیون کے پورٹ بلیر مین پہونچے اُسوقت مثل جیلہاے ہند کے یہان بھی بھنڈارہ یعنی لنگر مقرر ہوا اور سب قیدیون کو پکا ہوا کھانا دو وقت سرکار سے ملنے لگا چونکہ اُس وقت جنگل کٹانے کی بہت جلدی تھی اور صرف بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا کھاکر جنگل کی کٹائی کا کام ہمارا نہین ہوتا تھا اِسواسطے مصلحتاً سب قیدیونکو

ذکر ٹھیکہ کمائی ایام ...

درختون کی کمائی کا ٹھیکہ ٹھٹ لگا اور ایک محرر واسطے پیمائش کمائی کے مقرر ہوا بعض تجربہ‌کار
آدمی چار چار پانچ پانچ روپیہ روزانہ پیدا کرتے تھے مگر سست اور کاہل کچھ بھی نہین کماتے
اور بہت آدمی ہسپتال مین داخل ہوکر کام نہین کرتے تھے اسواسطے یہ بندوبست ہوا کہ
تیز دستون کی کمائی سے بیمار اور کمزور دون کا بھی گذارہ کرایا جاوے اسلئے وہ بار سرکار کے
ذمہ نہ پڑے جب کمائی کا حساب ہوکر اُسکا روپیہ سیکشن سیکشن کو ملتا تھا تو سیکشن مین
جسقدر بیمار اور کمزور ہوتے تھے انکا خرچ بھی اُسی روپیہ سے دلوایا جاتا تھا مگر تھوڑے تھوڑے
دنون کے بعد بہت آدمیون کے پاس سیکڑون روپیہ جمع ہوگئے سرکار کی طرف سے
دو دکان مقرر تھی اُنمین سے جسکا جی چاہا خرید کر کھاوے بیوی کا جنس گذارہ کا دستور بالکل
موقوف ہوگیا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے دیکھا کہ اس بندوبست مین
نقص بہت ہے اسواسطے حسب تفصیل ذیل نقد تنخواہ مقرر ہوگئی۔

ذکر کلاس سسٹم اول بعہد ڈاکٹر واکر صاحب

ڈویژن گانگشیمن یعنی جمعدار — ۷ روپیہ ماہواری — ۴۰۰ قیدی کا پیچھے
سب ڈویژن گانگشیمن یعنی نائب جمعدار — ۵ ماہواری — ۴۰۰ قیدی پیچھے
ٹولیدار — ۳ — ۲۵
شفقتی قیدی — ۱ روپائی یومیہ
آفس محرر — ۳ سے ۵ تک

پس اس حساب سے چار چار سو قیدیون کا ایک ایک ڈویژن مقرر ہوکر اُسپر ایک بڑا اور
ایک چھوٹا جمعدار اور پچیس ٹولیدار واسطے حفاظت اور لینے کام کے مقرر ہوگئے یہی بندوبست
کرنیل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم کے وقت تک رہا مگر جب بعد کرنیل ٹیلر صاحب بہادر
واقع ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۶ء جنرل بیر صاحب بہادر پورٹ بلیر کو تشریف لائے تو تغیر ہوگئی

نیک چلنی اور خوش رونگی کو بہت پسند فرمایا مگر قلیل تنخواہ اور پھٹے پرانے کپڑے قیدیوں کو پہنے ہوئے دیکھکر صاحب ممدوح نے بحضور گورنمنٹ واسطے ترقی تنخواہ قیدیوں کے رپورٹ کی اور یہہ بھی سفارش کی کہ سال میں تین مرتبہ قیدیوں کو سرکار سے کپڑہ بھی دیا جاوے چنانچہ وہ سفارش منظور ہوکر تنخواہ قیدیوں کی ۱۸۶۴ع میں بعہد کرنیل فورڈ صاحب حسب مندرجہ ذیل مقرر ہوئی اور اسوقت سے کپڑہ بھی ملنے لگا ۔

ذکر ملنے تین جوڑے کپڑے سالانہ قیدیوں کو

کلاس مندرجہ ذیل بعہد کرنیل فورڈ صاحب

ٹنڈیل یعنی جمعدار	للعہ ماہواری		۴۰۰ قیدیوں پر
سب ٹنڈیل یعنی نائب جمعدار	لعہ	"	۲۰۰ "
ٹوکیدار	صہ	"	۲۵ "
۞	مشقتی قیدیوں کے تین کلاس مقرر ہوئے		۱ ۞
فسٹ کلاس	۳	یومیہ	
سکن کلاس	۲	"	
تھارڈ کلاس	۲	"	

اور منشی ۲۰ ماہواری سے ۵ ماہوار تک اور اسیطرح ریڈر یا بوہول سیل وغیرہ اور بہت لوگوں کو اچھی اچھی تنخواہ ملنے لگی اور ڈاکٹر واکر صاحب کے وقت سے نرخ غلہ کا ۱۲ سیر اور کبھی کبھی پونے دو سیر مقرر ہوگیا تھا تو سب قیدی تنخواہ دار اسوقت سے تاموقوفی تنخواہ کے بہت آرام سے رہتے تھے اس سبب سے جرائم کبیرہ یا فرار کا نام نرہا۔ جان ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت میں سواے ان کلاسوں مذکورہ بالا کے ایک کلاس پیشہ ورونکا بھی مقرر ہوا یہ لوگ ۸ ماہوار سرکار میں فیس دیتے تھے اور اپنے طور پر دوکان وغیرہ پیشہ کرکے اپنا گذارہ کرتے تھے ان پیشہ ورون کو ہفتہ میں ایک دفعہ اتوار کے روز

تقرری پیشہ وران بعہد جان ہاٹن صاحب

سپیشل پرپٹ پر حاضر ہونا پڑتا تھا اور باقی دنون جہان چاہین رہین اور جو کام چاہین
سو کرین کرنیل فورڈ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پہارم کے اخیر وقت تک بھی ایک ٹاپو سے
دوسرے ٹاپو جانے کو پاس یا اجازت کی ضرورت نہ تھی ہمیشہ ورجب چاہین اور ملازم
یا مشقتی لوگ جب اپنے کام سے فراغت کرلیوین یا اپنے افسر سے پوچھ لیوین تو جس
ٹاپو مین چاہین جاوین کوئی مانع و مزاحم نہ تھا۔ پاس کا تو کوئی نام بھی نہ جانتا تھا

ذکر عدم پابندی پاس بایام سابق

مارچ ۱۸۵۸ع سے اگست ۱۸۶۷ع تک رسل و رسائل اور آمد و شد خطوط قیدیون کی
بلا روک ٹوک مثل فری لوگون کے تھی قیدی لوگ اخبار و کتاب و نوٹ و ہنڈوی جو
چاہتے تھے سو منگاتے تھے اور جو چاہتے یہان سے بھیجتے بلکہ ملک کے مالدار و سیٹھ

ذکر آزادانہ چلن سائل قیدیان بایام سابق

ساہوکار قیدیون کو چھانٹ چھانٹ کر دوکاندار بنایا جاتا تھا تاکہ اپنے گھر سے پیسا اور مال
منگاکر عمدہ دوکان لگاوین اور سٹلمنٹ کو نفع پہونچاوین۔ اُس شروع آبادی سٹلمنٹ مین
کہ جب چار آنہ والی پکل یعنی اچار کی بوتل یہان ایکروپیہ کو بکتی تھی تو راگھو جی اور
بھگوان داس اور کرشن داس اور کھنڈیوا اور دیال جی بمبئی کے سیٹھون نے یہان
ہزارون روپیہ کمایا بلکہ جب یہ لوگ یہان سے ہزارون لاکھون روپیہ جمع کرکے بعد
انقضاے میعاد سزا کے خود اپنے ملک کو واپس گئے اور اُنکے روپیہ کی دھوم دھام کی
خبر شدہ شدہ گورنمنٹ کو پہونچی تو دوسرے قیدیون کی نسبت وبال جان ہوگئی اور
سلسلہ تجارت قیدیون کو رفتہ رفتہ سرکار نے کم کردیا۔ شروع آبادی سٹلمنٹ مین کہ جب

ذکر مالداری قیدیان بایام سابق

سرکار کو یہ سٹلمنٹ آباد کرنا منظور تھا تو اگر کوئی قیدی بر وقت روانہ ہونے کے اپنے ضلع سے
چاہتا تو اپنے عورت بچون کو سرکاری خرچ سے ساتھ لاتا چنانچہ میر ولایت حسین اور پیران بخش
وغیرہ اُسی وقت مین اپنے قبیلون کو ساتھ لیکر آئے تھے اور یہان ان فری عورتون کی

ذکر آنے عیال اطفال قیدیان کا ہمراہ ...

سرکار سے تنخواہ ملتی تھی اور ڈاکٹر واکر صاحب کے وقت سے جان ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ
دوم کے وقت تک تو یہ دستور رہا کہ جب تک قیدیان آمد جدید یہان پہونچنے کے بعد اپنے
بال بچون کے بلانے کے واسطے خط لکھکر ٹکٹ کو روانہ کردیوین تب تک انکی بیڑی نہین
کاٹی جاتی تھی اور ہر شخص سے جبراً و بترغیب دیگر خطوط واسطے بلانے اُنکے عیال و اطفال کے
لکھواتے تھے مگر کرنیل ٹیلر صاحب کے عہد مین یہ جبراً بلانا عیال و اطفال کا موقوف ہو گیا لیکن
مشتہر ہوا اور ہر جگہ یہ دستور ہے کہ اگر کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہتا تو سرکار
اپنے خرچ سے بخوشی منگا دیتی تھی جب جنرل نیپیر صاحب جنکو سرکار نے واسطے بندوبست
ترقی سلطنت کے یہان بھیجا تھا بعد کرنیل ٹیلر صاحب کے تشریف لائے اور دیکھا کہ باوجود
ایسی کوشش و ترغیب و جبر کے ابتک کچھ عیال و اطفال قیدیون کے نسبت سے نہین آئے
تو غور کرکے اسکے بندوبست مین کچھ مستقل کیا کہ کس سبب سے ہندوستانی آدمی اپنے بال بچون کو
بلانا نہین چاہتے چنانچہ صاحب ممدوح نے ایک بڑی طول طویل رپورٹ اس بارہ مین سرکار
کو لکھی اور انکی کوشش کے سبب سے قواعد مندرجہ ذیل حسب ہدایت سرکار کے جاری ہوکر
ہر خاص و عام کو پڑھ پڑھکر سنائے گئے کہ انکی بجنسہ نقل واسطے ملاحظہ ناظرین کے
درج ذیل ہے

حکم نامہ پیشگاہ چیف کمشنر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر انڈمان

جنرل نیپیر صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند جو اس جزیرہ مین تشریف لائے تھے انکی سفارش
کے سبب جناب لارنس صاحب بہادر گورنر جنرل ہند یہ حکم جاری فرماتے ہین کہ قیدی لوگ
جو اپنے عیال و اطفال کی جدائی کے سبب غمگین رہتے ہین سرکار کو منظور ہے کہ انکو اس
غم سے چھوڑا دیوے واسطے سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو حکم ہے کہ قیدیون کے بال بچون کو

بلانے کے واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہووے سو حضور مین رپورٹ کرین تو اسکو سرکار منظور کرکے حکم صادر فرماویگی پہلے جو جاپان اٹرچیب کے وقت مین حکم بال بچون کے بلانے کا جاری ہوا تھا اُسمین کسیقدر نقص تھا اور علاوہ اسکے بوجہ قرب ایام بغاوت کے لوگ اس سٹلمنٹ کو آنا پسند نہین کرتے تھے پس اب اس نقص اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیون کے عیال و اطفال بلانے کے واسطے ہوا اور اسی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ بحضور گورنمنٹ رپورٹ کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہے وہ اوّل ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا اُنکو لکھے کہ تم عورتون مین سے جو کوئی ہمارے پاس آنا چاہے ایک معتبر آدمی عزیزون سے ساتھ لاوے اور مجسٹریٹ ضلع تمکو خرچ راہ دیویگا اور اس ہمراہی آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ مدراس یا بمبئی مین پہونچ جاوو اور پھر وہان سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا بندوبست شروع ہوگا جس قیدی کا بال بچہ آنے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک چٹھی بنام کپتان گھاٹ کلکتہ یا مدراس یا بمبئی کے دیوینگے اور وہ چٹھی بذریعہ اپنے خط کے قیدی اپنے گھر کو بھیجدیوےگا کہ اُسکے عیال و اطفال کلکتہ وغیرہ مین جیسی صورت ہو پہونچکر اُس چٹھی کو صاحب موصوف کے حوالہ کرینگے وہ ایکسال مین چار مرتبہ عیال و اطفال قیدیون کو پورٹ بلیر روانہ کیا کریگا اور جبتک وہ لوگ کلکتہ وغیرہ مین رہینگے تو وہی صاحب اُنکو خوراک اور مکان سکونت کا بندوبست کر دیویگا اور جس جہاز پہ یہ عورتین آئینگی اُس جہاز کا کپتان اور دوسرے افسر بڑے عزتدار اور شریف مزاج ہوا کرینگے تاکہ قیدیونکی عورتون کو نہایت خبرداری اور عزت و آبرو سے یہان لاوین

اور جس جس جہاز پہ عورتین آوینگی اوسپر اور کوئی دوسری چیز نہ آویگی اور پردہ نشین عورتین ایک طرف اور دوسری قسم کی عورتین ایک طرف اپنے مردون کی حفاظت مین رکھی جاوینگی اور جس قیدی کا عیال واطفال آجاوے اگر وہ چاہیگا تو حسب قاعدہ مولین کے اسکو اس سٹلمنٹ مین رہائی بھی دیجاویگی اور ایسی عورتون کو دو آنہ روپیہ اور بچون کو چار برس کی عمر تک ایکروپیہ اور آٹھہ برس تک دو روپیہ اور بارہ برس تک تین روپیہ ماہوار لطور تنخواہ کے سرکار سے ملا کریگا اور لڑکون کے پڑھانے کے واسطے سرکار کی طرف سے ایک سٹلمنٹ اسکول بنایا جاویگا اور اسمین قیدیون کے بچے پڑھا کرینگے ایسے لوگون کو اول مرتبہ سرکار کی طرف سے لین مین گھر بنا دیے جاوینگے اور جب وہ عورتین چاہینگی تو سرکار انکے ملک کو پہونچوا دیویگی۔

سنہ ۱۸۶۴ع مین جب بعہد کرنیل فورڈ صاحب بہادر یہ سٹلمنٹ ماتحت چیف کمشنر برہما کے ہوگیا تو اسوقت سے یہ قاعدہ بلانے جورو بچون قیدیون کا بدلنا شروع ہوا یعنی جب سنہ ۱۸۶۶ع مین چند قیدیون کی درخواست واسطے بلانے جورو بچون قیدیون کے چیف کمشنر برہما کو بھیجی گئی تو حکم ہوا کہ جب تک قیدیون کو تین برس اس سٹلمنٹ مین نہو لین تو وہ اپنے عیال واطفال کو نہین بلا سکتے پھر کرنیل فورڈ صاحب کے آخر وقت تک یہی دستور رہا مگر جب سنہ ۱۸۶۸ع مین کرنیل مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوکر تشریف لائے تو بجائے تین برس کے چھہ برس ہوگئے اور انکے بعد جب جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر زینت بخش چیف کمشنری پورٹبلیر کے ہوئے تو چھہ برس کے سات برس ہوگئے اور پھر اوسی عہد مین جب بماہ اگست سنہ ۱۸۷۴ع نیا قانون بنکر آیا تو پھر سات برس سے دس برس بڑھ گئے اب سنہ ۱۸۸۰ع سے یہ قاعدہ ہے کہ جب تک کوئی قیدی بعد انقضائے دس برس کے فسٹ کلاس ہوکر ٹکٹ نہ لیلیوے اور گھر وغیرہ

پیدا ہو کر اسکی آمدنی بقدر گذران جورو بچون کے کافی نہ سمجھی جاوے تو کوئی آدمی اپنے عیال و اطفال کو نہین بلا سکتا اور صرف جورو یا بچون کو بلا سکتا ہے بھائی یا والدین یا کسی دوسرے رشتہ دار کو نہین بلا سکتا بلکہ کوئی آدمی بھی انکے پہونچانے کو ساتھ نہین آسکتا اور تمام راہ خرچ قیدی کو دینا ہوگا سرکار کسیطرح کی مدد نہین دے سکتی ہے کپتان جے ایس ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت سے یہان قیدی عورتون کا آنا شروع ہوا اور

ذکر ہونا شادی قیدیان ساتھ قیدیہ عورات کے

اسوقت سے سنہ ۱۸۶۴ء تک یہ قاعدہ رہا کہ جب مرد و عورت جہاز سے اترے تو اسی دن اگر چاہین تو شادی کر سکتے تھے لیکن بعد کرنیل فورڈ صاحب سنہ ۱۸۶۶ء مین یہ حکم ہوا کہ تاریخ آمد سٹلمنٹ سے تین ماہ بعد عورتون کی شادی ہو سکتی ہے مگر مردون کے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہوا بعہد کرنیل مین صاحب بہادر سنہ ۱۸۶۹ء مین مردون کے واسطے تین برس اور عورتون کے واسطے ایک برس تاریخ آمد سے شادی کرنے کے واسطے مقرر ہوگیا مگر جب جنرل اسٹوارٹ رونق افروز ہوئے تو سنہ ۱۸۷۱ء سے عورتون کے واسطے تین برس اور مردون کے واسطے سات برس مقرر ہوگئے لیکن جب سنہ ۱۸۷۶ء مین نیا قانون آیا تو آئین مردون کے واسطے دس برس اور عورتون کے واسطے پانچ برس مقرر ہوئے اب کوئی مرد جبتک کہ ٹکٹ لیو ہوکر گھر وغیرہ نہ بنا لیوے اور کھیتی یا گائے گورو بقدر پرورش ایک عورت کے مہیا نکر لیوے تو شادی نہین کر سکتا ۔ جو کلاس بندی اور تنخواہ قیدیون کی حسب سفارش جنرل نپیر صاحب بہادر کے سنہ ۱۸۶۸ء مین بعہد کرنیل فورڈ صاحب کے مقرر ہوئی تھی وہی

ذکر کلاس بندی معلوم بعہد کرنیل مین صاحب

کلاس بندی برابر سنہ ۱۸۷۵ء تک رہی لیکن اخیر سنہ ۱۸۷۵ء مین کرنیل مین صاحب بہادر نے حسب قاعدہ اسٹریٹ سٹلمنٹ یعنی پناگ و سینگاپور کے چھ کلاس حسب مندرجہ ذیل مقرر فرمائے ۔

فسٹ کلاس اُسمین ٹکٹ لیو وپیشہ ورو ملازم خانگی شامل تھے۔

سکن کلاس اُسمین سب پیٹی افسر و منشی وغیرہ شامل تھے۔

تھارڈ کلاس اُسمین دو گریڈ تھے ایک اے جسکی تنخواہ دو ٹکہ پیہ و رسد و دوسرا بی جسکی تنخواہ ایکروپیہ اور رسد تھی۔

فورتھہ کلاس اسمین قیدیان آمد جدید شامل تھے اُنکو سوا ے خشک رسد کے نقد کچھہ نہ ملتا تھا بعد دو برس کے تاریخ آمد سے یہ لوگ تھارڈ کلاس گریڈ بی یعنی ایکروپیہ تنخواہ و رسد والے بنائے جاتے تھے۔

ففتھ کلاس اسمین قیدیان چین گنگ بیڑی والے سزائی شامل تھے۔

سکس کلاس اسمین انولیڈ گنگ کمزور تین کلاس ہوکر شامل ہوتے تھے سکس کلاس اے و بی و سی۔ سکس کلاس اے کو بارہ آنہ و بی کو آٹھہ آنہ اور سی کو چار آنہ ماہوار تنخواہ و رسد ملتی تھی اور اِن انولیڈ گنگ والون کی رسد بھی جیسے اجتک دیتے ہین دوسرے مردون سے کم تھی۔

فسٹ اور سکن کلاس والے قیدیون کو اجازت تھی کہ اگر وے چاہین تو سٹلمنٹ مین شادی بھی کرسکتے ہین پیٹی افسرون کا حساب فیصدی اور تنخواہ جو ابھی تک جاری ہی وہ اُسی صاحب کے وقت مین ایجاد ہوئی۔

سکن کلاس مین جو منشی و رپیٹر وغیرہ شامل تھے اُنکی نسبت حکم تھا کہ اگر وے ہوشیار ہون اور اچھا کام کرین تو پچاس روپیے تک اُنکی ترقی ماہانہ ہوسکتی ہی۔ کرنیل مین صاحب کے وقت مین تاریخ آمد سے بارہ سال کے بعد ٹکٹ ملتا تھا مگر ٹکٹ لیو شل شرطیہ رہائی والوں کے یکقلم قید مین ہوجاتا تھا مہینہ بھر جہان چاہی رہی صرف پہلی تاریخ ہر ماہ کو پریٹ مین

حاضر ہونے کا حکم تھا سنہ ۱۸۶۶ع کے پہلے سب قیدیوں کو تنخواہ نقد ملتی تھی اور وہ جو
چاہتے اپنی مرضی کے موافق کھاتے تھے لیکن سنہ ۱۸۶۶ع سے خشک رسد کا سلسلہ اس سلطنت
مین جاری ہوا نئی بات ہونے کے سبب سے قیدیوں پر نہایت ناگوار تھا مگر کرنیل مین صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ وقت نے براہ حکمت وہ قاعدہ رسد خشک کا صرف واسطے قیدیان آمد جدید کے
تجویز کیا پہلے سے جو لوگ جو تنخواہ پاتے تھے بدستور وہی بحال و برقرار رہی اسمین کچھہ تغیر
و تبدل نہوا۔ آخر سنہ ۱۸۷۱ع مین بعہد جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے پہلے ایجاد بھنڈارہ کا
شروع ہوا گو نیا دستور ہونے کے سبب سے لوگون نے بہت تکرار کیا اور بہت سے آدمیون نے
کھانا نہین کھایا لیکن آخر جاری ہو گیا مگر جنرل صاحب موصوف نے بھی یہ قاعدہ مثل
کرنیل مین صاحب کے صرف قیدیان آمد جدید کے واسطے جاری کیا پہلے سے جو لوگ نقد یا خشک
رسد پاتے تھے وہ بدستور قائم رہی مضمون قانون سنہ ۱۸۷۱ع کا جسکو لارڈ میو صاحب بہادر
نے شملہ مین بیٹھکر تیار کیا تھا حسب رقعہ ذیل نہایت سخت تھا بروقت پہونچنے کے اس سلطنت
مین ہر ایک قیدی تھارڈ کلاس مین ڈالا جاوے اور سات برس تک برابر تھارڈ کلاس
رہکر سخت مشقت کرے اور بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا پاوے اور سات برس تک کچھہ نقد تنخواہ
نہ پاوے اور ہر بھنڈارہ والے قیدی کو ایک یاد نشان مشقت روزانہ حاصل کرنا ہوگا اور کوئی
قیدی ایک سال مین تین سو نشان سے کم حاصل نکریگا اور جب تین سو نشان سے کم
کوئی قیدی حاصل کرے تو وہ برس اسکے سات سال مین شمار نہوگا غرض سات برس تک
روزانہ سخت مشقت کرنے اور دو ہزار ایکسو نشان حاصل کرنے کے بعد وہ تھرڈ کلاس قیدی
سکنڈ کلاس مین داخل ہو سکتا ہے سکنڈ کلاس والے قیدی خشک رسد پاوینگے اور انکو
کسیقدر نقد بھی سرکار سے ملا کریگا وے اپنے جورو بچون کو بھی ملک سے منگا سکتے ہین

ذکر کلاس بندی [illegible] بعہد جنرل اسٹوارٹ صاحب و ایجاد بھنڈارہ [illegible] موقف لارڈ میو صاحب

خلاصہ مضمون قانون لارڈ میو صاحب بہادر

اِس کلاس والے قیدیون کو روزانہ نشان ملنا بند ہوجاویگا اور ایک برس تک اِس
کلاس مین نیک چلن رہنے کے بعد وے سکن ٹنڈیل تک پیٹی افسر کا عہدہ بھی پاسکتے ہین
اور اِس کلاس والے قیدی خانگی نوکرون مین بھی داخل ہوسکتے ہین برابر ساتھ برس تک
اِس کلاس مین نیک چلنی سے رہنے پر فسٹ کلاس ہوسکتا ہے فسٹ کلاس والے
قیدیون کو بہ نسبت سکن کلاس والون کے کسیقدر زیادہ نقد تنخواہ ملیگی اور اونکو اجازت
ہوگی کہ اگر چاہین تو اِس سٹلمنٹ مین شادی بھی کرلیوین اور وے سرکاری کچہریون مین
بھی کام کرنے کے لائق ہونگے اور اِس کلاس مین ایک برس تک نیک چلن رہنے سے
یعنی بعد پندرہوین برس کے تاریخ آمد سے اِس کلاس والون کو ٹکٹ بھی مل سکتا ہے —
اور اِس کلاس والے قیدی فسٹ ٹنڈیل و جمعدار بھی ہوسکتے ہین لیکن فسٹ یا سکن
کلاس والے قیدیون کا کچھہ حق نہین ہے کہ نقد تنخواہ پاوین جسقدر اُنکو نقد دیا جاویگا وہ
ایک مہربانی ہے ٹکٹ والے قیدیون کو چھٹے مہینے مین ایک دفعہ کچہری مجسٹریٹ مین حاضر ہوکر
صورتحال اپنے گذران کی بیان کرنی ہوگی ٹکٹ والون کو اجازت نہین ہے کہ بلا پاس
اپنے اسٹیشن سے غیر حاضر ہووین جب کوئی قیدی اسطرح پر نیک چلنی سے تینون کلاسون
سات سات برس ہوکر اکیس برس پورے کرلیوے تو اُسکو اِس سٹلمنٹ مین شرطیہ رہائی ملسکتی ہے
اِس شرطیہ رہائی والے کو ہرسال مین ایک دفعہ سپرنٹنڈنٹ آفس مین حاضر ہونا پڑیگا
اور جب کوئی شرطیہ رہائی والا کبھی بھاری جُرم کا مجرم قرار پاوے تو اُسکی رہائی
بحکم مجسٹریٹ منسوخ بھی ہوسکتی ہے شرطیہ رہائی والا بلا اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ
کے سٹلمنٹ سے نہین جاسکتا لیکن اِسکے سوا اور سب باتون مین مثل
فریقین کے تصور ہوا کریگا —

عورات

عورات بعد پہونچنے کے سٹلمنٹ مین بارک مین رہکر بھنڈارہ مین کہا وینگی اور پانچ برس
تک نیک چالچلنی سے اِس کلاس مین رہنے کے بعد اُنکو اجازت شادی کرنیکی ہوگی۔
اور حسب مندرجہ ذیل قیدیون کو رسد دیجاویگی۔

نقشہ رسد قیدیان سٹلمنٹ پورٹ بلیر مندرجہ قانون ۱۸۷۱ عیسوی

وزن رسد مندرجہ قانون لارڈ میو صاحب بہادر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھارڈ کلاس	ا۵ پونڈ یا	لے پونڈ	۳-اونس	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۰	۲ ڈرام	۳-اونس	۰	۰	
سکنڈ کلاس	,, یا	,,	,,	۱۲ ڈرام	۱۰ اونس	۰	,,	,,	۵-اونس	۱۰-اونس	
فسٹ کلاس	ا۵ پونڈ یا	,,	۵ ,,	۱۰ اونس	,,	۰	,,	۸ ,,	۶ ,,	۶ ,,	
انولیڈ گنگ و عورات	لے پونڈ یا	ا پونڈ	۳ ,,	,,	,,	۰	,,	,,	,,	,,	

جب بعد وفات لارڈ میو صاحب بہادر کے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر نے کیفیت در
جزو قانون مرتبہ لارڈ صاحب مرحوم کا مثل بھنڈارہ و تقریر لنشان روزمرہ مشقت
قیدیان کا جاری کردیا تو اجراء بعض حصص قانون مذکور کا محال و غیر ممکن سمجھا گیا
کیونکہ قانون مذکور پورٹ بلیر سے دو ہزار میل کے فاصلہ بمقام شملہ تیار ہوا تھا اور بطور
نقل دستورات جیلہائے ہندو انگلستان کی ترتیب کردی گئی تھی کہ جنکا اجرا یہان
کسی طرح بھی ممکن نہ تھا اور نیز ایسے ناتجربہ کار لوگون کے ہاتھ سے لکھا گیا تھا کہ جنھون
نے اِس سٹلمنٹ کو کبھی آنکھ سے بھی نہ دیکھا تھا اسواسطے اب حسب خواہش جنرل اسٹوارٹ صاحب
بہادر کے ترمیم کرنا [illegible] قانون کا ضرور ہوا اسواسطے اس ترمیم کے واسطے کپتان کیمبل صاحب بہادر

کیمبل صاحب [illegible]

جج چیف کورٹ پنجاب کے منتخب ہوکر ۲۹ - اپریل سنہ ۱۸۷۱ء کو پورٹ بلیر بھیجے گئے اور انھون
نے ڈیڑھ ماہ تک پورٹ بلیر مین رہکر یہان کے سب اگلے اور پچھلے دستورات کو دریافت کرکے
جو رپورٹ گورنمنٹ کو لکھی وہ قابل تعریف ہی مگر بوجہ قرب حادثہ قتل لارڈ میو صاحب بہادر
کے دربارہ رسل و رسائل خطوط قیدیان کے اُنھون نے یہ راے دی تھی کہ دائم الحبس
قیدی بمنزلہ مُردون کے ہین اُنکا سلسلہ رسل رسائل خطوط کا ہند سے یکقلم موقوف و مسدود
ہوجاوے مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر جو اُنسے زیادہ اس سٹلمنٹ کے حال سے واقف تھے
ایسی سختی کی بعض رایون مین اُنکے متفق نہوے اسواسطے مکرر جنرل نارمن صاحب سکرٹری
گورنمنٹ ہند واسطے تصحیح و ترمیم قواعد سٹلمنٹ کے یہان کو بھیجے گئے اور اُنھون نے بھی ایکماہ تک
یہان رہکر ایک رپورٹ گورنمنٹ ہند کو تحریر کی اور لکھا کہ واسطے رسل رسائل قیدیون کے
کچھہ مدت بلحاظ اُنکے کلاس کے مقرر ہوجاوے اور دائم الحبس قیدیون کو بھی بشرط اُنکی
نیک چالچلنی کے کچھہ وعدہ رہائی کا دیا جاوے جسکے اوپر گورنمنٹ ہند نے بذریعہ رزولیوشن
ہوم ڈپارٹمنٹ نمبری ۲۶۹/۲۶۶ مورخہ ۲۹ - جولائی سنہ ۱۸۷۲ء قیدیان دائم الحبس کو وعدہ رہائی
مطلق بعد انقضاے مدت بست سالہ کے فرمایا اور یہی دستور العمل جو ابھی تک جاری ہی
حضور گورنمنٹ سے منظور ہوکر حسب مندرجہ ذیل اگست سنہ ۱۸۷۱ء مین مشتہر ہوگیا - اس
قانون کا پہلا سبق یہ ہی کہ حبس بعبور دریاے شور کی سزا سے پابندی تحت قواعد جیل کے
سخت مشقت کرنا اور صرف اسقدر کھانا پانا کہ جو واسطے بقا و صحت بدن کے ضروری ہو لازم
ہوجاتا ہی اگر ان اوپر کی لکھی ہوئی سزاؤن مین سے کچھہ کم کیا جاوے تو یہ ایک مہربانی ہی
جو تمام یا کسیقدر کسی وقت مین چھین لی جاسکتی ہی اس قاعدہ کے بموجب مرد قیدیون کے
مین کلاس مقرر ہوے جب نئے قیدی اس سٹلمنٹ مین آوین تو تھارڈ کلاس مین داخل ہونگے

محدود ہونا رسل رسائل قیدیان

ایجاد وعدہ رہائی قیدیان دائم الحبس بعد بیس برس کے

خلاصہ قانون سنہ ۱۸۷۱ء

حبس بعبور دریاے شور کی تعریف

آنیکے وقت سے ابتدائی درجہ شروع ہوتا ہی

وہ دن مین سخت مشقت کرینگے اور رات کو بارکون مین بند کیے جاوینگے انکو رسد اور جیلخانہ
کا کپڑا دیا جاویگا وہ جبتک اس کلاس مین رہین کسی مہربانی یا عیش و آرام کرنے کے حقدار نہونگے
آنکے پہونچنے کے بعد چھہ ماہ تک دونون پاؤن اور بعد چھہ ماہ کے ایک پاؤن مین بیڑی
رہیگی چار برس تک عمدہ چلن سے اس کلاس مین رہنے کے بعد وہ سکنڈ کلاس مین
داخل ہونگے اس کلاس مین دو گریڈ ہونگے ہر ایک گریڈ مین وہ تین تین برس تک رہیگا
اور اس کلاس مین اُسکو بارہ آنہ سے ایک روپیہ تک تنخواہ بھی ملیگی اور پیٹی افسر قیدی
پولیس مین بھی داخل ہوسکتا ہی اور خشک رسد پاویگا اور جب دس برس اس سٹلمنٹ مین
نیک چلنی سے کٹجاوین تو وہ فسٹ کلاس مین داخل ہوگا بارک مین یا جیسے سپرنٹنڈنٹ صاحب
حکم دیوین رہیگا اور ایک روپیہ سے دو روپیہ تک اُسکو تنخواہ ملیگی فسٹ کلاس والے قیدیونکو
ٹکٹ بھی ملسکتا ہی اور اس سٹلمنٹ مین شادی بھی کرسکتے ہین اور اپنے جورو اور بچون کو
بھی ملک سے منگا سکتے ہین اور جسکو ٹکٹ لیو دیا جاویگا وہ کم سے کم ہر مہینے مین ایک دفعہ ریپٹ پر
حاضر ہوا کریگا لیکن قیدیان میعادی نہ کسی کی نوکری مین داخل ہوسکتے ہین اور نہ اونکو
ٹکٹ ملسکتا ہی اور نہ شادی کرسکتے ہین اور نہ اپنے بال بچون کو ملک سے منگا سکتے ہین۔
ان تینون کلاسون کے سوا جو کوئی اس سٹلمنٹ مین قصور کریگا وہ چین گنگ یعنی بیڑی والون
مین داخل ہوسکتا ہی۔ عورتون کے دو کلاس مقرر ہوئے بمجرد پہونچنے سٹلمنٹ کے سب عورات
سکنڈ کلاس مین داخل ہوتی ہین سکنڈ کلاس والی عورتون کو بھنڈارہ کا کھانا اور وردی
کا کپڑا پہننا اور بارک مین بند رہنا اور سرکاری مشقت کرنے کا حکم ہی سکنڈ کلاس مین
تین برس نیک چلن رہنے سے عورات فسٹ کلاس مین داخل ہونگی اُسوقت انکو خشک
رسد اور آٹھہ آنہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ اور دو برس تک فسٹ کلاس مین رہنے سے نیک چال چلنیسے

عورتون کی ذکر سے قواعد مرتبہ حال

دوسرے کا حکم نہین پیٹی افسر بحساب مندرجۂ
ذیل مقرر ہوتے ہین –

جمعدار	ہر ایک اسٹیشن مین جہان چار سو یا اوس سے زیادہ قیدی ہون	یکنفر
فسٹ ٹنڈیل	ہر دو سو قیدیون پر	یکنفر
سکن ٹنڈیل	ہر سو قیدیون پر	؍؍
پیون	ہر پچاس قیدیون پر	یکنفر
اردلی	ہر پچیس قیدیون پر	؍؍

پیٹی افسر بشمول قیدی پولیس کے بحساب
فیصدی آٹھ نفر کے کل تعداد قیدیون حاضر
پر مقرر ہوتے ہین پیٹی افسرون کو ممانعت ہی کہ
کسیطرح کا کاروبار تجارت کرین یا مویشی و بکری و بط و مرغی [illegible]

اوقات مشقت قیدیان

باستثناء موسم گرما کے اوقات مشقت قیدیان ۶ بجے فجر سے گیارہ بجے تک اور دو بجے سے
۶ بجے شام تک ہین - تین گھنٹہ دوپہر مین چھٹی رہتی ہی

تقسیم کام قیدیان -

تقسیم کام قیدیان مشقتی کا ہر فجر کو
جمعدار زیر نگرانی اورسیر کے کیا کرتا ہی - ہر اتوار کو واسطے ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کے قیدیان
مشقتی کی پریٹ ہوتی ہی لیکن قیدیان ٹکٹ لیو کی پریٹ صرف مہینے مین ایکمرتبہ پہلی تاریخ
اسکے گانون مین ہوتی ہی -

اسوقت شادی قیدیونکی کسطرح سے ہوتی ہو

شادی قیدیان ٹکٹ لیو کی اسطرح پر ہوتی ہی کہ جب مرد و عورت
دونون حکماً مستحق شادی کے ہوگئے تو مرد رنڈی بارک مین جاکر عورت کو راضی
کرلیتا ہی اور جب دونون راضی ہوگئے تو درخواست شادی معرفت اسٹیشن افسر کے بحضور
چیف کمشنر بہادر کے بھیجی جاتی ہی اور صاحب ممدوح بعد ملاحظہ وارنٹ وغیرہ کاغذات متعلقہ
کے اس شادی کو اگر اسمین کوئی بات خلاف قاعدہ سٹلمنٹ کے نہو تو منظور ورنہ نامنظور
کرتے ہین اور بشرط منظوری کے مرد و عورت دونون بحضور صاحب چیف کمشنر بہادر کے
حاضر ہوکر ایک اقرارنامہ مشعر اسکے کہ ہم دونون آدمی برضا و رغبت خود شادی کرتے ہین
اور تاحیات خود ہا ایک دوسرے سے علحدہ نہونگے اور رنج و راحت مین ایک دوسرے کے
شریک رہینگے تحریر ہوکر اسپر مرد و عورت اور دو گواہ اور صاحب چیف کمشنر بہادر کے دستخط

ہوتے ہین تب عورت کو حکم ہوتا ہی کہ مرد کے ساتھہ جا کر اُسکے گھر مین رہے اور مرد و عورت اپنے شرع اور شاستر کے موافق کُچھہ نکاح وغیرہ بھی گھر مین جا کر لیتے ہین اور مثل جورو خصم کے اتفاق سے رہتے ہین۔ اِسوقت تک قریب ۳۰ کے ٹکٹ والون کے گانون بسکر آباد ہو گئے ہین اور ہر گانون مین قریب سَو سَو گھرون کے آباد ہیں اور ہر ایک گانون مین ایک چودھری اور دو تین چوکیدار جو اُنھین ٹکٹ والون مین سے مقرر ہین گانون کا بندوبست کرتے ہین پلٹی افسرون کو گانون سے کُچھہ علاقہ نہین اب قیدیون کو گو وہ ٹکٹ لیو ہون اجازت نہین ہی کہ اپنے گانون یا اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن کو بلا عام یا خاص پاس کے جاوین یا آٹھہ بجے رات کے بعد اپنے گھر سے باہر جاوین۔ کوئی قیدی بیرون حدود سٹلمنٹ کے کسی آدمی سے کسی قسم کی خط و کتابت بغیر علم و رضامندی صاحب چیف کمشنر بہادر کے نہین کر سکتا اور نہ کوئی اسباب یا دوسری شئے بیرون حدود سٹلمنٹ سے بلا اجازت صاحب ممدوح کے منگا سکتا ہی۔ فسٹ کلاس مرد و عورات کو اجازت ہی کہ ہر تین مہینے مین ایک خط اپنے عزیزون کو بیرون حدود سٹلمنٹ کے روانہ کرین اور اِسی طرح ایک خط ہر تین مہینے کے بعد پاوین۔ مگر تھارڈ کلاس مرد اور سکن کلاس عورات ایک برس مین ایک خط بھیج اور منگا سکتے ہین تمامی خطوط جو اِس طرح پر قیدی روانہ کرین یا اُنکو آوین تو کسی افسر کے روبرو پڑھے جایا کرینگے اور تمامی خطوط قیدیان بہ ثبت دستخط افسران سٹلمنٹ کے روانہ ہوا کرینگے صرف قیدیان ٹکٹ لیو کو اجازت ہی کہ بلا علم صاحب چیف کمشنر بہادر کے جسقدر جایداد چاہین رکھین لیکن قیدیان سکن و تھارڈ کلاس یا وہ فسٹ کلاس کہ جنکو ابھی تک ٹکٹ نہین مِلا کوئی جائداد بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ صاحب کے اپنے پاس نہین رکھہ سکتے۔ قیدیان ٹکٹ لیو کو ممانعت ہی کہ قیدیان مشقتی سے کسیطرح کا

ذکر بندوبست مواضعات قیدیان

ذکر پابندی پاس

ذکر رسل رسائل قیدیان حسب قاعدہ مروجہ حال

ٹکٹ والونکو ہر قسم کی جائداد اور روپیہ رکھنے کی اجازت ہی

ذکر فرار قیدیان

لین دین بیچ بیوپار کرین - جب کوئی قیدی فرار ہو جاتا ہی تو تار روانگی اگبوٹ کے
اُسکا انتظار کرتے ہین اگر جنگل سے خود بخود یا گرفتار ہو کر واپس آگیا تو بہتر ورنہ وارنٹ
اُسکی گرفتاری کا بنام مجسٹریٹ اُس ضلع کے کہ جہان وہ اوّل قید ہوا تھا بھیجدیتے ہین
اور گرفتار کنندۂ مفرور کو بحساب عہ فی نفر سرکار سے انعام ملتا ہی ٹکٹ لیو قیدی مثل آزاد

ٹکٹ والے عدالت دیوانی مین مدعی مدعا علیہ ہو سکتے ہین -

آدمیون کے عدالت دیوانی مین مدعی یا مدعا علیہ ہوسکتے ہین لیکن ہر اقرار نامہ تمسک
جسمین ایک فریق قیدی ہو رجسٹری کرانے کا حکم ہی - ٹکٹ لیو قیدیون کو واسطے کاشتکاری
کے فی نفر دیگہ تک اراضی بھی ملتی ہی اور بحساب عہ فی بیگھہ محصول اراضی دھنیا راور ۱۲

ٹکٹ والون کی کاشتکاری کا بیان

فی بیگھہ پہاڑی زمین کا اور تین روپیہ فی بیگھہ محصول نیشکر سرکار مین دینا پڑتا ہی - اچھے اچھے
تیوہار کے روز کرسمس دسہرہ مسلمان و برہما وغیرہ سب قیدیونکو تعطیل ہوتی ہی - اور بڑے دن اور

تعطیل قیدیان

سالگرہ کو عام تعطیل سب قیدیونکو ملتی ہی - اب یہان حکم ہی کہ ۱۶ برس سے کم اور ۴۵ برس سے اوپر کی
عمر کے قیدی اس سٹلمنٹ کو نہ بھیجے جاوین - ۲۰ برس کی عمر سے کم کے قیدی ایک علحدہ بارک مین رہتے ہین

بڈھے اور اطفال سٹلمنٹ مین نہین آتے کم عمر علحدہ بارک مین رہین

دوسرے قیدیون کے شامل نہین رہتے - کوئی قیدی جسکو کسی ماتحت افسر نے سزا دی ہو
بنا راضی حکم سزا کے اپیل نہین کرسکتا اور اسوقت تک واسطے سماعت اپیل کے کوئی قاعدہ

ذکر اپیل قیدیان بمقدمہ خلاف ورزی قواعد سٹلمنٹ

قیدیون کے واسطے مقرر نہین ہوا ہی جو جس حاکم کے منہ سے سزا کا فتویٰ صادر ہو وہ ناطق ہی
جان ہاٹن صاحب نے بڑی دھوم دھام سے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے حکم معافی چہارم میعاد

معافی میعاد چہارم قیدیان میعادی بایام سابق -

قیدیان میعادی کا جاری کرایا تھا کہ وہ حکم بڑے زور شور سے برابر تین سپرنٹنڈنٹون کے
عہد مین جاری رہا اور ہزارون میعادی قیدی معافی پاپا کر چھوٹ گئے مگر جب کرنیل
مین صاحب بہادر تشریف لائے تو انھون نے کرنیل فورڈ صاحب کے عہد کی بہت الداد
میعادیون کی رہائی کا حال سنکر دینا معافی چہارم حصہ کا یکقلم گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے

ذکر معافی حصہ ششم میعاد قیدیان میعادی حسب قانون مروجہ حال

بند کر دیا اور اب کسی میعادی یا دائم الحبس کو امید معافی سزا کی باقی نہ رہی لیکن ۱۸۸۱ع میں حسب سفارش ہیجیلیفر صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے پھر سرکار نے بذریعہ اپنی چٹھی نمبری ۱۸۵۴ مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۸۱ع اجازت عطائے معافی حصہ ششم میعاد قیدیان میعادی کی بخشی کہ اوس حکم سے کچھ کچھ میعادی اب تک معافی پاکر رہا ہوتے جاتے ہیں۔

وزن رسد قیدیان حسب مروجہ حال

وزن رسد قیدیان عہد کرنیل مین صاحب اب تک حسب شرح ذیل ہے

وزن رسد قیدیان یورپین و یوریشین

قیدی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
فی نفر	۴	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۱	۸	۱۲	۸ ڈرام	۱	[illegible]	۲	[illegible]

وزن رسد قیدیان ہندوستانی

گریڈ یعنی قسم	[illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	" [illegible]	کیفیت
پٹی افسر فسٹ و سکنڈ کلاس اے و بی دستکارو غیرہ	۲۴ یا	۳۰	۴	۱	۱	۹ ڈرام	۸ ڈرام	۸	۰	۰		دہی ہفتہ میں دو مرتبہ اور مچھلی چار مرتبہ تقسیم ہوتی ہے۔
تھارڈ کلاس و چین گنگ	۲۴ یا	۳۰	۴	۱	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸	۵	۶		۰
انولیڈ گنگ و عورات	۲۰ یا	۱۶	۳	۱	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸	۵	۶		
بیماران مدخلہ ہسپتال	۱۰	۸	۴	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۴	۵	۰		ہسپتال میں مچھلی اوس دن ملیگی جب گوشت کا دن نہوگا

پورٹ بلیر میں قیدیان جیل میں نہیں رہتے

پورٹ بلیر میں سوائے جیلخانہ وائپر کے کہ اوسمیں صرف وہ لوگ جو سٹلمنٹ میں اگر قصور کرتے ہیں قید کیے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا جیلخانہ یا چار دیواری واسطے بند کرنے قیدیوں کے نہیں ہے

ہر اسٹیشن مین آہنی یا چوبی یا پتی کی بارکین بنی ہین جنمین مشقتی قیدی زیر حراست قیدی پیٹی افسرون
کے رہتے ہین پہلے یہ بارکین رات کو بھی بند نہوتی تھین لیکن سنہ ۱۸۶۳ع سے رات کو بند کیجاتی ہین
شروع سے تا سنہ ۱۸۶۸ع مشقتی قیدیون کو اجازت تھی کہ اپنی فرصت کے وقت کسی آزاد
یا پیشہ ور کا کچھہ کام کرکے کما لیا کرین لیکن اب سنہ ۱۸۶۸ع سے کسی مشقتی قیدی کو اجازت
نہین ہی کہ بدون کسی سرکاری کام کے کسی پیشہ ور یا فریمین کے گھر کو جاوی یا انکا کام کری
جیسے پہلے وقتون مین مضبوط مضبوط آدمی اپنی فرصت کے وقت دوسرون کا کام کرکے
صدہا روپیہ جمع کرلیتے تھے وہ بات اب نہین رہی - پہلے مشقتی قیدی اور پیٹی افسر صدہا روپیہ
اپنے اپنے پاس ہمیانیون مین بھر کر کمر سے باندھے پھرا کرتے تھے اب کسی ایسے قیدی کو سوا
پیشہ ورون کے اجازت نہین ہی کہ اپنی دو ماہ کی تنخواہ سے زیادہ روپیہ اپنے پاس جمع
رکھی یا کسی پیشہ ور کے پاس بطور امانت رکھدیوی - اب یہ حکم ہی کہ اگر دو ماہ کی تنخواہ
سے زیادہ روپیہ جسقدر کسی کے پاس ہو سیونگ بنک سرکاری مین امانتاً جمع کردیوی ورنہ
ضبط سرکار ہوجاویگا - کرنیل مین صاحب کے وقت تک مقدمات دیوانی بھی بلا اخذ اسٹامپ
ویسے ہی سادے عرائضات پر فیصل ہوجایا کرتے تھے مگر اب مثل ہند کے پورا اسٹامپ وغیرہ
لیا جاتا ہی بلکہ اب سنہ ۱۸۶۸ع سے تو یہ ایک نیا دستور نکلا کہ کوئی عرضی کسی ٹکٹ لیو قیدی
کی خواہ وہ کسی بابت ہو بے کاغذ اسٹامپ کے سماعت نہوگی - کرنیل مین صاحب کے وقت تک
قیدیون کو اجازت تھی کہ جس قسم کی جو عرضی چاہین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو براہ راست
خود حاضر ہوکر زبانی یا تحریری پیش کرین مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب کے آخری وقت
سے شدہ شدہ اب تو یہ نوبت پہونچی کہ کوئی قیدی بلکہ فری مین بھی براہ راست صاحب
سپرنٹنڈنٹ سے کچھہ عرض معروض خواہ تحریری خواہ زبانی نہین کرسکتا بلکہ بلا وساطت

مشقتی اور ٹکٹ والونکو میل جول رکھنے کی ممانعت ہی

ذکر اسٹامپ عرائضات قیدیان

ذکر بندوبست قیدیان مشقتی حسب قواعد مروجہ سابق و حال و اختیارات جملہ اسٹیشن افسران

اسٹیشن افسر کے ڈسٹرکٹ افسر سے بھی کوئی قیدی کسی قسم کی نالش کرنے کا مجاز نہین ہے
لیکن عرائض متعلقہ محکمہ مال براہ راست صاحب ڈسٹرکٹ افسر کے حضور پیش ہوتی ہین۔
جیسے مین نے اوپر بیان کیا جب سیٹلمنٹ آباد ہوا تو اوّل صرف راس و ایبرڈین و
چاتھم و ہیڈو و وائپر پانچ ٹاپو کھولے گئے تھے۔ ان ٹاپوؤن مین صرف قیدی جمعدار
بطور محرران ڈویژن کے بجاے اوورسیر بلکہ اسٹیشن افسرون کے کام کرتے تھے تمامی رپورٹ
ترقی و تنزلی وغیرہ ان جمعدارون کی طرف سے فارسی مین صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے
نام آیا کرتی تھین چنانچہ بعد سماعت صاحب سپرنٹنڈنٹ احکامات مناسب صادر فرماتے تھے
اور صاحب سپرنٹنڈنٹ خود روزمرہ ہر ٹاپو مین جاکر کام دیکھتے اور اسکا بندوبست کرتے
اور پیٹی افسرون کو بر موقع واسطے بندوبست کام کے جو مناسب تصور کرتے حکم صادر
فرماتے جمعدارون کو چھ ضرب بید تک سزا دینے کا خود اختیار حاصل تھا اس سے زیادہ
سزا کے لائق اگر کوئی قصور ہوتا تو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش ہوتا ۱۸۵۸ع
سے ۱۸۶۵ عیسوی تک گو اسوقت تک ماؤنٹ ہریٹ وغیرہ اور نئے ٹاپو بھی کھل گئے تھے
مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے بندوبست اس سیٹلمنٹ کے اکیلا تھا ۱۸۶۶ عیسوی مین
ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آیا کہ اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بطور مجسٹریٹ کے
تمامی سیٹلمنٹ کے مقدمات سماعت کرنے کا اختیار دیا یہ صاحب زیر نگرانی صاحب سپرنٹنڈنٹ
کے کورٹ کرکے مجرمون کو سزا دیا کرتا تھا ۱۸۶۹ عیسوی مین کرنیل مین صاحب کے
عہد سے یہان سیٹلمنٹ افسرون کا آنا شروع ہوکر جنرل اسٹوارٹ کے وقت تک دس
سیٹلمنٹ افسر ہو گئے اور جا بجا کورٹ شروع ہوا اور مقدمات جرائم قیدیان بہ نسبت
سابق کے سو گونے ہونے لگے۔

CHATERY

On the 32 Asiatic language prevalent at Fort Blair The hadils, aw mers and customs of the convicts

فصل پنجم

پورٹ بلیر کی زبانون واوضاع واطوار مین

پورٹ بلیر ایک ایسی جگہ ہی کہ جسمین چینا - برہما - لائی - سنگلی - جنگلی - نکوباری - کشمیری - پشتونی - ایرانی - مکرانی - عرب - حبشی - پارسی - پرتگیز - امیرکن - انگریز - ڈین - فرنچ وغیرہ اور ہندوستان کے سب ضلعون اور شہرون کے آدمی مثل بھوٹیا - نیپالی - پنجابی - سندھی - گجراتی - دیس والی - ہندوستانی - اہل برج - آسامی - منیپلی - بندیل کھنڈی - اوڑیا - تلنگی - مرہٹے - کرناٹکی - مدراسی - ملیالم - گونڈ - بھیل - بنگالی - کول - سنتال وغیرہ سب موجود ہین جب یہ لوگ آپس مین مل کر بیٹھتے ہین تو اپنی اپنی زبان مین بات چیت کرتے ہین مگر بازار اور کچہریون کی زبان یہان ہندوستانی ہی ہوا سلیے ہر آدمی کو خواہ وہ کسی ملک کا ہو یہان آکر ہندوستانی زبان سیکھنا ضرور پڑتا ہی بلکہ بے سیکھے تھوڑے روز کے بعد ہر آدمی خود بخود ہندوستانی بولنے لگتا ہی کیونکہ جب تک کوئی آدمی ہندوستانی نہ بولے اُسکا گذارہ نہین ہو سکتا - میرے خیال مین پردہ زمین پر کوئی دوسری جگہ اس بات مین پورٹ بلیر کے مقابل نہو گی - یہان ایک ایسا سلسلا جمع ہوا ہی کہ شاید آج تک پردہ زمین پر کہین ایسا مجمع مختلف نہ جمع ہوا ہوگا - جب

بنگالی مرد اور مدراسی عورت یا بھوٹیا مرد اور پنجابی عورت یا سندھی مرد اور بنگالی عورت
آپس مین شادی کرتے ہین اور میان بیوی کی اور بیوی میان کی بات نہین سمجھتے
اور بوقت تکرار و لڑائی باہمی کے دونون اپنی اپنی زبان مین ایک دوسرے کو گالیان
دیتے ہین اور فریق ثانی کچھہ نہین سمجھتا تو عجب کیفیت ہوتی ہی - یہان جب ٹکٹ والون
کے گھرون مین بتقریب بیاہ شادی و عقیقہ و مونڈن و کان چھدنی وغیرہ کی دعوت
او نیوتہ ہوتا ہی اور رنگا رنگ ملک کی عورتین جمع ہو کر اپنی بولی مین گاتی اور اپنے اپنے ملک
کی وضع پر ناچتی کودتی ہین تو وہ کیفیت بھی قابل دید ہی ہر ملک کے مرد اور خصوصاً عورت
اپنے اپنے ملک کا لباس و زیور و جوتہ پہن کر جب پہلی تاریخ کو پریٹ پر بڑے ناز و نخرے سے
آتی ہین وہ میلہ بھی قابل دید ہی - ہندوستانی لوگ کثرت سے ہونے کے سبب سے پنجاب
و سندھ وغیرہ دوسرے ملکون کی عورات اور بہت سے مرد بھی اب ہندوستانی لباس پہننے لگے -
یہان قوم کی پابندی جو ہندوستان کی پرانی بیماری ہی بالکل ترک ہو گئی - مسلمان مرد
خواہ کسی ذات کا ہو ہر مسلمان عورت سے بلا روک ٹوک شادی کر سکتا ہی - اس پابندی
قوم کو ایک امر فضول سمجھکر مرد و عورت قبل یا بعد شادی کے یہ بھی کبھی نہین پوچھتے کہ
تمھاری کیا ذات ہی - ہندوؤن مین بھی ہندو ہونا کافی و وافی ہی ایک ذات کا ہونا
ضرور نہین ہی - راجپوتون کے گھرون مین برہمنیان اور برہمنون کے گھرون مین پاسیں
اور ٹھکرائنین موجود ہین بلکہ اس پابندی قوم کے اٹھہ جانے کے سبب سے بعض عورات
ایسی بے تکلف ہو گئی ہین کہ بعض وقت اونچی نیچی ذات کے ہندو اور مسلمان عورتین
چمار اور بھنگیون سے بھی شادی کر لیتی ہین - بوجہ موجودگی سخت قواعد چھوت وغیرہ کے
جو وضعین قواعد مذہب ہنود نے بلا لحاظ پورٹ بلیر وغیرہ و سواری جہاز و قید کے

مقرر کیے تھے مجبور بہت ہندو اور خصوصاً ہندو عورات مسلمان ہو جاتی ہین گو اب بوجہ
عدم جواز شادی ہندو و مسلمان کے یہ رسم کسیقدر کم ہو گئی مگر تاہم در پردہ بہت سی عورات
مرد مسلمانون کا کھانا کھانے لگتی ہین۔ قیدیون کے بچّون کی شادی ہندو کی ہندو
کے یہان اور مسلمان کی مسلمان کے یہان خواہ وہ کسی ذات کا ہو ہو جاتی ہی۔ یہان
ہر صنعت و صفت کے اچھے پورے سب قسم کے آدمی موجود ہین یہان ٹھگ وہ ٹھگ ہین
کہ دل کو ٹھگ لیوین چور وہ چور ہین کہ آنکھہ کا کاجل چرا لیوین۔ یہان شعبدہ باز۔
بازیگر۔ بہروپیے۔ بھنڈیلے۔ نقال۔ پتلیون کے تماشے والے۔ ہیجڑے۔ طوائف۔ نٹ
میراسی۔ گویئے۔ قوّال اور ہر فن کے نیک و بدمعاش سب موجود ہین جسکو دیکھو اپنی
ترنگ اور وضع مین نرالا ہی۔ یہان ہر برہمن کو خواہ وہ پڑھا ہو یا نہو پنڈت کہتے ہین
صرف ست نراین کی کتھا سیکھ لینے سے یہان برہمن لوگ کتھا گو ہو جاتے ہین۔ یہان
ایسے ایسے ہزارون بدمعاش جمع ہین کہ اُن ایک ایک سے ضلع کے ضلع تنگ تھے
مگر اب سرکار کے بندوبست اور تنگی اور انحصار جگہہ کے سبب سے سبکا قافیہ تنگ ہی۔
اب وہ بڑے بڑے نامی گرامی چور و ڈکیت جنکا آبائی پیشہ ہی چوری ڈکیتی تھا رات کو
گھر سے باہر قدم نہین رکھتے اور ہل پاتو کو اپنا ذریعہ معاش سمجھکر اُسپر قانع ہین ——
یہان اچھے اور نیکون کا بھی یہ حال ہی کہ کوئی بابو مولوی اور پنڈت اور سادہ درویش
و بھائی جی وغیرہ سے خالی نہین ہی۔ جھنڈا شاہ ساکن بریلی مثل قطب کے برسون سے
سونٹ ہر پٹ بیٹھا ہی گو دسمبر ۱۸۷۸ع مین اُسکی رہائی بھی ہو گئی مگر اب تک اپنی
جگہہ سے نہین ہلتا اور اِس سٹلمنٹ کے شہرون کو اولاد و روزی تقسیم کرتا رہتا ہی جسکو
دنیا کی زبانین سیکھنا ہو وہ اِس سٹلمنٹ کو آدے یہان جو شئی ہی پوری ہی جسکو ولی

یا درویش کامل یا مولوی یا پنڈت یا گرنتی یا گرو کا ہونا ہو بہت جلد ہو سکتا ہی اور جو کوئی
کسی قسم کی ٹھگی یا گٹھ کتری یا چوری یا بدمعاشی سیکھنا چاہتا ہو بہت جلد سیکھیگا
اور اپنے فن کا کامل ہو جاویگا جو لوگ بہت عرصہ تک یہان قید مین رہکر اور کسیقدر افسری
کرکے ملک کو واپس گئے تو پھر انکو روٹی کی فکر نہی ہوگی یہان کا سیکھا ہوا اور تجربہ کار
آدمی جہان جاویگا عمدہ جگہہ پاویگا اور کہین ٹھوکر نہ کھاویگا - یہان کی عورتون مین
سب بے پردہ کھلے خزانہ پھرنے سے ایسی تذکیر چھاگئی کہ مذکر کے صیغون کو اپنے بول چال مین
استعمال کرتی ہین اکثر عورتون کے منہ سے سنوگے کہ بجاے ہین گئی کے ہم گیا بولتی ہین
یہان سب ملکون کے مرد و عورت جمع ہوکر بات چیت کرنے سے پورٹ بلیر کی بھی ایک
نرالی بولی ہوگئی ہی اکثر لوگ بولتے ہین ہم جاتا تم کھاتا - بکری مارتا - گاے بھاگتا —
یہان لفظ پیٹی بمعنی صندوق اور گول مال بمعنی گڑبڑ - اور برابر بمعنی درست اور البت
بجاے البتہ کے اور رنڈی بجاے عورت اور بمبو بجاے بانس اور کچھہ پروا نہین بجاے
کچھہ مضائقہ نہین اور بستہ بمعنی بورہ اور خلاص ہوگیا بجاے خرچ ہوگیا اور تلی لوگ اور
کتا لوگ اور اسی قسم کی اور بہت سی لفظین بولی جاتی ہین اور شاید رفتہ رفتہ پچاس برس
کے بعد پورٹ بلیر کی بھی ایک علحدہ بولی ہوجاویگی - مدراسی لوگون کی ٹامل یعنی اردو زبان
جسکو ہندوستانی لوگ گرگرا نٹا کرکے نسبت کرتے ہین وہ تو انگریزی سے بھی زیادہ مشکل
اور غیر ہی - مگر مدراسی مسلمان اور مدراسی پلٹنون کے نوکر اور صاحب لوگ جو زبان بولتے ہین
اور جسکو اس ملک والے مسلمانی زبان کہتے ہین اسکے لہجے اور محاورے ہمارے ملک
کی ہندوستانی زبان سے بہت مختلف ہین لفظ نے جو ہماری زبان مین ماضی متعدی کے
فاعل کی علامت ہی انکے محاورے مین اسکا استعمال بالکل نہین ہی وہ اس جملے کو

کہ کریم نے کہتے کو بارا لفظ نے کو چھوڑ کر کریم کہتے کو بارا بولتے ہین اور بجاے لفظ جو کے
جو ہماری زبان مین ضمیر موصولہ ہے وہی لوگ لفظ سو استعمال کرتے ہین وہی اس جملے کو
کریم جو مر گیا۔ مر گیا سو کریم بخش بولتے ہین انکے محاورے مین لفظ کر بار بار آتا ہے وہ
بولتے ہین تم آنا کر بولے تھے کسواسطے نہین آے مطلب یہ کہ تمنے آنے کا وعدہ کیا تھا
پھر کیون نہ آئے وہ لوگ نکو بجاے نہین کے استعمال کرتے ہین بجاے نہین صاحب کے
نکو صاحب بولین گے۔ وہ لوگ کسی اسم واحد کو بجاے جمع کے کبھی استعمال نہین کرتے
بجاے اسکے کہ وہ لوگ آتے ہین لوگان اور بجاے توپ کے توپان بولتے ہین۔ انکی
گنتی بھی بعد بیس ۲۰ کے مثل انگریزی کے دہائیون کے ساتھ اکائیان ملاکر ہوتی ہے وہ لوگ
بجاے بائیس ۲۲ کے بیس پر دو اور بجاے چورانوے کے نوے پر چار علی ہذا القیاس بولتے ہین
یہ بھی انکا ایک خاص محاورہ ہے کہ بروقت رخصت ہونے کے بجاے جاتا ہون کے
آتا ہون بولتے ہین انکے بول چال کے لہجے مین حرف خ منقوطہ بجاے ق عربی کے
بولا جاتا ہے جیسے قاضی جی کو خاضی جی بولین گے اور جیسے پیر اور نیز بہت سے ان لوگون
کے اپنے محاورے ہین کہ ہمارے ملک کا نیا آدمی انکو نہ سمجھ پاجاوے۔ یہ مدراسی مسلمان
مثل ہمارے ملک کے پوربیے سپاہیون کے گندے نہین ہین بلکہ بہت اچھے مہذب و شائستہ
و شیرین زبان و ملنسار ہوتے ہین برخلاف ہمارے ملک کے سپاہیون کے یہ لوگ اکثر خواندہ
بھی ہوتے ہین رنگین پاجامہ اور انگرکھا پہننے کا جوان تک سب مین دستور ہے اور ہر آدمی
کے مونڈھے پر ایک چہرہ رومال سرخ رنگ کا لٹکتا ہوا ضرور دیکھوگے کوئی آدمی خواہ
ہندو خواہ مسلمان بے رومال اسکے باہر نہین نکلتا اور جیسے بنگالی ننگے سر پھرتے ہین
ویسے ہی اکثر مدراسی سر پر تو ایک بڑا عمامہ مگر پاؤن سے ننگے گھومتے ہین ان مدراسی مسلمانون

محرّم بھی ہمارے ملک کی ہولی کے سوانگ کی نقل ہے - دو تین آدمی ستھرے شاہی بنکر
اور کفنی اور چوڑیان پہن کر اور کھریا مٹی کے ٹیکے بدن پر لگا کر کچھ اشعار طبعزاد بطور مرثیہ کے
اپنے لہجے مین پڑھتے ہین اور اخیر ہر بند کے وارے چند بار واے گرجیب کہتے ہین اور
طرف ثانی باواز بلند واے صیاد واے استاد بہت زور سے کہتا ہے اور ہمارے ملک کے
سُننے والون کو ہنسی سے لٹا لٹا دیتا ہے - سوکھی انھی سوکھی مچھلی کھانے کا دستور اس ملک مین
بھی دستور ہے اُس سوکھی مچھلی کو کہ جسمین مثل سڑے ہوے کیچڑ کے بدبو آتی ہے
یہ لوگ گوشت پر فوقیت دیتے ہین - لال مرچ اور کھٹائی لوگ بہت کثرت سے کھاتے ہین
ہمارے کھانے کی جسمین بہت مرچ اور کھٹائی نہو یہ لوگ پسند نہین کرتے ہمارے ملک کا
پیاز اور چونا انپر بھی فوقیت لیجاتا ہے علاوہ سوکھی مچھلی کے یہی چیزین کھاتے ہین مچھلیون کو
پیپون مین بھر کر رکھ چھوڑتے ہین جب انمین کیڑے پڑ جاتے ہین اُن کیڑون کو
اور ان مین ایسی بدبو ہوتی ہے کہ جب پیپون کا برتن کھولا جاتا ہے تو ہمارے ملک کے آدمی
بھی کھڑے نہین رہ سکتے مگر یہ ہما اور چونا لوگ اسکو ایسے شوق سے کھاتے ہین
کھانا پکا کر اُس پیپی کو اُسپر بجاے گرم مصالحہ کے چھڑکتے ہین اور بہت مزے سے کھاتے ہین
جب انکو پیپی ملگئی تو تمام دنیا کی نعمت ملگئی - یہان کسبی یا طوائف کوئی نہین ہے مگر اکثر
عورتین ایسی بےحیا اور فاحشہ ہین کہ کسبیون کو انسے شرم آتی ہے - ان رنڈیون اور لونڈون
کے سبب سے یہان اکثر خون ہوا کرتے ہین - دیّوثی اور بےغیرتی یہان اس درجہ مشہور
ہے کہ بہت مرد اپنی عورتون سے چھنالا کراتے ہین - یہان کی آب و ہوا عورتون
کے واسطے ایسی موافق ہے کہ بڈھی عورتین بھی یہان آکر بارہ برس کی چھوکریان
ہو جاتی ہین - بلکہ برخلاف کلیہ طب کے یہان بڈھی پچیس عورتون کے بچے

پیدا ہوتے ہین۔ یہان اس کثرت سے ہر ملک و ملت اور وضع کے آدمی جمع ہین
کہ اگر سب کے اوضاع و اطوار اور بولی علیحدہ علیحدہ مفصل مع قاعدہ صرف و نحو
کے لکھی جاوے تو ایک دفتر طویل ہو جاتا ہے اور ناظرین اسکو دیکھکر گھبرا جاوینگے اور
اس نئی اور دلچسپ کتاب کے مطالعہ سے محروم رہینگے اسواسطے کسیقدر بحث ضروری
جو اس فصل سے متعلق ہے بیان کی گئی مگر تھوڑے تھوڑے جملے ہر ایک زبان مشہور کے
مع ترجمہ اردو واسطے امتحان و تفریح طبع ناظرین کے اس فصل کے اخیر مین شامل
کر دیے گئے ہین۔ اور بالاخیر مین اس فصل کے یہ بات بھی بیان کرنی ضرور ہے کہ اپنی اپنی
وضع اور رسم اور بولی اور لباس ہر کسی کو پسند ہے جنگلی اپنے جنگل مین رہتے اور
ننگ دھڑنگ پھرتے اور پھل پھول اور کیڑے مکوڑے کھانے کو ہمارے [illegible]
اور پلاؤ قلیہ اور عمدہ عمدہ پکوان پر فوقیت دیتے ہین جب صاحب لوگ ہمارے
عمدہ عمدہ عطر کو سونگھتے ہین تو انکو تو بو آتی ہے۔ ایسا ہی جب ہمارے دیسی کے
سامنے پکوان کو دیکھتے ہین تو اپنی ناک بند کر لیتے ہین ہمارے قلیے اور قورمے
اور پلاؤ کے بگھار کی خوشبو جو ان کے دماغ کو پراگندہ کرتی ہے غرض جیسا ان کو
جس چیز کی عادت ہو رہی ہے اسکو پسند ہے اگر ہم بھی وہان پیدا ہوتے تو ضرور پنیر کو
گلاب کے عطر پر فوقیت دیتے اب اس سے معلوم ہوا کہ کسی ملک کی رسم و رواج اور
لباس اور پوشاک کو برا کہنا اور اپنی رسم و رواج و خوراک و پوشاک اور بولی کو
دوسروں سے بہتر سمجھنا محض حماقت اور نادانی ہے جو جس حال مین ہے سو ٹھیک ہے
کسی کو کسی پر فوقیت نہین ہے سب بنی آدم ہین بزرگی صرف ایمان کی ہے
جسکو خدا چاہے نصیب کرے۔

Rules for reading the Foreign Languages correctly and a few hints on the 32 above mentioned languages

قواعد واسطے صحیح پڑھنے اجنبی زبانون کے اور بعض اشارے نسبت اُن زبانونکے

۱- ان اجنبی زبانون کے صحیح پڑھنے کے واسطے برعایت قاعدۂ ناگری واؤ اور یا ہر دو حروف علت کے حسب مندرجۂ ذیل تین تین آوازین مقرر کر دی گئین-

واؤ

قسم	اردو	ناگری	انگریزی	نشان اردو مین
معروف	مُوْ	मू	Moo	جیسے مو بمعنی بال
بین بین	دو	दो	To	جیسے عدد دو ۲
مجہول	سو	सो	So	جیسے عدد سو ۱۰۰ بمعنی صد

یا

قسم	اردو	ناگری	انگریزی	نشان اردو مین
معروف یا	نی	नी	Nee	جیسے لفظ رانی بمعنی ملکہ مین شکل یائے معروف ی
بین بین	سے	से	Se	جیسے لفظ سے بمعنی از مین شکل یائے بین بین ے
مجہول	ہے	है	hae	جیسے لفظ ہے بمعنی است مین شکل یائے مجہول ے

اور جب حرف یا کسی کلمہ کے وسط مین واقع ہو تو بلا مدد کسی اعراب کے اسکی آواز ہمیشہ ہلکی یعنی بین بین ہو گی جیسے لفظ دیو بمعنی بھوت مین اور میر کے اور تیر کے ضمائر مین موجود ہی اور جب حرف ماقبل یا پیش فتحہ یا کسرہ ہو تو مثل لفظ دیوان بمعنی کمرہ دیوان

بمعنی جانور و دیوان بمعنی وزیر و سیون بمعنی سلائی اوسکی آواز ہو جاویگی اور حروف صحیح پر جبتک کہ کوئی اعراب نہو انکو ہمیشہ مفتوح پڑھنا چاہیے جیسے در بمعنی دروازہ و گھر بمعنی خانہ مگر دُر بمعنی موتی و گر گیا بمعنی افتاد صرف اعراب سے دینے سے پڑھا جاویگا اب ناظرین کی خدمت مین عرض ہی کہ اگر ان قواعد کی رعایت ان اجنبی زبانون کے پڑھنے مین کیجاویگی تو امید ہی کہ اُسکے تلفظ مین غلطی نہوتا۔

۲۔ ان بتیس ۳۲ مشہور زبانون کے ضروری جملے محض واسطے تفریح طبع ناظرین کے یہان لکھہ دیے ہین۔ اگر کوئی صاحب ان زبانون مین سے کسی زبان کو اچھی طرح سے سیکھنا چاہے تو مؤلف کو اطلاع دیوے کہ بشرط امکان وہ پوری زبان مع قواعد ضروری صرف و نحو کے اُسکو بھیجدیجاویگی۔

۳۔ گو یہان انگریزی و پرتگیز و سپین و فرنچ و جرمن و یونان و لاٹن و ڈنمارک زبان جاننے والے بھی بہت لوگ یہان موجود ہین مگر چند سببون سے یورپ کی کوئی زبان بھی اس کتاب مین شامل نہین کی گئی۔

۴۔ یہ بات ظاہر ہی کہ لہجے ہر زبان کے بتیس بتیس کوس پر بدلتے جاتے ہین اگر ان سب مختلف لہجون پر خیال کرکے سب لہجے علیحدہ علیحدہ لکھے جاوین تو صرف ہندوستانی ہی کی سیکڑون زبانین ہوجاتی ہین اسواسطے برج بھاکھا و پوربی زبان وغیرہ علیحدہ علیحدہ نہین لکھی گئی۔

۵۔ عربی اور فارسی کے جملون مین عرب اور ایرانیون کے صرف روزمرہ بول چال کے محاورے لکھے گئے ہین گو ہمارے ملک کے لوگون کو بہت نئے الفاظ اور محاورے ان جملون مین معلوم ہونگے مگر فرق یہہ ہی کہ ہمارے ملک کے آدمی عربی فارسی پڑہا فی زادہ

هندی	عربی
کلمه (چوگیا)	آمشیں
میری اسے ہین	فِي بَالِي (فِي ظَنِّي)
میرے کپڑے اسیوقت لاؤ	جِئتَ إلي ثِيَابِي حَالًا
کہان ہی	أَيْنَ هِيَ (هيا فَايْنَ)
میری کچھ آپ سے غرض ہی	مُرَادِي فِي جَنَابِكَ شَيْءٌ
اپنا چاقو عنایت کرو مین قلم بناؤنگا	أَتُعِيرُنِي مِبْرَاتَكَ لِأَبْرِيَ بِهَا الْقَلَمَ
وہ کیا ہی	آيْشْ هُوَ
اگر آپ کو کچھ کام نہو میرے ساتھ بازار چلیے	إِنْ كَانَ مَا عِنْدَكَ شُغْلٌ تَعَالَ مَعِي إِلَى السُّوقِ
مجھے دیکھنے دیجیے	خَلِّنِي أَشُوفُ
مین کیا کرون	آيْشْ نَعْمَلُ
مین ایک خط لکھا چاہتا ہون آپ دوات و قلم و کاغذ لائیے	أُرِيدُ أَكْتُبُ مَكْتُوبًا هَاتِ الدَّوَاةَ وَالْقَلَمَ وَالْوَرَقَ
مین نہین جانتا	مَا أَعْرِفُ
بہت اچھا لیکن اوسکی کیا قیمت ہی	طَيِّبٌ لَكِنْ قَدْ آيْشْ السِّعْرُ
بہت سستا ہو	رَخِيصٌ جِدًّا
کیا۔ بہت مہنگا ہی	آيْشْ هُوَ غَالِي
کیا لوگے (یا کتنے کو دوگے)	نَقْدُ آيْشْ تُعْطِيهِ
مین اس صاحب سے بہت خوش ہون	أَنَا فَرْحَانُ لِأَجْلِهِ

ہندی	عربی
وہاں صندوق پر آپ کے سر کے نزدیک	هُنَاكَ عَلَى الصُّنْدُوقِ عِنْدَ رَاسِكَ
اب کیسے ہو	مَا لَكَ
ابھی جاؤ اور پانی لاؤ کہ میں منہ ہاتھ دھوؤں	سِرِ الْآنَ وَجِبْ لِي مُوَيَّةً حَتَّى اَغْسِلَ وَجْهِي وَيَدَيَّ
ایسا مت بولو	لَا تَقُلْ هٰكَذَا
کیا گرم پانی مانگتے ہو	تُرِيْدُهُ سَخْنًا
تمنے اسکو پوچھا	هَلْ سَاَلْتَهُ
وہ کیا بولا	مَاذَا قَالَ
اتنا	قَدْرَ مَا
میں اوس سے کہاں ملوں	اَيْنَ اُصَادِفُهُ
مہربانی کرکے بیٹھیے	تَفَضَّلْ اُقْعُدْ
مزاج شریف	اَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا
آپ کوئی چیز چاہتے ہیں	تُرِيْدُ حَاجَةً
نہیں آپ کی مہربانی ہے	لَا اَبْغِيْ غَيْرَكَ
ناشتہ۔ کھانا۔ روٹی۔ دودھ۔ چینی۔ رات کا کھانا	فُطُوْرٌ غَدَاءٌ خُبْزٌ لَبَنٌ سُكَّرٌ عَشَاءٌ
میں اسکے واسطے افسوس کرتا ہوں	اَنَا مَغْمُوْمٌ عَلَى ذٰلِكَ
دودھ پیو	اِشْرَبْ حَلِيْبًا
مہربانی کرکے آج ہمارے یہاں کھائیے	تَفَضَّلْ كُلْ مَعَنَا الْيَوْمَ
چراغ جلاؤ	نَوِّرِ السِّرَاجَ

ہندی	عربی
بتی بجھاؤ	اِطفِئِ الشَّمعَةَ
اُسکو بخار ہے	صَارَ لَهُ حُمّٰی
آپ کی بی بی کیسی ہین	كَيفَ حَالُ البَيتِ
اُسکو بالکل آرام نہین ہوا	لَيسَت فِي صِحَّةِ التَّامَّةِ
پادشاہون مین صلح ہوگئی	يَصِيرُ الصُّلحُ بَينَ المُلُوكِ
بہت مال لایا	جَاءَ بِبَضَائِعَ كَثِيرَةٍ
تم عربی بول سکتے ہو	اَنتَ تَقدِرُ تَتَكَلَّمُ العَرَبِيَّ
دہلی سے لاہور کتنی دور ہے	قَدْ اَيُّ بُعدٍ مِنَ الدَّهلِي اِلَى الاَهوَار
بھول مت	لَا تَنسَ
اِدھر آؤ میرے ساتھ سراے کو چلو	تَعَالَ هُنَا تَعَالَ مَعِي اِلَى الخَانِ
دروازہ کھولو - دروازہ بند کرو	اِفتَحِ البَابَ - اِغلَقِ البَابَ
آپ کہان سے آئے	مِن اَينَ جَائِي (جِئتَ)
آپ کہان جاتے ہین	اِلَى اَينَ رَائِحٌ
چاے تیار کرو	حَضِّرِ الشَّاءَ
بندوق بھرو - اور اُسپر شست لگاؤ	عُمِّرِ البَارُودَةَ - نَشِّن عَلَى ذَاكَ
اِسدم گھر کو چلے جاؤ	رُح اِلَى البَيتِ حَالًا
آپ حقہ پیتے ہین	اَنتَ تَشرَبُ الدُّخَانَ
وہ کون ہے	مَن هُوَ

ہندی	عربی
آپ کون ہین	مَنْ أَنْتَ
ہم کل جاوینگے	نَحْنُ نَرُوحُ غَدًا
آگ لاؤ	هَاتِ النَّارَ (جِبْتِ النَّارَ)
یہ خبر بڑے تعجب کی ہے	هٰذَا خَبَرٌ عَجِيبٌ
ہم بھوکے پیاسے ہین	نَحْنُ جَوْعَانِينَ وَعَطْشَانِينَ
یہ شور کون کرتا ہے	مَنْ عَامِلْ ضَجَّة
وہان رات دن کچھ خوف نہین ہے	الْخَوْفُ مَا فِيشْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
آپ کیا کہتے ہین	أَيْشْ عَمَّالْ تَقُولْ
یہ بدّو ہین چوری لوٹ اور خون انکا پیشہ ہے	بُدْوَالْ عَرَبْ يَنْهَبُوا وَيَشْلَحُوا وَيَقْتُلُوا
وہان کون رہتا ہے	مَنْ هُوَ سَاكِنْ هُنَاكَ
میرا ارادہ ہے کہ تین خچر اور تین اونٹ اور تین گدھے اور تین گاڑی کرایہ کرون	مُرَادِي أَسْتَكْرِي ثَلَاثَ بِغَالٍ وَجِمَالٍ وَحَمِيرٍ وَعَرَابِيَّةٍ
گھر سے نکلو	أُخْرُجْ مِنَ الْبَيْتِ
وہان کتنے آدمی ہین	كَمْ كَانْ نَاسْ هُنَاكَ
مہربانی کرکے ایک قلم عنایت کیجیے	أَعْطِنِي مِنْ فَضْلِكَ قَلَمْ
اسکی دوکان کہان ہے	أَيْنَ دُكَّانُهُ
مدینہ کو کون سی سڑک جاتی ہے اور اُس سڑک پہ چور رہین	أَيْنَ دَرْبٌ (يَا سِكَّةٌ) إِلَى الْمَدِينَةِ وَهَلْ فِي ذَاكَ الدَّرْبِ حَرَامِيَّة

ہندی	عربی
یہ کسکا گھوڑا ہے	حصان من هذا
آپ کی گھڑی برابر چلتی ہے	ساعتك تمشي طيب
میں تھوڑی عربی بول سکتا ہوں	انا اتكلم عربي شيء قليل
تم عربی کتنے روز سے سیکھتے ہو	ما هي المدة التي تتعلم فيها العربي
میرا استاد ہفتہ میں دو بار سکھاتا ہے	المعلم يعلمني مرتين في الاسبوع
اس کشتی کا کیا بھاڑہ ہے	كم كرا القارب
کیا بجا ہے	كم الساعة
میری گھڑی میز پر رکھو	حط ساعتي على المائدة
کافی کا بھاؤ کیا ہے	كم كيس القهوة
اس تالاب میں مچھلی ہیں کیا	هل في هذا الغدير سمك
اس جہاز میں کتنے مسافر ہیں	كم كان من المسافرين في هذا المركب
اس گاؤں کا نام کیا ہے	ايش اسم هذا القرية
یہ کرسی دوسرے کمرے میں لیجاؤ	خذ هذا الكرسي الى الاوضة الاخرى
ہم تھوڑی دیر میں پھر آتے ہیں	نحن نرجع بعد الدقايق
یہ چیزیں صندوق سے نکالو	اخرج هذا الحاجات من الصندوق
یہ خبر آپ کو کب پہونچی	منذ كم بلغك هذا الخبر
تھوڑا سا روٹی کا ٹکڑا دو اسپر مکھن لگاؤ	اشوي شوي خبز وضع عليه زبدة
ان صاحب کو ایک دوسرا پیالہ چاے کا دو	اعط الخواجة فنجان شاي آخر

ہندی	عربی
سنیچر اتوار سوموار منگل بدھ	السبت الاحد الاثنین الثلاثاء الاربعاء
جمعرات جمعہ	الخمیس الجمعة
ای لڑکے یہ پیسے لیکر جاؤ اور ہمارے واسطے	یا ولد خذ هذه الفلوس و اشتر لنا
تھوڑا پنیر اور تازہ روٹی مول لاؤ	شویة جبن و عیش طری
تمھارے پاس دودھ و مرغی بکاؤ ہی	یا رجل عندك لبن و الفراخ للبیع
کیا کپتان صاحب اپنے جہاز مین مسافرونکو سوار کرینگے	هل القبطان یاخذ رکابا
اسکی کیا ذات ہی	این ملته
یونانی ہی مگر سرکار ترکون کے اپنے جہازکو چلاتا ہی	من الروم ولکنه یسافر تحت رایة الترك
آپ سمجھتے ہین کہ وہ ہمکو کھانا وغیرہ اپنے پاس سے دیگا	تظن انه یجهز لنا الاکل من عنده فی المرکب
اگر وہ دیویگا تو آپکو بہت دام دینا پڑینگے	ان یفعل فعلیك ملیات
کپتان صاحب اب کب لنگر اٹھاؤگے	متی تنوی السفر یا قبطان
دو دن مین اگر ہوا موافق ہوگی	فی مسافة یومین ان کانت الریح موافقة
کیا کرایہ لوگے	کم تطلب اجرة السفر
پچاس ڈالر حصہ اور ہمارے ساتھ کھانا بھی کھاؤ	خمسین ریالا یا سیدی و تاکل علی ما ناکل
ہمارا اسباب اپنے بوٹ مین رکھلوگے	هل تاخذ الاثقال فی قاربك
تخمینا آپ کتنے روز تک دریا مین رہینگے	کم یوم ما نبقی فی البحر علی تخمینك
اگر خدا چاہی تو بیس دن بعد پہنچ جاوینگے	انشاء الله نصل بعد عشرین یوما
تم سمجھتے ہو کہ ہمارے سفر مین طوفان آویگا	اتظن سفرنا یکون فی الشتا

ہندی	فارسی
طوفان کے دن چلے گئے اب اگر خدا	اوان النوء فات فان شاء الله یکن
چاہیگا تو ہمکو اچھا موسم ملیگا	لنا طقس موافقا
ہند کو ڈاک کب جاویگی	متی البوسطة تذهب الی الهند
پوچھو میرا کوئی خط ہے	سل اذا کان لی مکتوب
مجھکو ہر چیز کا نام بتلاؤ	قل لی اسماء کل شیء
لڑکے تمکو درزی کی دوکان معلوم ہے	یا ولد تعرف دوکان الخیاط
اسکا کیا دام ہے	کم بدلک فیها
میں زیادہ ندونگا	ما نزید لک
تمھارے پاس کپڑہ ہے۔ اچھا سا ہمکو دکھاؤ	عندک جوخ۔ ارنی احسن ما عندک
ایک گز کا کیا مول ہے	بکم تبیع الذرع
تم اسطرف ندی کے پیر کر جا سکتے ہو	انت تقدر تعوم لذاک الصوب من النهر
یہ خط پڑھو	اقرأ هذا المکتوب
یہاں اپنا نام عربی میں لکھو	اکتب هنا اسمک بالعربی
صاف بولو تا کہ میں تمھاری بات سمجھوں	قل لنا بکلام الذی حتی نفهم کلامک
حلب دریائے فرات سے کتنی دور ہے	فلہ ایش بعید حلب من نهر الفرات
تم کبھی موصل گئے ہو	انت سرت ابدا الی الموصل
دریا کے کناروں پر بدو لوستے ہیں یا نہیں	هل الاعراب یسکنون علی الساحل ام لا
تمنے اس سفر میں بڑے بڑے کنوئیں یا حوض دیکھے ہیں	فی ذاک الطریق تشفت بیرا کبیرا ام غدیرا

عربی	ہندی
هل قرية كثيرة على ذلك الطريق	کیا اس راستے پہ بہت گانون ہین
هل يوجد ماكول ومشروب فيه	وہان کھانے پینے کی چیزین ملتی ہین
هل قرى وبلدان محصورة ام لا	کیا گانون اور شہر محصور ہین یا نہین
هل تعلم عدد مدافع على سورها	انکی دیوارون پر کتنی توپین ہین تم جانتے ہو
كم عدد عسكر عمر باشا	عمر پاشا کا لشکر کسقدر ہے
عندهم اي سلاح	انکے پاس کیا ہتھیار ہین
ايش اسم سر عسكرهم	انکے جرنیل کا کیا نام ہے
ابراهيم باشا وكان ياخذت محمد علي الرابعين سنة وجسمه ملآن من الجروح	ابراہیم پاشا اور وہ محمد علی کے ساتھ ہم بستر کہ سا ہے اور اسکا تمام بدن زخمون سے بھرا ہے

PERSIAN LANGUAGE

فارسی زبان

فارسی	ہندی
نام شما چہ چیز ہست نام شما چہ ہست	آپ کا نام کیا ہے
احوال شما چہ طور ہست	آپ کا مزاج شریف کیسا ہے
از لطف شما بسیار خوب ہست	آپکی عنایت سے بہت اچھا ہے
آیا شما عادت دارید رنگ بہ بندید	آپ کو وسمہ کرنے کی عادت ہے
ہیچ قاتق ندارید کہ نان خالی میخورید	کیا کچھ سالن نہین ہے جو آپ خشک روٹی کھاتے ہین
تشنہ ام قدری یا یک پیالہ آب خوردن بیارید بخورم	مین پیاسا ہون تھوڑا پینے کا پانی لائیے

ہندی	فارسی
وہ الّو کی آواز ہے	آن آواز بوف کور است (بوف یعنی بوم در دیار ایران مشہور است)
میں ایک تصویر عمدہ آپکو دکھاؤں	من یک نقشۂ بسیار خوبی بشما نشان میدہم
وہ ابوشہر سے طہران کو ڈاک میں گیا	او از بندر ابوشہر چپری رفت بطہران
میرا پاؤں سو گیا	پاے من مور مور میکند
وہ ہمیشہ تیز بہت جاتا ہے	آن ہمیشہ خیلے تند میرود
جو آپ فرماتے ہیں سچ ہے یا ہنسی کرتے ہیں	آیا آنکہ شما میگوئید راست است یا شوخی میکنید
اُسنے غرور سے جواب دیا	آن زیرپوری جواب داد
ہمیشہ قلعہ میں ڈھول اور بگل بجاتے ہیں	ہمیشہ توے قلعہ طبل و شیپور میزنند
آپکے پاس تَولیا ہے	شما ریش خشک کن دارید یا نہ
یہ اپنے بڑے بھائی کو دیجیے	این را بہ برادر بزرگتان بدہید
آج آپ کی گارد ہے	امروز نوبہ کشیک زدن شماست
اُسکا گھر بہت تکلف سے آراستہ ہے	خانۂ آن خوب چیدہ واچیدہ است
میں کون پاجامہ پہنوں	کدام زیر جامہ را پا بکنم
میں نے اُسکو اپنے پاس نوکر رکھا ہے	من اورا پیش خود نوکر گذاشتیم
یہ بہت ضروری کام ہے	این کار خیلے لازم است
اُس بچے کا والی وارث کون ہے	قیّم آن صغیر کیست
کیا آپ گونگے تھے کہ جواب نہیں دیا	مگر لال بودی کہ جواب ندادی
اُسکا علم اسیقدر ہے	این منتہاے سواد اوشان ست

ہندی	فارسی
اُسکے لڑکے فضول خرچ ہین	بچہاے اوشان ول خرج اند
یہ حلوائی یا نان بائی یا بھڑبھونجہ یا پیراک ہے	این قنادی یا نان با یا توون تاب یا شنوگر ست
وہ عورت بہت خوبصورت ہے	آن زن سفید پوست است (یا خوش شکل ست)
یہ میری خادمہ ہے	این ہندہ اند از من ست
مین تھک گیا ہون	من خستہ شدہ ام
وہ بھیڑی موٹی ہے یا دُبلی	این گوسپند چاق است یا لاغر
وہ دونون آپسمین مشابہ ہین	این دوتا با یکدیگر مشتبہ اند
نیولا سانپ کو مار ڈالتا ہے	موش خرما مار را میکشد
خیر صلاح کے بعد مین نے اُس سے پوچھا	بعد از وداع چاقی او پرسیدم
وہان ندی سے پار ہونے کے واسطے میر بحری مقرر ہے	بجہت عبور کردن از رودخانہ در آنجا یک ناخدا مقرر ست
مین جاتا ہون مولوی صاحب سے ملاقات کرونگا	من میروم مولوی صاحب را دیدنی میکنم
اگر تم پھر ایسا کام کروگے تو تمہاری جائداد ضبط ہوجاویگی	اگر چنانچہ بار دیگر این قسم رفتار کنید اموال شما ضبط خواہد شد
مین نے تھوڑے مچھلی والون کو جال سے مچھلی پکڑتے ہوئے دیکھا ہے	من چند نفر ماہیگیر را دیدم کہ تور می انداختند بجہت ماہی گرفتن
اُس سپاہی نے نشان کو برج پر گاڑ دیا	آن سرباز علم را بالاے برج زد
نمونے کے موافق ایسا بنائیو کہ رتی بھر فرق نہو	چنان مثل نمونہ بساز کہ یک سر مو فرق نداشتہ باشد
کسواسطے اُسکی اتنی خوشامد کرتے ہو	چرا اینقدر پیش او بالا اوچاپلوسی میکنی

ہندی	فارسی
وہ مُرغی انڈون پر بیٹھی ہی	آن مُرغ روے تخم خابیدہ است
اِس کمرے کے فرش کو مرمت کرنا چاہیے	زمین این اوطاق مرمت میخواہد
مین نے ایک جوڑہ دستانہ وجراب خریدا ہی	من یک زوج (جوڑ) دستکش وپاکش خریدم
مین آپکا ممنون احسان ہون	التفات شما کم نشود
اِس گیہون کو پسواؤ پھر چھلنی لاکر چھانو	این گندم را آسیا کن و بعد غلباک بیاور و اورا الک کن
مین وہ رستہ نہین جانتا	من آن راہ را درست بلد نبودم
مجھکو ایک رومال دیجیے	یک دستمالے بمن بدہید
یہ اتفاق کب ہوا	این اتفاق کے اُفتاد
کون بولا	کو گفت
ہمکو چاہیے کہ بُرے کامون سے بچین	ما باید کہ از کار بد حذر کنیم
اِسوقت گھر سے باہر نجاؤ ورنہ رونڈ پکڑ لیوےگا	الحال از خانہ بیرون نروید کہ گزمہ شمارا میگیرد
مین ایرانیون کے موافق بولتا ہون	من لہجۂ ایرانی میدارم
کیا وہان دھان بہت پیدا ہوتے ہین	آیا در آنجا زراعت شلتوک بسیار میشود
یہ پھل بہت کڑوا ہی	این میوہ خیلے دبش است
ہان مین اُسکو پہچانتا ہون	بلے (یا بلہ) من اورا می شناسم
اُسکا ناک کان کاٹ دیا	اورا گوش بینی کردند
اُسکی ترقی ہوگئی	مواجب آن اضافہ شدہ است
اُسنے بہت روپیہ جمع کیا ہی	آن پول بسیار جمع کردہ است

ہندی	فارسی
وہ عورت بانجھ ہی	آن زن نزوک ست
ایک جوڑہ جوتہ (پاپوش) میرے واسطے خرید کر لاؤ	یک سازوج ازرق بجہت من بخر و بیار
یہ کمرہ بودار ہی	این کرہ بوییدہ ہا
نہین صاحب تازہ ہی	نہ خیر تازہ است
اس آدمی نے پیالے و پیچ و گلاس ورکابی کو توڑ ڈالا	آن شخص فنجان [ملہ] و استیکان و نلبکین وبشقاب را شکستہ است
وہ سائیس انگریزی خوب بولتا ہی	آن جہتر در زبان انگریزی خوب حرف میزند
ایک استرہ میرے واسطے لائیے	یک تاتیغ ولاکی جہت من بیاورید
آپ کی بات چیت کب تمام ہوگی	حرف شما کی خلاص (یا تمام) میشود
اس کرسی کو لوہے سے بنایا ہی	آیا این صندلی از آہن ساختہ شدہ است
کیا بجا ہی	ساعت چند است
یہ کپڑہ بہت موٹا ہی	این پارچہ بسیار کلفت است
میرا صاحب آپ کو سلام بولتا ہی	آقای من شما را دعا رسانیدہ است
وی جھونپڑیون مین رہتے ہین	آنہا در کومہ میباشند
ایک رسی لاؤ	یک بندی بیار
وہ عورت قلی کے کام کو آئی ہی	آن زن بجہت فعلگی آمدہ است
اسکے پاس چاندی کی چاے دانی ہی	آن قوری نقرہ دارد
یہ گھونگھہ نایاب ہی	این جور گوش ماہی نایاب است

ملہ فنجان بمعنی پیالہ ونلبکین بمعنی پیچ وبشقاب بمعنی رکابی استکان بمعنی گلاس ۱۲

ہندی	فارسی
وہ آدمی کیتیا ہے	آن آدم دولابی است
وہ حوض کتنا گہرا ہے	آن حوض چقدر قول است
اس رستے میں بہت کیچڑ ہے	این راہ بسیار شل وگل است
آپ اپنی پگڑی آپ باندھتے ہیں	شما عمامتان را خودتان می بندد
کل ایک آندھی آئی اور ہمارا چھپر کو اُڑا لیگئی	دیروز یک لولہ بادی آمد وکپر را بر داشت
مین نے اُسکا پہونچا پکڑا تھا مگر وہ جھٹکا دیکر بھاگ گیا	من مچ دست اورا گرفتم ولیکن او دست خود را تکان دادہ گریخت
وہ ٹھوکر کھا کر گر گیا	او تپپا ورکوفت زمین خورد
ایک جھولا بچے کے واسطے بناؤ	یک ننُو بجہت بچہ درست بکنید
ایک انگور کا گچھا اور ایک گوبھی مجھکو دیجیے	یک تانگہ انگور ویک قلم گیر بمن بدہید
وہ بچہ ننگے پاون ننگے سر پھرتا ہے	آن بچہ پاپتی وسرپتی راہ میرود
وہ عورت کبھی ہے	آن زن حبندہ است
مین نے گھر کے اندر جانا چاہا مگر دربان نے مجھکو جانے نہیں دیا	من خواستم کہ توے خانہ بروم اما قاپوچی مرا نگذاشت
اُسنے ندی کے کنارہ پر تمبو تانا ہے	او چادر را کنارۂ رود خانہ زدہ است
اُسکے تکیہ کا غلاف پھٹ گیا	روے ناز بالش او پارہ شدہ
دشمن کی فوج نے بہت لوٹ پاٹ کی	فوج دشمن بسیار چپو کردند
ابھی میوہ کچا ہے	الحال میوہ چغلہ است

ہندی	فارسی
اپنا کام کسواسطے نہین کرتے	چرا در بند کار خود نیستی
تاوان لینا بزرگون کو سزاوار نہین	تاوان گرفتن از بزرگان رکیک است
مین ٹھگا گیا	من غبن دارم
اُسنے میرے جوتہ و بوٹ و مشک کو بہت خراب بنایا ہے	او ارسی و چکمه و خیک مرا خیلی بد ترکیب ساخته است
جاؤ عقل سیکھو	برو عقل را درست کن
حقہ بردار کو بولو کہ حقہ لاوے تا کہ ایک گھونٹ حقہ پیون	قهوچی را بگو که قلیان بیارد تا که یک پک قلیان بکشم
پتنگ اُڑاؤ	کاغذ را هوا کن
اُسکا گھر جلگیا اور اُسکے باورچی نے آگ لگائی	خانهٔ او آتش گرفته و آشپز او آتش زده
آپ اچھے ہین	سرکار شما نیک است
آپ اچار کھاتے ہین	شما ترشی میخورید
آجکی ترکاری و سالن خوب پکا تھا پھر کسواسطے آپنے اُسکو گالی دی	سبزی و خورش امروز بسیار خوب پخته شده بود چرا او را فحش داده اید
انگریزی سفیر شیراز کو گیا ہے	ایلچی انگریز به شیراز رفته است
ایک دیاسلائی کی ڈبیہ خرید کر لاؤ	یک قوطی کبریت فرنگی بخر بیار
مین بھیگ گیا	من در باران خیسیده ام
وہ میرے سامنے مسکراتا ہے	او پیش من زیر پوست خنده میزند
آپ فارسی پڑھنا چاہتے ہین	شما میخواهید که زبان فارسی بخوانید

ہندی	فارسی
میرا لقدی کا صندوقچہ لاؤ	مجری پولی مرا بیار
گھوڑے پر چارجامہ کسا یا نہین	اسپ را زین کردہ اند یا نہ
بلی نے مجکو دانت مارا	گربہ مرا خنج زد
اسکی گھوڑی بھڑکتی ہے	آیا مادیان او رم میکند
نہین بہت غریب ہے	نہ خیر رام است
وہ مینڈھا بہت بڑا ہے	آن قرباغہ بسیار بزرگ است
تمھارے ملک مین بیل سے یا خچر سے ہل چلاتے ہین	در ولایت شما بگاو خیش میکنند یا بہ قاطر
میرا گھوڑا بیمار ہے ایک سلوتری کو بلاؤ	اسپ من بیمار ست یک بیطاری را بطلبید
مینڈھے نے میرے ٹکر ماری	قوچ مرا دنگ زد
اوسنے میرے کتے کو لنگڑا کر دیا	او سگ مرا شل کرد
بازدار سے کہو کہ باز کو شکار کو لیچلے	بہ قوشچی بگو قوش را برداشتہ بشکار بیارد
بیل جگالی کرتا ہے	گاو نشخوار میکند
اترسون تین چورون کو پھانسی ملی	پستر فرداشہ نفر دزد را طناب انداختند
اب جاڑا ہے پنکھے والے کی کیا ضرورت ہے	الحال کہ موسم سرماست بباد بیزن چہ ضرورت دارد
ایران مین جاڑے مین بہت برف اور گرمی مین بہت گرمی اور بہار مین بہار ہے	در ملک ایران بموسم زمستان برف میبارد و بوقت تابستان گرم است و در فصل بہار باغ و بستانہا خوش و خرم اند
کل بجلی اور اولے دونون آئے	دیروز غرہ تراق و تگرگ ہر دو آمد

ہندی	فارسی
یہان کی آب و ہوا آپکو موافق ہی	آب و ہواے اینجا بشما میسازد یا نہ
وہان ہی سے یہ ٹہیہ مجھکو نذر دی	جاشوہاے جہاز این قوتی مرا تعرف داد
جہاز پہنچنے کے سبب سے بہت ہلتا ہی	جہاز بسبب تلاطم امواج دریا بسیار حرکت میکند
جہاز کا لنگر کب اوٹھتا ہی	جہاز کی بر میدارد
اس جہاز مین تین مستول ہین	آن جہاز سہ دیرک دارد
ایک جوڑہ شمعدان اور ایک جوڑہ فانوس اور ایک تہان لٹھہ میرے واسطے لاؤ	ایک جوڑ پایہ لالہ و یک کاسہ لالہ و یک طاقہ چہلواری بجہت من بیار
تم حسن بکری پہچانیوالے کو نہین جانتے کہ وہ کچھ اس شہر مین مشہور ہی	حسن تیز باز را میشناسی او درین شہر شہرتے دارد
بندر پہچانے والا آشنا ہی مگر بکری پہچانیوالا چاہیے کہ کوئی نئی بات ہو	میمون باز شنیدہ ام اما تیز باز باید کہ چیزے تازہ باشد
یہ کبرو چاہیے کہ دیوانہ ہو کیونکہ بچون کیسا اسکا چلن ہی	این جوانک باید کہ دیوانہ باشد کہ با طفال ہمچو رفتار میکند
بہت اچھا جب کہ ہم سوار ہو کر جاینگے تب اس بابت گفتگو کرینگے	بچشم وقتیکہ سوارہ باہم میرویم درینباب گفتگو خواہیم کرد
آج حاضری کے وقت میرے یہان مہمان ہین اچھی طرح دل لگانا	من امروز وقت نہار مہمان دارم خوب متوجہ باشید
بہت اچھا صاحب کیا حکم دیتے ہو تیار کرین ہم	بلے صاحب چہ میفرمایند درست بکنیم۔

ہندی	فارسی
پلاؤ و چلاؤ دونون ہون اور کئی ایک مرغ وحلوان کے کباب اور جو کچھ تمکو پسند ہو — لیکن باورچی سے کہو کہ پکانے مین بہت محنت کرے اور کھانا اچھا پکا دے	پلاؤ و چلاؤ ہر دو باشد چند تا کباب مرغ و برہ و ہرچہ دیگر بخاطر تان برسد — اما بہ آشپز بگو کہ در پختن خیلے دقت بکند و خورش ہاے خوب بسازد
مین بگھی کی سواری مین منزل تک گیا	بسواری کالسکہ الی المنزل رسیدم
خیمہ زر دوزی ندی کے کنارے پہ کھڑے تھے	آفتاب گردان ترمہ دوزی کنارہ رودخانہ زدہ بودند
سردار فوج خاص نے چاہ دانی حضور کے سامنے پیش کی	سرتیپ فوج خاصہ قوری چاے ازبسان حضور گذرانیدند
ڈاک گھر سے حضور مین آکر ملاقات کی	از کرکخانہ بہ حضور آمدہ مشرف شدند
اسکو بخار ہے اسواسطے کونین کھائی ہے	ناخوشی تب بیدار دارد لہذا کنہ کنہ خوردہ است
بگھی مین بیٹھکر اسکو ہانک دیا	بدرشکہ نشستہ راندیم
کشتی بہت خوبصورت بناتے ہین	لتکہ بسیار قشنگ ساختہ اند
اس کشتی مین باجہ نواز روسی تھے	دران کرجی قوزیگان چیان روسی بودند
تمامی کوٹھریان اور کمرے اینٹ چونہ سے بنائے ہین	ہمہ طاق و ایوان از آجر و گچ ساختہ اند
ناخدا کرسی پہ بیٹھا تھا	امیرال روسے صندلی نشستہ بود
نزدیک جٹی یعنی پل کے جہاز کھڑا ہوا	نزدیک اسکلہ کشتی ایستاد
سپاہی سوار سامنے کوچہ کے قطار باندھکر کھڑے ہوئے	سرباز و سوارہ نظام مقابل در بہ نظام ایستادہ بودند

ہندی	فارسی
مین ایک بڑے صحن مین داخل ہوا	در تالار بزرگ داخل شدم
آگ بجھانے والے مع آگ گاڑی کے حاضر ہوئے	تلمبه چیان مع عرابه تلمبه حاضر شدند
دو بڑے بوٹ (کشتی) وہان دیکھے گئے	دو قایق بزرگ آنجا دیده شد
کوچوان ایک ٹیلے پر کھڑا تھا	کالسکه چی بر پشته ایستاده بود
شام کا کھانا ریل گاڑی پر کھایا	بر کالسکهاے بخاری شام صرف نمودم
تصویر جد اعلیٰ شاہ روس کی امریکہ سے لائے تھے	تمثال پطر کبیر از ینگی دنیا آورده بودند
بازیگر نے کچھ کاغذ مین لکھا	حقه باز چیزے در کاغذ نوشت
ننگے ہوکر باوٹا ایران کا ندی مین گاڑدیا	تخت شده بیرق ایران تو سے رودخانه زد برہنہ ہوکر باوٹا اندر ندی گاڑدیا
دو ہزار آدمی سے زیادہ فوج کھڑی تھی	منجاوز از دو هزار نفر قشون ایستاده بود
چند چمن دیکھے گئے	تک تک خیابانهاے دیده شد
وہ ٹھوڑھی کے بال منڈاتا ہے (گل موچھے) رکھتا ہے	آن چانه را بستراشد
مین تو نیچے کے درجہ مین بیٹھا تھا	در لشر پائین نشسته بودم
حقہ پی کر مین نے تھوڑا آرام کیا	غلیان کشیده قدرے تکث کردم
رسالہ کے سوارون نے اچھی طرح سے استقبال کیا	سواره نظام پذیرائی بسیار خوبی کردند
آج صاحب کیسے ہین	صاحب - امروز چه خبر ش است
مین کیا جانون کہتا ہے کہ مین بیمار ہون	من چه میدانم میگوید که بیمارم
تم بیہودہ بکتے ہو شاید تمہاری عقل جاتی رہی	تو خیلے چرند میگوئی گویا عقل ترا گم کرده باشی
حجام کو نہین بلایا	سپیئے دلاک نفرستاده

ہندی	فارسی
حجام یہ خود حجام ہین	دلاک اینہا دلاک خود شانند
تھوڑی چاء لاؤ	قدرے چاء بیار
بہت اچھا۔ چاء کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہین کھاؤ گے	بلے صاحب همراه چاء سے چیزے نمیخواہید بخورید
نہین ہین کچھ نہین چاہتا مگر یاد رکھو کہ پانی گرم لانا	نہ خیر ہیچ نمیخواہیم اما خاطرت باشد آب گرم بیاوری
خدا کا شکر ہے مین آج کچھ بیمار نہین تپ بھی اوتر گئی	الحمد للہ امروز ہیچ ناخوشی ندارم تپم شکستہ است
کیلا گرم گھرون مین بوتے ہین	میوہ موز در گرم خانہ عمل میاورند
اب مین رخصت ہوتا ہون کل فجر پھر حاضر ہونگا	حالا مرخص میشوم و فردا صبح باز اینجا خواہم بود
ترکی گھوڑا مجکو بہت پسند ہے	اسپ کتر خیلے خوشم مے آید
دو غلا ہے عربی و ترکمانی	دو رگہ است عربی و ترکمانی
تمہارے سر کی قسم بادشاہی طویلے مین اس سے بہتر نہوگا	بسر خودت کہ در طویلۂ شاہ ازین بہتر ہم نمیرسد
ہی ہی۔ دنیا دیوانون سے خالی نہین ادھر آئیے اور اسکو لیجیے اور پڑھکر دیکھیے کیا لکھا ہے	ہی ہی عالم بے دیوانگان نمیگردد بیا این را بگیر و بخوان و ببین کہ درین چہ نوشتہ است

ہندی	فارسی
رقعہ	رقعہ
مشفق مہربان سلمہ الرحمٰن بعد سلام مسنون کے دریافت ہوا کہ تم بہت بیمار طبیب و بید نہ آوے تیرے کبھی نزدیک امید ہے کہ دعا بے غرض دوستان خاص کی آپ کے حق میں قبول ہوئی کہ اب آپ کو مرض سے بفضل الٰہی شفا کلی حاصل ہوئی فقط	ای گل بہار روای یار غار من سلام علیکم تنت بناز طبیبان نیازمند مباد وجود نازکت آزرده گزند مباد امید کہ دعوات بے غرض دوستان خاص دربارهٔ ات مستجاب افتاده اکنون بالکل از مرض آزادی فقط

شمار فارسی

یک ۱ — دو ۲ — سہ ۳ — چہار ۴ — پنج ۵ — شش ۶ — ہفت ۷ — ہشت ۸ — نہ ۹ —
دہ ۱۰ — یازده ۱۱ — دوازده ۱۲ — سیزده ۱۳ — چہارده ۱۴ — پانزده ۱۵ — شانزده ۱۶ — ہفده ۱۷
ہژده ۱۸ — نوزده ۱۹ — بست ۲۰ — بست و یک ۲۱ — سی ۳۰ — چہل ۴۰ — پنجاه ۵۰ — شصت ۶۰
ہفتاد ۷۰ — ہشتاد ۸۰ — نود ۹۰ — صد ۱۰۰ — دویست یا دوصد ۲۰۰ — سہ صد ۳۰۰ — چہار صد ۴۰۰ — پانصد ۵۰۰
شش صد ۶۰۰ — ہفتصد ۷۰۰ — ہشتصد ۸۰۰ — نہصد ۹۰۰ — ہزار ۱۰۰۰ —

ایام ہفتہ

شنبہ — یکشنبہ — دوشنبہ — سہ شنبہ — چہارشنبہ — پنجشنبہ — جمعہ — یا
سنیچر — اتوار — پیر — منگل — بدھ — جمعرات — جمعہ —
آدینہ —

TURKISH LANGUAGE

ٹرکی زبان

ہندی	ٹرکی
آپ کا مزاج کیسا ہے	کی فنیز ناسل دیر
خدا کا شکر مین اچھا ہون	شکر اللہ خوششیم
آپ کے والد کیسے ہین	پدر و نز ناسل دیر
اچھے نہین ہین	ای ڈیل دیر
وہ تو مرتا ہے	یُولر
وہ مرگیا	یو لہ دی
آپ کی والدہ کیسی ہین	والدہ اینز ناسل دیر
وہ اچھی ہین	شِفا بولدی
مین آپ کا نہایت ممنون ہون	ممنو نم آفندی
اللہ آپ کو اسکا بدلہ دیوے	اللہ برکات ورسون
کیا بجا ہے	ساعت کا چتا
قریب آٹھ گھنٹے کے	ساعت سیکزہ وار یار
پردہ کھولو	پردہ لاری آچش
مین نے آپ کو کیسی تکلیف دی	نہ زحمت ویردی سم
یہ کچھ بات نہین	ہیچ پیرشانی یوک
کچھ خبر ہے	نہ خبر وار

ترکی	ہندی
خبریوک	کچھہ خبر نہین
اِی اِی خبر وارمی	کچھہ اچھی خبر ہی
خبر گزل دیر (اچھی ۱۲)	بہت اچھی خبر ہی
فینا خبر وار (خراب ۱۲)	نہیں خبر خراب ہی
کم دن ایشتی تدی نیز	آپ نے کس سے سُنی
اِنی ایسی تمیدم	مین نے کچھہ نہین سُنا
یان لیش دیر	وہ خبر سچ نہین
خوش ندیم	مین خوش ہون
ممکن می دیر	یہ ممکن ہی
شوک ایشم وار بوگن	آج مجکو بہت کام ہی
بیراز تازہ شوکیتر بانا	تھوڑا تازہ پانی دو
بیرجی بوک دول دَرہ	حقہ بھرو
دَویو رون افندی	آپ بیٹھیے صاحب
ہوانا سیل دیر	ہوا کیسی ہی
ہوا رکید دیر	ہوا بہت گرم ہی
بولانک دیر	اسوقت ابر ہی
یاگمہ سوریا گمایور	پانی برستا ہی
پیک شو اُوک دیر	بہت ٹھنڈا ہی

ہندی	ترکی
تھوڑی دیر آرام کرو	بیراز استراحت ایدرسینیز
جلدی کرو	تیز الہ ایدی
کونسی راہ جاؤن	کنگی یولی توت مالیم
یہ سڑک کدھر جاتی ہے	یا بو یولی نریاہ
یہان سے بہت دور ہے	بوندن اوزک می
بہت دیر ہوگئی	پیک گیجی دیر
وہ سڑک اچھی ہے	یالر گیزل می
ہم اوترین	اینی لم
ہمارے گھوڑے اصطبل کو لیجاؤ	آت لاری بیزی اخوراچکدر
تمھارے پاس مرغی ہین	تا اوک اینز دارمی
آپ کو آلو درکار ہین	ایرل ماکسی بوتور ماز لیسی نز
نہین یہ بس ہے	خیر اول ایتی شیر
تھوڑی شراب لاؤ	باتا بیراز شراب گیتر
تمھارے پاس کچھ میوہ ہے	میوہ نز وارمی
یہ گوشت اچھا نہین پکا	ایٹی پش می مش
رات کا کھانا تیار ہے	سفرہ کو اول مش دیر
اسکے واسطے کیا دیوین	بو سچو مزنہ قدر دیر
جو آپ چاہین سو دیوین	استیدی ای نیزی دیرن

ترکی	ہندی
ایمی بلش روپیہ ویرن	پچیس روپیہ ہمکو دو
جواب یوک	ہمکو جواب مت دو
دوریل مش ایم	مین رنجیدہ ہون
سوسی نیز	چپ رہو
سیزدن خوشنند دلم	مین تم سے خوش نہین
گیز سو وارمی	کچھہ گرم پانی ہی
بیراز صابون ویر	تھوڑا صابون دو
آتش یاک	آگ جلاؤ
چسملری می تیمز	میرا جوتہ صاف ہی
کلا پاگیمی گر	میری ٹوپی دو
چیکالم	ہمکو باہر جانے دیجیے
کافہ التی حاضر	حاضری تیار ہی
بانا ایکی تاعن ایلہ ظرف گیر	دو پیچ پیالی لاؤ
داہا کیاک آل	اور ملائی لیجیے
بالی گیمز وارمی	کچھہ مچھلی ہی
شکار وار	یہان کچھہ شکار ہی
سفرہ کواول مش ویر	کھانا تیار ہی
پیک لذتو ویر	کیا یہ مزہ دار ہی

ہندی	ترکی
آپ کہان جاتے ہین	نیری دیہ گیدی یورسی نیز
وہان کوئی بوٹ ہو	کیک بولنڈون می
سب تیا ہو	ہر شی حاضر می
آپ بوٹ مین بیٹھیے	کیکا گیرن بویورنون
کیا کنارہ کو جاتے ہو	رینی لم می
مین سمجھتا ہون نہین ہوسکیگا	الہ دیرے یاغا یادی
میرے پاس بارود نہین ہو	بارو تم یوک دیر
تمھارے پاس گولی ہو	کورشونن وار می
تم کیا دیکھتے ہو	نہ اوار سینز
مجکو تھوڑا باریک کپڑا چاہیے	بیر گیزل چیکا استرم
اسکو کسطرح بیچتے ہو	کاچیا دیریر سینز
آپ سچ فرماتے ہو	گیرچک سن

(شمار ترکی)

بیر [1] — ایکی [2] — اوچ [3] — دیورت [4] — بیش [5] — التی [6] — ایدی [7] — سیکز [8] — دوکوز [9] — اون [10] — اون بیر [11] — اون ایکی [12] — اون اوچ [13] — اون دیورت [14] — اون بیش [15] — اون التی [16] — اون ایدی [17] — اون سیکز [18] — اون دوکوز [19] — ییرمی [20] — اوتوز [30] — کرک [40] — ایلی [50] — التمش [60] — یتمش [70] — سیکزن [80] — دوکسان [90] — یوز [100] — بن [1000] — یوز بن [100000] —

ترکی	ہندی
رقعہ	رقعہ
سیاوتلو افندی	صاحب والامناقب
بُو اکشام سیزہ بیر زیارت اتمک نیت اندم ایروقتی نزہ الورساہ تذکیرہی گیترن جواب ویرہی سیزنر-	آج شام کو میرا ارادہ آپ سے ملاقات کرنے کا ہو اگر آپ کو فرصت ہو تو براہ مہربانی بذریعہ حامل عریضہ ہذا کے جواب سے مطلع و ممتاز فرماوین

(ایام ہفتہ)

شنبہ - بارارکون - بابادایرتیسی - صالی - چہارشنبہ - پنجشنبہ - جمعہ -

سنیچر - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ -

SOHELI LANGUAGE

شہیلی یا شیدیون کی زبان

شہیلی	ہندی
جنرا کوناتو سے بیے	تمھارا نام کیا ہو
اوماں کیھٹ واپی وسے بیے	تم کہاں رہتے ہو
اوماں کیٹھواپی وسے بیے	تم کہاں جاتے ہو
ماکامینگا پی وسے	تمھاری عمر کیا ہو
اولوروگونجواگافی	تمکو کیا بیماری ہو
تانا اکاکوپیگا وسے	تمکو کس نے مارا

ہندی	سُہیلی
تم نے اسکو کسواسطے مارا	اوکم پیگا اگافی وسے بیے
اسکا کیا مول ہی	کیبز گانی اوٹنی پاوسے
یہ بہت مہنگا ہی	موزا نگا وسے
نہین یہ بہت سستا ہی	آپا وسے بیے موزکا ناستا ٹیرے ٹو
اسطرف آؤ	جو آپا
یہان بیٹھو	اوکیسٹ چہین وسے
یہان سے چلے جاؤ	تو پیڈسے زاکو
وہان سے اُٹھو	ناپو اونڈوکے
ہمکو کھانا دو	نیپی واری
مین بہت بھوکھا ہون	نجاٹیرے
مین بہت پیاسا ہون پانی دو	نکا ماجے موسٹے وانگو کوکا کہوکا
تم نوکری کروگے	ٹکا کازوسے
کیا طلب لوگے	سیاسلالا کینز گانی
تم کب آؤگے	اُٹکا کو جاریپی
کل یا پرسون آؤنگا	کیسو کیسو ٹوادکتو جا
یہان کوئی مسافر کے رہنے کی جگہہ ہی	ہاپا واٹھو کیتھی سیجوئی ستے ہاپا
اس گانون مین کوئی مسجد ہی	مسکیٹ اُدکو ہاپا نیتو کو ساری نانی

ہندی	سہیلی
بازار سے روٹی دال چاول ترکاری گوشت مچھلی انڈہ لاؤ	موکو بنڈا سوکو کو پٹم کو امٹے کھونڈے مچیرے بوگا یاما سماکے مزیوا لیبٹے ہایا
میرا قصور معاف کرو	حفونگو دھنبا اکو وسیہ ایکنی جیریوا عطا نوازا
یہ راہ کسطرف گئی ہے	جیاہی موکو بنڈا اواپی وسے سیے
مین بہت تھک گیا ہون	نیلگیرا موسٹے زری کو بنڈا
وہ کسکی عورت ہے	منم سکے وناہنی
اسکے ماباپ زندہ ہین	میاسکے بیاسکے اکو بنڈا واپی
اسکا بھائی بہن بیٹی بیٹا سب یہان ہین	ذوگیاسکے جولی واسکے سوکم ٹٹوا سکے واکو پایا پیا
وہ ہنستا ہے	امان چھے کا
وہ روتا ہے	امان ڈیا
اپنے صاحب کو میرا سلام بولو	زدون گووانگوا دیپیے سلام
مین نے اسکو آٹھ روز سے نہین دیکھا	سیکو کھومی شوکمو ناحی سیے ہاپا
وہ کہان گیا	ہاکنیڈا واسپے
مین نہین جانتا	سجوہی
وہ بہت سست ہے	ہونیہ وکوڑ یا
وہ عورت بہت خراب ہے	منم اڈوسکے پایا
دروازہ کھولو	پچیہ نگو وابلانگو
دروازہ بند کرو	پچھو ننگا بلانگو

ہندی	پشتو
تم کہان سے آئے	تو کم زائنا راغلے
تمہارے ملک مین برف پڑتی ہے	استا سو ملک کے واورے پریوزی
تم کیا اسکو کہتے ہو	تو سو لئے
اسکو کیا بیماری ہے	دے سہ نا جوڑا دے
تمکو کسنے مارا	تو چا واہلے
تمہاری شادی ہوئی	استا واده شوے دے یا نہ شوے دے
وه کون آدمی ہے	دغا کم سڑے دے
تم اسکو جانتے ہو	تو آغا پیژنے
مین سچ کہتا ہون	زه (زه) رشتیا وایم
مسجد کسطرف ہے	جمات کم خوا تا دے
تمہارا کوئی دوست یہان ہے	استا سو آشنا اپل پہ دے زائے استا دکلیشا دے
تم کسکی رعیت ہو	تو دا چا رعیتے
اس پہاڑ کا کیا نام ہے	دا غر سہ نامہ دا
اس ملا کو مین بہت روز سے جانتا ہون	آغا ملا ان دا ڈیرے مدت سے زه پیژنم
آج بہت سردی ہے ایک کمل اور کچھہ کپڑا مجکو دو	نن سمان ڈیر ساڑه گی یو پسا دا یو شڑے مالا راکا
اسکا کیا مول ہے	دوے سو بیا دا
مین بھوکہا ہون تھوڑی روٹی اور گوشت مجکو دو	زه (زه) اوگیم مالا لو کوٹی ڈوڈے او غوا خا راکا ماتا

ہندی	پشتو
وہ آدمی بہت دغاباز ہے	دغا سڑے ڈیر ٹھگ دے
مین مسلمان ہون	زہ مسلمان یم
تم چاول اور دودھ کھاؤگے	تو روجے او پے خورے
تھوڑی چھاچھ اور مکھن اسکو دو	یو کوٹی شو لے او کوچ آغلا (داغلا) ورکا
وہ کسکا نوکر ہے	دغا (اغا) دے چا نوکر دے
اسکی کیا طلب ہے	دوسے (دا اغہ) سوا جب دے
تم نوکری کروگے	تو نوکری کرے
وہ ہندوستان سے کب آیا	دے ہندوستان نا کلا راغلے دے
ہمیشہ فجر اور شام تم میرے پاس آیا کرو	تو روز صبائی مالا او ماغام مالا رازا
یہ تمکو پسند ہے	دا ستا خوا خادے سونٹ بین خواخادا
تم بازار جاؤ تھوڑا آٹا اور دال لاؤ	تو بازار تلا رشا کوکوٹی اوڑہ او دال راوڑا
اس گانون مین کوئی دوکان ہے	دے کیلی کے اٹھایئے دے ہندوا شتا دکنشتا دے
ایک گاے ایک بکری ایک بھیڑ	یو اغوا - یوا چیلئی (بزا) یوا گڈ ورے زمان دہ
میرے واسطے لاؤ	پارا راوڑا
انڈہ اور مچھلی بھی مجکو چاہیے تلاش کرو	آگے سے او کب زمان دا پارا اوگورا چرتا
تمکو کسنے گالی دی	تا تا چا کنزل کڑی دی
ایک شخص وقت اور ایک ٹھیرا اور ایک [illegible] شخص گھوڑا پاس آکر	وخیال [illegible] دے او [illegible] وا - یو چا داوا
ٹھیرے اوسکو بند وقت چلا کے دیکھا	دے تا - توپک چہ خلاصا وہ تالیدلے دے

ہندی	پشتو
اِسطرف آؤ	دے خواتہ راشا
یہان بیٹھو	رازا دلتہ کینیا
وہان سے اوٹھو	تو آغا زائنا پاشا
یہان سے چلے جاؤ	د دے زائنا توزا لاڑشا
مین بہت پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ	زہ ڈیر تگیم ستڑے او یو مالا راکا
تم انگریزی سمجھتے ہو	تہ انگریزی پوہیگے
کیا طلب لوگے	تہ سو دا جیب آخلے
تین چار روپیہ اور کھانا بس ہے	درے سلور روپیہ او ڈوڈیے ڈیرا دا
فوج کب آویگی	دا لشکر با کلہ راشی
مین سمجھتا ہون کل یا پرسون رات کو آویگی	زا پوہیگم یا صبا لا یا بل صبا لا شپیلا براشی
اِس دفعہ میرا قصور معاف کرو	دا زیلے زمان گناہ تا معاف کا
یہ کیسکا گھر ہے	دا دے چا کور دے
دروازہ کھولو	دروازہ لرے کا
دروازہ بند کرو	دروازہ بندا کا
کھانا جلدی تیار کرو	خوراک یا ڈوڈیے زر تیار کا
اِسکو پشتو مین کیا کہتے ہین	دے تاسوائی (مذکر وتاسوائی)
یہان مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	دلتہ کے دے چا مسافر ازلئے اِشتا دے او کنشادے
یہ راہ کسطرف جاتی ہے	دا لار کم خواتہ تلے دا

ہندی	پشتو
میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں	ما تمام روز کار کڑے وے زو ڈیر استڑے شم
تمھاری بہن کالی ہے	استا خور تکا تورا دا (کالی)
میرا بھائی اور ما باپ گورے ہیں	زمان رور (براور) اومور اوپلار تک سپندی
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	دے جاڑی اوکہ خواندے
اپنے چچا اور دادا کو میرا سلام کہو	توکاکاتا او چاچاتا زمان سلام وایا
تم روٹی کھاؤگے یا بھات	تو ڈوڈیئی خورے اوکہ وجے خورے
میں نے اسکا ایک دو روز سے نہیں دیکھا	ماپوا دووا روزے اوشوے چہ دیا اونلید
وہ کہاں گیا صاحب مجکو معلوم نہیں	دے چرتا لاریا تا معلوم نہ دے
اوس گھوڑے کا کیا دام ہے	دے دغے آس سہ بیادا
شاید چار پانچ یا دس روپئے ہونگے	شدا نجبر سلور یا پنزو یالس روپیہ بیاوا
چھ سات اونٹ اور آٹھ نو خچر	شپاب یا اووہ اوخان او آتھہ یا نہ خچرے
چورا لیگئے	پٹ کپیرے بوتلے
پیر منگل بدھ جمعرات جمعہ سنیچر اتوار	دوشنبہ سہ شنبہ چارشنبہ پنجشنبہ جمعہ شنبہ یکشنبہ

یو۱ - دوا۲ - درے۳ - سلور۴ - پنزہ۵ - اشپاب۶ - اووہ۷ - اتھہ۸ - نہ۹ - لس۱۰ - یوولس۱۱ - دولس۱۲
دیارلس۱۳ - سوارلس۱۴ - پنزلس۱۵ - شپارلس۱۶ - ووہلس۱۷ - آتھہ لس۱۸ - نولس۱۹ -
شل۲۰ - یوویشت۲۱ - دوویشت۲۲ - دریشت۲۳ - سلیرشت۲۴ - پنزویشت۲۵ - شپاب ویشت۲۶ -
اوویشت۲۷ - اتھہ ویشت۲۸ - نہ ویشت۲۹ - دیرش۳۰ - سلویښت۴۰ - پنزوس۵۰ - شپیتو۶۰ - آویا۷۰ -
اتیا۸۰ - نوی۹۰ - سل۱۰۰ - [illegible]۱۰۱ - زر۱۰۰۰ -

MOKRANI LANGUAGE

مکرانی زبان

ہندی	مکرانی
تمھارا نام کیا ہی	تیئین نام کا ہین
تم کہان رہتے ہو	تو کُجا نشتے سگے
وہ کہان جاتا ہی	وا کُجا رود
اوسکو کیا بیماری ہی	اِشیا چہ بیماری
تمکو کیسے مارا	تُرا کیا جتا
تم یہ کام کر سکتے ہو	توئی کارا کوت سکنے
اِسکا کیا مول ہی	اِشیئے قیمت چہ
یہ بہت مہنگا ہی	اِشیئے بازے زرسے گُتا
اِسطرف آؤ	اِنگو بیا
اِدھر بیٹھو	ایدا بنے (بنہ)
یہان سے چلے جاؤ	چیدا ہرو
وہان سے اُٹھو	چو دا چیز بو
ہمکو کھانا دو مین بھوکھا ہون	من ورگا (کھانا) بدہ مے شودی کا
مین پیاسا ہون ٹھنڈا پانی لاؤ	ما توئی کامن سرد آبا بیار بدہ
تم نوکری کروگے	تو نوکری کنے
تم کب آؤگے	تو کدی کا ئے

ہندی	مکرانی
کل یا پرسون آونگا	باندا تے کاہان اسکے پیری
یہان مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	ایدا مسافرے نندکے جاگاہست
تم نے روٹی و ترکاری تیار کی	تو نگین (روٹی) و تلکاری تیار کوتا
میرا قصور معاف کرو	منی گناہا بخشو
جلدی کرو مجکو دور جانا ہے	گوشا بکن من دور روگیان
یہ راہ کہان جاتا ہے	ایہ راہ کجا رَوْ (رو)
مین نے دن بھر کام کیا ہے	من دوراتین روچ (روز) چاکار کوتا
تھک گیا ہون	من دم بُرتا
میرے بہن کو تم نے دیکھا ہے	منی گوہار تو دیستا
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	ایہ مردم گریت آکے خندی
اپنے ما باپ کو میرا بہت سلام بولو	تئی ماتہ پتاران منی بازیا سلامان بدہ
اوس کو مین نے بہت روز سے نہین دیکھا	بازروچ بیتا ما نئی ستا
وہ کہان گیا	وا کجا شُوتا
یہ گھر میرا ہے	ایہ لوگ منی گے
مجکو معلوم نہین	ماسہی تاہا
وہ آدمی بدمعاش ہے	ایہ مردم سک گندہ کی ئی

NEPALESE LANGUAGE

نیپالی زبان

ہندی	نیپالی
تمہارا نام کیا ہے	تمرو نانو کیا ہو
تم کہان رہتے ہو	تیمی کہان رہنچھو
تم کہان جاتے ہو	تیمی کہان جانچھو
تم کہان سے آئے ہو	تیمی کانوٹھا آئے ہو
تمکو کیا بیماری ہے	تیلائی کیا بھیو (کیا بیماری چھا)
تمکو کس نے مارا	تیلائی کسلے ماریو
تمنے اُسکو کسواسطے مارا	تیملے اِسلائی کینو ماریو
اِسکا کیا مول ہے	یہ چیز کو تِملے کیا دام لینے چھو
اِسطرف آؤ	اِتر آؤ
اُدھر جاؤ	اُتر جاؤ
تم یہان بیٹھو	تیمی یہان بچھہ جاؤ
تم کھڑا ہے	تیمی ٹھاڑ د ہو
آپ مجکو کھانا دو مین بھوکا ہون	مالائی بھوکھ لاگا کو چھو تبا مین لے کے کھانا دو
مین پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	مالائی تِرکھا لاگا کو چھو پانی کہو لائی دو
تم نوکری کروگے	تیمی لے کے اِی نوکری کرنے چھو کہ چھو نو
کیا طلب لوگے	کتنے روپیہ طلب لینے چھو

ہندی	نیپالی
تم کب آؤگے	کیلے آسنے چھو
کل یا پرسون آؤنگا	بھولی آسنے چھو یا پرسین آسنے چھو
یہ راہ کہان جاتی ہے	یوہ بالو کتر جان چھو
مین نے اسکو آٹھ روز سے نہین دیکھا	آٹھ دن بھو مالائی اوسکو دیکھو نا
مجھکو معلوم نہین	مالائی جاندسے نو

BEEEL LANGUAGE

بھیلون کی زبان

ہندی	بھیل وانی
تمھارا نام کیا ہے	تونا نو کا ہے
تم کہان رہتے ہو	تو کائین رہتو
تم کہان جاتے ہو	تون کائین جاتو
تمکو کیا بیماری ہے	تن کاسئے ڈوکھا
تمکو کس نے مارا	کو ڈانٹھو کیو
تمنے اسکو کسواسطے مارا	کنیڈسے خاطر ٹھوکیو
اسکا کیا مول ہے	یا کائی مولو ہے
یہ بہت مہنگا ہے	جاکو مانگھو ہے
اسطرف آؤ	ایہان آؤ
ادھر بیٹھو	ایہان بیٹھو

ہندی	بھیل والی
یہان سے چلے جاؤ	این وکوجو
وہان سے اوٹھو	اسے پون وکوا وٹھیے
مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو	پوک لاگی سن ماندو وسے
مین پیاسا ہون پانی دو	پیاہنی لاگی پائین پاجے
تم نوکری کروگے	آوتیورسے
کیا طلب لوگے	کائی سے نون
تم کب اوگے	نون کدہی آوسے
کل یا پرسون آوینگا	دیگی آسنے پرسے دیامین آوسے
آج رات بہت ٹھنڈا ہی تھوڑا کپڑا اور کمل دو	آجی راتے ہیالو ہی پوترون کمبل وان دسے
یہ راہ کسطرف جاتی ہی	او واستا کاہین جاسے
تمھاری عورت اور ما باپ بیٹا بیٹی بہن بھائی اچھے ہین	تورو تہنے ـ بائی ـ باکو ـ پوئیہرو ـ پوئیہری (عورت ـ باپ ـ بیٹا ـ بیٹی) بائی ـ وادا ـ ہرسے ہین (بہن ـ بھائی)
وہ کہان گیا	اوہ کاہین اٹھی گیو
مجکو معلوم نہین	آہی ناہین جانتو
مین نے اوسکو ایک برس سے نہین دیکھا	ایک اورسی ناہ دیکھیو
ایک مہینہ ہوا وہ یہان آیا تھا	ایک مہینہ ہوا آئو
ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس	ایک بین تین چار پانچ چھو ہات آٹھ نو دہو

NICOBARESE LANGUAGE

نکوباری زبان

ہندی	نکوباری
تمھارا نام کیا ہے	چِن لیا ناک ہین
تمھارا باپ (باپو) کون ہے	شام کیتون ہین
تمھارا گھر کہاں ہے	چون ساٹی
تم کیا مانگتے ہو	چین یوہین
ایک روپیہ مین کتنے ناریل دوگے	ہینگ تاق (ایک) روپیہ (پیلہ) قتوم آئین وا ناریل
کیا تم بیمار ہو	توا دتوآن ہین
سر مین درد اور بخار ہے	ہان قوری اسنے پکالی یو
تم یہاں آؤ	تانیٹر (کتر ٹرک) ایتا آن ہین
وہان بیٹھو	آن شتتو
تم یہاں سے چلے جاؤ	یوچوہ آن ہین
کسواسطے	چووی
اس لال کپڑے کا کیا مول ہے	تام تاق روپیہ آسنے لو قم لانک
تم بڑے صاحب کے سامنے کیا بولو گے	چین اولیولوان ہین چقا ابیا
جس آدمی نے تمکو مارا اسکا کیا نام ہے	چن لیاناک پیوادائی توآسنے ہین
ایک روپیہ کا کتنا چاول ملیگا	ہینگ تاق روپیہ قام تاق کمنلا ہا آروئے (چاول)
اپنے صاحب کو میرا سلام بولو	اولیولوآن ہین چقا ابیا یاشہ حرک

ہندی	نکوباری
میرے لیے کچھ کھانا لاؤ میں کھاؤنگا	پہتیری آن ہین پوا اون اوق پچیہ
میں بہت بھوکھا ہون	اوائمین غان انچیاے
یہ پانی نہایت گرم ہے	ان دیاک توتائمین
گوشت اور مچھلی کھاؤگے	قولائی آسنے فا اون اوق انہین
میں یہ چیز نہیں کھاتا	ہان چیچ چینتا اون اوق
ایک روٹی اور تھوڑا مکھن یا گھی مجھے دو	ہینگاک اوقی آسنے نچی ہونگ بہانگ کیتہ
اس بوٹ میں بیٹھکر جہاز میں جاؤ	پوقتو انہین آسنے ہفو رچوہ انہین اول پنگا
تم پیرنا جانتے ہو	لیپ آنہین آسنے قچال
یہ تمھاری جورو ہے	آسنے قان ہین
یہ تمھاری بہن ہے	آسنے انکا نہین ہین
نہیں یہ میری ماں ہے	ہان آسنے چہنا انکانا
تم شام کے وقت آؤ	قانیرہ آنکین آسنے نتام
تم دن کو یہاں مت آؤ	ہت وکل آنہین آتاتائی ہینگ

خالق باری زبان نکوباری مؤلفہ چمن خان

دیوسہ کہتے نام خدا	چن لیانگ ہین کیا نام تیرا
توپ وئیان پیو شراب	ہتو لانگ بہشتی بڑا خراب
قان کیتوا بھائی کی جورو	کیتو فوبرہ جنگلی گوبیسنو
پوچشی آنہین کہاں کو جاؤ	لوا قان تیرہ جلدی آؤ

پہین ہوتیتہ - کیا کیا لاوے
لمرح - بڑا دن - اور خوشی
اونلاپائی - ہے - اسمان
سے اوٹی - آگپ - آموئین - تاکو
پائی شمرک - سلام - کوجان
ہولاتائی وسے - شروع کرو
لیث لیبرہ - ختم کتاب

چین وی - کیا چیز بنائے
ایک موافق - ہینگ ہشی
ڈپاک اولتا - دودھ - کوجان
ڈاپے بشاپ - اشائی - ہے - گو
ہول تال غان - حکم کومان
اوداو - بیماری - کیا - مرو
تواچھم برقد - ہے - اداب

MAHRATTA LANGUAGE

مرہٹی زبان

ہندی	مرہٹی
تمہارا نام کیا ہے	تمچے کاسے نانو
تمکو کیا بیماری ہے	تمہاس کائے روگا دیتھا ہے
تمہاری نالش ہے	تمچی کیا فریاد آہے
اسکو کسنے مارا	تیاس کونی مارلے
اسکا کیا مول ہے	یاچے کائے مولا ہے
بہت سستا ہے یا منہگا ہے	سستا آہے انکوا مہاگ
اسطرف آؤ	اِکڑے یا
یہاں بیٹھو	اتھے بیسا
یہاں سے چلے جاؤ	اتھون زا

ہندی	مرہٹی
اوسکو کام پہ بھیجدو	تیاس آپلے دہندہیا وریا ٹھون دیا
وہ بڑا عقلمند ہے	تو موٹھا بدّھی وان آہے
وہ بیوقوف ہے	تو موٹھا بدّھی نشٹ آہے
میری پرورش کرو	مَزورکاہین کرپاکرا
اُسکو سخت سزا ہوئی	تیالا موٹھی ہیکپچھا (ڈنڈ) ژالی
تم کب آؤگے	تم مہین کیونہاں یال

BENGALEE LANGUAGE

بنگالی زبان

ہندی	بنگالی
تمھارا نام کیا ہے (یا آپ کا نام کیا ہے)	(تنجار) مہاشایر نام کی
تمھارا ضلع کون ہے	آپنر کونتہاے ضلع
تمھارے باپ کا نام کیا ہے	مہاشایر ٹھاکریر کی نام
تم کس قصور میں قید ہو	آپنی کی مقدمہ قید آسین
تم کہاں رہتے ہو	آپنی کُوتہاے تھاکن
تم کہاں جاتے ہو	آپنی کُوتہاے جان
تم کہاں سے آئے	آپنی کُوتہا تھیکے ایلین
تم کیا کہتے ہو	آپنی کی بول چھین (بالین)
اُسکو کیا بیماری ہے	اُنار کی بیادھی (پیڑا)

ہندی	بنگالی
یہان سے چلے جاؤ	اے کہان ہوئی تے اپنی جان
وہان سے اوٹھو	او کہان ہوئی سے اوٹھے جاؤ
مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو	آمین کھودا پیٹیسی امان کے کچھو کھیتے دین
مین پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	آمین پی پاشا ئے امان کے جل دین
تم نوکری کروگے	آپنی کنوکری بن (چاکری کری بن)
تم کب آؤگے	آپنی کبے آشی بین
کل یا پرسون آؤنگا	کالہ کی پرسون آشی بو
اسوقت میرا قصور معاف کرو	اے کھونے امار قصور معاف کرین
یہان کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	اے کھانے اوٹھتی کھانا آسے
یہ راہ کس طرف جاتی ہے	اے پاتھہ کوتھائی گیا سے
مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہون	آمین شکل دن کام کرتے مرتیپی (مری گیلم)
میرے چچا کو تمنے دیکھا ہے	امار کھوڑو مہاشائی کے دیکھے بین
تمھاری بہن بہت کالی ہے	اپنار بھگنی بڑو کوچھری
میری سالی بہت گوری ہے	آمار شالی (جشمر) بڑو سندر
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	او لوکٹی کیا فوکاندین کی ہاشین
اپنے مرد کو میرا سلام دو	اپنار شامی (بھتار) کے امار پرنام جنان
تم روٹی کھاؤگے یا بھات	آپنی روٹی (پیٹھے) کی اتو بھوجن کری بین
مین نے اوسکو پانچ چھہ روز سے نہین دیکھا	آمین اونا کے پانچ چھہ ویباش دیکھی نا

ہندی	بنگالی
وہ کہان گیا	اُونی کوتھائی گئے سین
صاحب مجکو معلوم نہین	آمین جانی نا
وہ عورت بہت نیک ہو	اواِستری نیتان توبھالومانس
وہ آدمی بہت خراب ہو	اُولوکٹی بڑو پاجی
اسکو بولو روز روز کام پر آوُ	اُوہاکے بولین روز روز کانے آئے شو
وہ گاے تمنے کتنے کو مول لی	اوگابھی کاتوٹکائے نئے سو
آٹھ لو روپیہ اُسکی قیمت ہو	آٹھ فوٹکا اِدھر دام ہوئے سے
تھوڑا کپڑا مجکو دو	ایکٹھو کا پڑا مان کے دین
تم سمندر مین غسل کرو	آپنی ندی تے چان کرین
اُسکو دوادیکر کام پر بھیجدو	اوہاکے آوشدی کھوائے کانیر اوکہاں پٹھائے دیر
وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو	اُولوکٹی لکھاپڑھا جانین کی نا
تم یہان ایک گھر بناوٗ	آپنی اے کہانے ایک کہانا گھر باندھو
تم ہندوستانی جانتے ہو	آپنی ہندوستانی کتھا جانین کی نا
تمکو ٹٹی بنانا آتا ہو	اپنار چھانپ (بیڑا) بنانے آشتے کی نا
تمکو چھپر کا کام معلوم ہو	آپنی چھاؤنی کنمو جانین کی نا
تمکو یہان کتنے برس ہوئے	اپنار اے کہانے کتو بشر کتھو دی باش) ہوئے
مین بنگالی بات نہین جانتا	آمین بنگالی کتھا جانی نا
تم اُس سے شادی کروگے	آپنی اوہان کے بی باہو کری بین

ہندی	بنگالی
آج تم بہت دیری سے آئے	آج آپنی اونیک بیلا سے آشی آسیچھین
تم پھر ایسی سستی مت کرو	آپنی ایمن دھیلامو کری بین نا
اسکو موقوف کردو	اوہان کے ایسے کرمو ہوستے چھڑا بیچھ
چراغ جلاؤ	پردیپ جالو
بتی بجھاؤ	پردیپ نیبھائیوین
کھانا پکاؤ	بہات رندہین
دروازہ کھولو	دودار (کپاٹ) کھولین
بھولو مت	بھولی بین نا

TAMILORABWI LIANGUAGE

ٹامل یا اروی زبان

ہندی	اروی
تمہارا نام کیا ہی	اونگو پیرینا
تم کس قصور مین قید ہو	نینگو ینا کتم سیدی گون
تم کہان رہتے ہو	نینگو ینگے اِرکرو
تم کہان جاتے ہو	نینگو ینگے پورنینگو
تم کہان سے آئے	نینگو ینگے ارندو ندی گو
تم کیا کہتے ہو	نینگو ینا چولرینگو
اوسکو کیا بیماری ہی	آورک ینا ویادی

ہنداری	اُروی
تمکو کسنے گالی دی	اونگل کو یار تِھنا
تم کسواسطے ہمیشہ تکرار اور لڑائی کرتے ہو	نیگو دنم اِنّاٹ کو چنڈسے پوڑرسے
اِسطرف آؤ	اِنگے وا
یہان بیٹھو	اِنگے آوکار
یہان سے چلے جاؤ	اِنگے ارندسے پو
وہان سے اوٹھو	اِنگے ارند بیندرہی
مجھکو کھانا دو مین بھوکا ہون	نیگو چورکوڑنا پسیا ارکرین
مین بہت پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	نیگو ربو تاگم ارکدکو نجم تتی کونڈا
تم نوکری کروگے	نی وبیلے سیبوریا
ہان صاحب مین نوکری کرونگا	آما آبا وبیلے سیبوین
کیا طلب لوگے	ینتا چلم وانگوسے
تین چار روپیہ بس ہے	مون نال روپیہ پودم
تم کب آؤگے	نی بیچو وروسے
کل یا پرسون رات کو آؤنگا	نالے نال نی کی راتری کے وروسے
اِسوقت میرا قصور معاف کرو	اندسے وبیلے پورسے کوڑ
یہان کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	اِنگے مسافر ارکرنت کے وپڑان ارکدا
یہ راہ کِسطرف جاتی ہے	اِندسے ولی بینگے پود
مین [illegible] مجھ سے کام کیا اب تھک گیا ہون	اِنّی الان وبیلے بیدسے الناپوچی

ہندی	اروی
میرے چچا کو تمنے دیکھا ہی	ینگل چتے اپن پا رتیا
تمھاری بہن بہت کالی ہی	اونگو تنگا چی کرپا ارکد
میری سالی بہت گوری ہی	اونگل مجن چی زنبو سڑپا ارکرا
وہ روتا ہی یا ہنستا ہی	اندا نفسے الوران الادی چرکران
اپنے دادا کو میرا سلام بولو	انگو پاپن کو ین سلام چیل
تم روٹی کھاؤگے یا بھات	فی روٹی تنڈ وبا الادی چورتنڈ ویا
مین نے اسکو پانچ چھہ روز سے نہین دیکھا	نا انجی - آرنالا پارک ویلے
وے کہان گئے	اونگوالان ینگے پونانگو
صاحب مجکو معلوم نہین	آیا اینکو تزبا دو
وہ عورت بہت نیک ہی	اندا پو یلے رنبو نلے ارکدا
وہ آدمی بہت خراب ہی	اندا نفسے رنبو گٹوین
اوسکو تو لو ہفتہ مین سات روز برابر آو	اونکو چلو کرمے لے ٹیرنال سرباور چولو
اس گاے کو کتنے کو مول لیا	اندے پیتو یتا ویلے کی مانگنے
آٹھہ روپیہ اسکی قیمت ہی	بیٹ ونبدو روپیہ ویلے ارکدو
تھوڑا کپڑا مجکو چاہیے (ہونا)	کونچم قوفی تپو پا ارکدو
تم سمندر مین غسل کروگے	سمتر تلے مولو
اسکو دوا دیکر کام پہچان دو	اونکو مرند کورٹ ویلے کی اناپو
پھیرا تر جمعہ اور اتوار کو وہ آتا ہی	تنگے کلے - ویلی کلے - نابت کلے وران

ہندی	اروی
وہ لکھتا پڑھتا ہی	آدین ایڑوران پڑھی کران
وہان گھر بناؤ	انگے اوڑکٹ
تُم ہندوستانی جانتے ہو	اُنوگو تلکو تیریا
تُمھاری زبان مین اِسکو کیا کہتے ہین	اونگو پیچلے ادکی چیرپیا
پیر منگل بُدھ جمعرات جمعہ سنیچر اِتوار	تنگہ کلہے - سیوسے کلہے - بُدھ کلہے - بالا کلہے ویلی کلہے - سنی کلہے - نایت کلہے -
ایک [۱] دو [۲] تین [۳] چار [۴] پانچ [۵]	اونو [۱] - رنڈو [۲] - مونو [۳] - نالو [۴] - انجی [۵]
چھہ [۶] سات [۷] آٹھہ [۸] نو [۹] دس [۱۰]	آرو [۶] - ایلو [۷] - اٹو [۸] - اوبنڈو [۹] - پتو [۱۰]
گیارہ [۱۱] بارہ [۱۲] تیرہ [۱۳] اونیس [۱۹]	پدن اونو [۱۱] - پن رنڈو [۱۲] - پدمونو [۱۳] - پت اپید [۱۹]
بیس [۲۰] تیس [۳۰] چالیس [۴۰] پچاس [۵۰]	اروڈو [۲۰] - موپدو [۳۰] - ناپدو [۴۰] - ایمپدو [۵۰] -
ساٹھہ [۶۰] ستر [۷۰] اسی [۸۰] نوے [۹۰]	اروودو [۶۰] - ایلودو [۷۰] - ینپدو [۸۰] - تونورو [۹۰] -
سو [۱۰۰] ہزار [۱۰۰۰]	نورو [۱۰۰] - آیرم [۱۰۰۰] -
میرے نوکر کو بلاؤ	ان اوڑتے یا ویلے کارنے کو پڑو
دروازہ بند کرو	کدو موڑو
دروازہ کھولو	کدو تورو
تُم بہت سست ہو	نی رہُو سستی
بھولو مت	مرکا وے
وہ بیوقوف ہی	اونکو بوتی ایلے

ہندی	اروی
حاضری تیار کرو	ہیچی تیار پتو

GOND LANGUAGE

گونڈی زبان

ہندی	گونڈی
تمھارا نام کیا ہے	نیا پورو باتل
تم کہان رہتے ہو	نیا بگا من تن
تم کہان جاتے ہو	نیا بگا وان تن
تم کیا چاہتے ہو	باتل تل کا نتونی
یہ راہ کسطرف گئی	ایدھ ہیکی داہتا
اسطرف آؤ	ایگا وبا
یہان سے چلے جاؤ	ایگا ڈاہتو
مین پیاسا ہون پانی دو	اسے اونڈا وستا ییرتیرا
مین بھوکھا ہون روٹی دو	کروستا جاوا اونڈاہم
آگ لاؤ	کیس ترا
تم نوکری کروگے	نیا چاکر نیا گا سندا کی
تمھاری کیا نالش ہے	تینا بچیر دلا
بہت مہنگا ہے	ادہ سنگے غتا
اپنے باپ کو بلاؤ	سے باتن کریا

ہندی	بلوچی
تمکو کیسنے مارا	تئرا کہیا جہدہ (شاید خرابیٔ لفظ۔ دہ)
تمکو کسنے زخم لگایا	تئرا کہیا ٹپ تئدا
تم نے اسکے تلوار ماری	تھا ہین ارزا ہم جہادہ
اس اونٹ کا کیا مول	اسے لیٹروے چہچنگر بہا ہین
تم یہ کام کر سکتے ہو	یہ کار بتا خود کنا سے
یہ بہت مہنگا ہے	یہ بازے بہا ہین
اسطرف آؤ	اندا بیا (اونگو بیا)
ادھر بیٹھو	اینا انشدا
یہان سے پہلے جاؤ	چپیدان درابرو (چپیدان درکھو)
وہان سے اٹھو	چھوان گھر دبی
مین بھوکا ہون کہانا دو	ہین شودہی آن ہین نے ورڈے دیو
مین پیاسا ہون ٹھنڈا پانی دو	ناسکیا تھوتی آن منا آسفے دیو
بہائی تم نوکری کروگے	تھا بہراس شونکھی کھنائے
تم کب آؤگے	تھان کھدین کھائے
کل یا پرسون آؤنگا	سبا نگہہ کہان ہے تیروشے کہان
یہان کوئی مسافر کی جگہہ ہو	اینداہارودا اوکے منارسے استین
ہمارے واسطے شہر سے گوشت پیاز لسن روٹی لاؤ	شہران بیرو بیا گوزدسے وپیلے تھومے نغنا بیار (گوشت، پیاز، لہسن، روٹی)
میرا قصور معاف کرو	اوا جرچی منتر اگنشتا منا معاف کہان

ہندی	بلوچی
ایک بندوق اور ایک گھوڑا میرے واسطے لاؤ	توپکے زیان بچا بیا
جلدی کرو تجکو دور جانا ہے	تچکایان کہ تئیں پندہ دیر ہیں
یہ راہ کہاں جاتی ہے	ہے دگ تئی انگو روے
میں صبح سے تجھ کام کیا اب تھک گیا ہوں	ما جون وش کار کتو ا تھکگان
وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے	الیٰ مردم گریتگین یا خندگین
میری عورت کو تم نے دیکھا ہے	تھو می جن دیسکہ
اپنے باپ اور بھائی کو میرا سلام کہو	تھو وتی پید اروبا سلامان دسے
وہ کہاں گیا	ان تھا انگو (ایدکھو) شتدان
صاحب مجھے معلوم نہیں	منا شتدہ سئے وا لکھو شدہ
ایک دودھ کی گلاس میرے واسطے لاؤ	گوکھنزانگین پچا بیار
تمھاری شادی ہوئی	تھائی سیر بیا
مسجد کس طرف ہے	خدائی لوگ تھانگو ہیں
تمھارا کوئی دوست یہاں ہے	تھائی لالاکس ایدھان استیں
اس پہاڑ کا کیا نام ہے	ان کھوہ (ٹوکر) نام چیہ
آج بہت سردی ہے ایک کمل اور کپڑا دو	منا سیاگو ہارے بیبا منا کمل پوشتی دیہ
وہ آدمی دغاباز ہے	ان مردم لوٹین لگورے
تھوڑی چھاچھ اور مکھن دو	کمے چھن مسکے منا دے
ہمیشہ فجر اور شام کو میرے پاس آؤ	سہر وشام گوتر ما نکھیا بگیاتے بیا

ہندی	بلوچی
آٹا چاول تنرکاری یہان ملیگی	آرتھہ - برنج سرے ساگ یہان بیج پڑا استین کدہ
اُس بکری کے بچہ کو کسنے مارا	ان تیزے سنگہ کہیتا جہدہ
تم کسکی رعیت ہو	تہیا کھائی باوُ تیین
انگریزی فوج کسطرف گئی	فرنگی لشکر دا کھو شُدہ
یہ کسکا گھر ہو	اید کھائی لوگیین
ایک لڑکی ایک لڑکا ہو	یک مینڈہہ یک بچیین
ایک گدھا ہمارے کھیت مین ہو	یک غرے مین کشارا خفتا
تُمنے وہ اونٹ چرایا ہو	تا لیٹرو دزدا
تُمنے اُس آدمی کو کیون مار ڈالا	تہان آمر بچیے کُھشتہ
تمہارا کوئی گواہ ہو	توانی کسے شاہد استیین
اب چپ رہو مین سوتا ہون	نی چُپ کسنے ماوا وسیے کفنا
آگ جلاؤ	آسا او کشنے
تھوڑا نمک لاؤ	کسیتے سفے وہاذی بیارین
بیس تیس چالیس پچاس	گیست گیست وہ - چہل - وپنجہل وہ
شہر روجھان مین ایک قُبہ کا کیا مول ہو	روجھانا گوراندُ بہا چیکرین
یہ بچہ و چھرا کسکا ہو	اید دروہی وکھائچ کھائین
خدا کی بندگی و نماز کرو	خدائی بندگی و نمازا کھان۔
تم کس قصور مین قید ہو	ترا چھہ قصور قیدا اختگی

PUNJABI LANGUAGE

پنجابی زبان

ہندی	پنجابی
تمھارا کیا نام ہے	تو ہاڈا کی ناں ہے
تم کہاں رہتے ہو	توں کتھے رہندا ہے
تم کہاں جاتے ہو	توں کتھے وینجے (جاتے)
تم کیا مانگتے ہو	او توں کی منگنا ہے
تمھاری کیا نالیش ہے	تھوڈاڈی کی نالج (نالش)
تجکو کس نے مارا	تیںنو کین مارا ہے
میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو	ڈاڈھی بھوکھ ہینو کچھہ کھڑ دیسین
میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو	ڈاڈھی تیہ کچھہ پانی دیسین
تم کسواسطے لڑتے اور گالی دیتے ہو	توسی کیوں لڑندے اور گالی دیندے
وہ روتا ہے کہ ہنستا ہے	اوہ روندا ہے کہ ہسدا ہے۔
میں کل جاؤنگا	اسی کلھ جاندے ہیں
اب کیا بجا ہے	ہوں کی وجا ہے
ہمارے ساتھہ آؤ	ساڈے نال آؤ
تمھاری عورت کی بات میں نہیں سمجھتا	تھواڈی تیوں یارن کی گل میں نہیں جاندا
تمھارا کون گانوں ہے	تھواڈا کیڈھا پنڈ ہے
کہاں جاتے ہو آج یہاں رہو	کدے کتھے ونجو سائیں آج ایکو گھر بیٹھے
مجکو آج جانے دو	سانو آج ونجن دے

کشمیری	ہندی
چیچہ وا ما چیپے	حقہ پیو گے
ٹھول پکاسے	انڈہ پکاؤ گے
چوچ بُر کا کھیسے	روٹی کھاؤ گے
شونگہ سے	سو رہو
کوُر و گش	کہان جاتے ہو
یور و لاؤ	اِدھر آؤ
یلا ڈوا یدر فو	ایک طرف ہٹ جاؤ
ولو ولو مد فو کد یو زمیان	میرے پیارے آؤ
آن من سونش شان من ادس	وہ بڑی عزت والا ہی
نیاٹ کھیسے	گوشت کھاؤ گے
چون ناؤ کیا چھو	تمھارا نام کیا ہی
تو ہہ کاشیر پٹھہ کر آؤ	تم کشمیر سے کب آئے
تو ہہ کیا کام کران چھو	تمھارا کیا پیشہ ہی
کاشیر جیا شین پیوان	کشمیر مین برف پڑتی ہی
کاشیر پٹہ ایک ناؤ کیا چھو	کشمیری زبان مین اسکا کیا نام ہی
ایہ زادر ہند مول کیا چھو	اِس لوئی کا کیا مول ہی
یہ دوشالہ کاشیر منز کیتس کتنن ایوان چھو	یہ دوشالہ کشمیر مین کتنے کو بکتا ہی
یہ کلا پوش اِسی دیو	یہ ٹوپی ہمکو دو

ہندی	کشمیری
یہ پگڑی اور جوتہ کسکا ہی	یہ دستار بیزار کسند چھو
یہ لڑکا لڑکی کسکے ہین	یہ نچو تہ کور کسند چھہ
وہ کسکی عورت ہی	یہ کہانز زنانہ چھہ
تھوڑی ترکاری اور چاول مچھلی گوشت انڈہ میرے واسطے لاؤ	کم سبزی بتہ تُھل بہ گاڈہ ماز تھول بینے بابت اَنو
تم کہان رہتے ہو	توہہ کتہہ روزان چھو
تم نوکری کروگے	توہہ کریوہ نوکری
میرے واسطے کشمیری چاء بناؤ	میان بابت کاشر چاء بناوو
تم کہان رہتے ہو	تو کتہہ چھیو روزان
یہ راہ کس طرف گئی ہی	یہ وتھہ کُت چھہ گشران
تم حقہ پیتے ہو	توہہ چھو تموک چوان
مین بھوکا ہون تھوڑا کھانا دو	بہ چھس فاقہ کنیسا دیون کھن کھنو
مین پیاسا ہون پانی پلاؤ	بہ چھہ لج شر ترییش ترییشہ چاپیون
کشمیر مین برف کب پڑتی ہی	کاشر منز شین کر پیون چھو
وہ میلہ کب ہوگا	سو میلہ کر سپ نہ
تمہارے ملک مین چوری بہت ہی	تُہندس مُلکس منز سٹھاہ ژور سپان چھہ
وہ عورت بہت خوبصورت ہی	ہو زنان سٹھا خوبصورت چھہ
کچھ کپڑا اور ایک کمل مجکو دو	کپرھنہ بہ اِک کمل دِیو

کشمیری	ہندی
اُہ پہاڑ سٹہا تھید چھو	یہ پہاڑ بہت اونچا ہے
یمس گاو بہ گورسن مول کیا چھو	اِس گاے اور گھوڑے کا دام کیا ہے
کاشِر منز دَد گھیو کسہ مول کیا چھو	کشمیر مین دودھ اور گھی کا کیا بھاو ہے
توہہ ہمس کن بابت لادِ لو	تُمنے اُسکو کِسواسطے مارا
توہہ مہ سیت پنجاب یِوُ	تُم میرے ساتھ پنجاب چلوگے
توہنز ماج ہُند ناو کیا چھو	تُمھاری والدہ کا کیا نام ہے
توہہ جال کاشرس زانان چھو	تُم جال کشمیری کو جانتے ہو
کاشِر منز کیا کیا میوہ آسان چھو	کشمیر مین کیا کیا میوہ ہوتا ہے
توہنز ذات کیا چھو	تُمھاری کیا ذات ہے
توہہ کیا تنخواہ ہیو	تُم کیا طلب لوگے
توہہ چھو مہاراج سند نوکر چھو	تُم مہاراج کے نوکر ہو
یتھہ چھا کینسی مسافرس کِشہ جائے	یہان کسی مسافر کے رہنے کی جگہہ ہے
سو چھو سٹہا دغاباز	وہ بڑا دغاباز ہے
توہہ چھو مین دوست	تُم میرے دوست ہو
سو چھو تُھند دشمن	وہ تُمھارا دشمن ہے
مہ سیت سے یو	میرے ساتھ آؤ
ہمس زنان دِہ ناو	اُس عورت کو بُلاؤ
دروازہ مُشر ریو	دروازہ کھولو

ہندی	کشمیری
دروازہ بند کرو	درواژہ دیو
یہ چیز اِدھر لاؤ	یہ چیز اَتھ یوِر
اسکو وہان لیجاؤ	یہ نہ تور
اس سست نوکر کو مارو	ہمس سست نوکرس لایو
اسکو میرا سلام بولو	ہمس دپیو مین سلام
یہ بوجھا اوٹھاؤ	یہ بور تُلیو
کشمیر مین لڑائی ہوئی	کاشر منز لڑائی سپدِن
کشمیر مین کتنی فوج ہی	کاشر منز کوتہ لشکر چھہ
اگر تم ایسا کام پھر کروگے تو سزا ہوگی	اگر چھیہ تُتھہ اژہ کام کریو سزا پایو
یہ لداخ کی بکری ہی	یہ چھیہ لداخ کچھہ ژاوج
یہ اُون بہت نرم ہی	یہ پیر سٹھا نرم چھو
سچ بولو	پوزہ وَن
جھوٹھہ مت بولو	اپُزن ما ون
تم مسلمان ہو یا ہندو	تو سہ چھو مسلمان کہ نہ ہند

COLE AND SONTHAL LANGUAGES

کول و سنتھالی زبان

ہندی	سنتھالی
تمھارا نام کیا ہی	امان تمو چینیا

ہندی	سنتھالی
وہ روتا ہی یا ہنستا ہی	راِہ تناچہ لاندا تنا
میرے باپ اور ما کو میرا سلام بولو	آپان اپانگ اینگ جوا تیاکی مین
وہ کہان گیا	اینی او پاتے سینا اینا
مجکو معلوم نہین	کین ایتو آنا
مین نے اسکو بہت روز سے نہین دیکھا	آڑی دِنت کین لے لکا جیا
ایک مہینہ ہوا یا ایک برس	میچا ڈون چہ سیت میرا ہو بانیا
ایک دو تین چار پانچ	میان - باریا - اپیا - اوپونیا - مویان
چھ سات آٹھ نو دس	تھریا - ایآیا - اریا - ارپا - گلیا -

ASAMESE AND BHOOTIA LANGUAGE

آسامی وبھوٹیا زبان

ہندی	آسامی
تمھارا نام کیا ہی	تما کا کو بے
تم کہان رہتے ہو	ننگ براتنگ لائی
تم کہان جاتے ہو	ننگ برسے تھانگ سلائی
وہ کہان گیا	او برسے تھائیان
مجکو معلوم نہین	انگ سانانی مائیان
تمکو کس نے مارا	ننھے سرسے بولائی
تم نے اسکو کس واسطے مارا	ننگ استے نی بولائی

آسامی	ہندی
تا مانگ لائی	اِسکا کیا مول ہی
اَنگاک نائیا	یہ بہت مہنگا ہی
کرائی	نہین صاحب
تونگو	ہان صاحب
ارسے نانیدی	اِسطرف آؤ
آچوگ دی	یہان بیٹھو
تھانگ دی	یہان سے چلے جاؤ
بچا دی	وہان سے اُٹھو
ماپوکیپگو مائی تب دی	مین بھوکا ہون تھوڑا کھانا دو
ماپوتی کانگ توئی تب دی	مین پیاسا ہون پانی دو
نسانگ تانگو	تم نوکری کروگے
کھا ڈبا	کیا طلب لوگے
باپو پہنا بو	تم کب آؤگے
خناتنی پچائی نو	کل یا پرسون آؤنگا
رتی سون ردی تبا دی	کپڑا اور ایک کمل مجھکو دو
الانب یہ و تھانگ لائی	یہ راہ کسطرف جاتی ہی
الوبری آپا ابا بسا ابی	تمھاری عورت ماباپ بیٹا بیٹی
اوا کہنا گو	بہن بھائی اچھے ہین

ہندی	ملائی
مین سچ کہتا ہون	سایا بی لنگ بتول
اسکا کیا مول ہے	آپا ہرگا
مین بھوکا ہون تھوڑا کھانا دو	سایا لاپر باگی سیکلی ناسی (کھانا)
وہ بہت بدمعاش ہے	اِتیو اوران ترلالو جاہت
مچھلی گوشت انڈہ مرغی لاؤ	ایکن - ڈاگن - تلور - ایم - باری
تم چاول اور دودھ کھاؤگے	تومو ماکن ناسی سما سُسو
کبھی ایک دو کبھی تین چار بادشاہ وہان آئے ہین	تاڈاکتی کاسٹو ڈودا تیگا امپت پیدماری
تم نوکری کروگے	تومو ماکن عاجی
کیا طلب لوگے	بیراپا مو غاجی
تم فجر اور شام دونون وقت میرے پاس آیا کرو	سوماری پاگی ڈن پتنگ جمپا
یہان کوئی شراب کی دوکان ہے	ڈی سینی آڈا کا کدئی آرا (شراب)
تم تنباکو پیتے ہو	آڈا ماکن تماکو
دن مین مجکو فرصت نہین رات کو میرے پاس آؤ	سینگ سایا تیاڈ سنگ مالم تبولے ماری جمپا سایا
اسطرف آؤ	ماری سینی
یہان بیٹھو	ڈُوڈو سینی
وہان سے اوٹھو	بانگکے ڈیری سانا
یہان سے چلے جاؤ	پگی ڈیری سینی
مین بہت پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی دو	سایا ترتا اد یاناس باگی سیکلے آیر ڈینم

ہندی	ملائی
تم اب جاؤ کل یا پرسوں آؤ	سکارنگ بولے پگی ماری ایسو آتو ڈوسا
یہ کسکا گھر ہے	اینی روماسا پا
یہان کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	ڈیمی سینی آڈا کا تیمپت اوران تنگل
مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں	اینی ہاری ترلا لو کرجا سا یا سوڈا اپیت
یہ عورت کالی مگر اسکی بہن گوری ہے	اینی پرمپوان ہیتم دیا پونیا ان آڈے پوتہ
تمہارے بھائی یا باپ مر گئے یا زندہ ہین	لو پونیان آبان باپا آڈا کا اُتو ماتی
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	ایتو مناگیس اتو اگلا
اپنی ماں اور بیٹے کو میرا سلام بولو	کاسی سلام لو پونیان ماڈن انا
مین نے اسکو پانچ چھ روز سے نہین دیکھا	سایا ترا تیاڈا تینگو لیما انم ہاری
صاحب کہان گیا	توان مانا پگی
مجکو معلوم نہین	سایا تیاڈا تو
اس گھوڑے کو پہنچوگے	مو بوا لکا ایتو کوڈا
تمنے کچھ سنا ہے	آڈا کا آپا آپا ڈنگار
آپ اتنے روز تک کہان تھے	کمینی لاما مانا تینگل
وہ کب آویگا	بیلا مو باری
میرے کپڑے اسی وقت لاؤ	سایا پونیان کائن با ماری
کہان ہین	مانا اڈا
صندوق پر آپ کے سر کے نزدیک	اڈا آتس پتی اولو کپالا

ہندی	برہما
تمنے کچھ لڑائی کی خبر سنی	ماؤن ہین سچے تدین میاگو کیادلا
آپ اتنے روز تک کہاں تھے	کھیمیا بیانیبدی دؤ ویلاؤ کیاگیا
وہ کب آویگا	توبید ولامے دون
میرے واسطے رنگون سے تھوڑا کپڑا	چونڈو بور ادو تاسئی لنگی تھئے
ایک لنگی ایک رومال لانا	پاوا تھئے نیکون گا یولاوا
میرا صندوق چوری ہوگیا	چونڈو تیتا تکھو پاتوابی
اسمین کچھ روپیہ پیسا	ہوآتھے ماناؤمے بیان پیسابیان اود
زر و زیور تھا	آسامیان شدلا
آپ کیا مانگتے ہین	کھیمیا بالودسلے
میری کچھ عرض ہے صاحب	چونڈو چکا پیوزیا شیدی کھیمیا
چراغ جلاؤ	می تھون
بتی بجھاؤ	می مثولائی
آپ کی بی بی کیسی ہے	کھیمیا بیا شنے بیبدلے
بھولوست	ما می سئے
میرے واسطے چاہ تیار کرو	چونڈو بوشے سلے پیم با
اسکی دوکان کہاں ہے	تونے سابین بے ادون
آپ ہندوستانی زبان جانتے ہین	کھیمیا کلا چکا تاتلا
منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ - سنیچر - اتوار	تالین لا - انگا - بودھہو - کیاتابدے - تادکھا - سنیے - تالین نوے

ہندی	برہما
وہ پہر کے روز جاویگا	تو تا لین لا سے تواے
آپ ابھی گھر کو جائینگے	کھمیا آگو انکو پیا ملا
کرسی میز یہان بچھاؤ	کثو و سیوسے دیبا پین (کرسی میز)

CHINESE LANGUAGE

چینا زبان

ہندی	چینی
تمھارا نام کیا ہی	فی مسٹا ینگ
تم کہان رہتے ہو	فی آنائی چھوسے ئی چی
وہ کہان جاتا ہی	کثو ئے تھوسے ئے ناسے ئی چھوسے ئے
تم کہان سے آئے	فی اونائی چھوسے ئی لواسے
تم کیا کہتے ہو	فی کانگ سٹے آ
اسکو کیا بیماری ہی	کثوسے ئے یوسٹ لئیک کھونگ
تمکو کیس نے مارا	مت شثوسے ئے تا فی یا
وہ کون آدمی ہی	تینن گا لا شثوسے ئی جا
تم اسکو جانتے ہو	فی شیاک کھوسے ئی ما
اس صندوق کا دام کیا ہی	کھوسے ئے گثو سینگ مت تے کانان
مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو	نوسے ئے ٹونا چے پینٹ نان نوسے ئے ہیا لے
تھوڑا اگا کا گوشت اور مچھلی و ترکاری بازار سے لاؤ	آکائی شی کھائی نے ئے ناو گوک نوسے ئے چھوسے ئے لوسے ئے

ہندی	چینی
چینی زبان میں اسکو کیا کہتے ہیں	کھیسا گا ہم ست چیا

BUNDELKHUNDI LANGUAGE

بندیل کھنڈی زبان

ہندی	بندیل کھنڈی
تمھارا نام کیا ہے	تمارو ناؤ کا ہے
تم کہاں رہتے ہو	تم کاں رہت ہو
تم کہاں جات ہو	تم کاں جات ہو
وہ کہاں گیا	اوہ کہاں گئیو
تمکو کیا بیماری ہے	تومو کا روگ ہے
تمکو کس نے مارا	تومو کون نے مارو
اسکا کیا مول ہے	ایکو کا مول
یہ بہت مہنگا ہے	جا بہت مہنگی ہے
اسطرف آؤ	ای بازو آؤ
ادھر بیٹھو	ایتے بیٹھو
وہاں سے چلے جاؤ	اوتے سے چلے جاؤ
تھالی لوٹا کٹورا گلاس تسلا لاؤ	ٹاٹھی - گڑئی - بیلا - بٹلی - سیو یا ٹپلیا لے آؤ
اپنے بھائی کو میرا سلام بولو	اپنے بھیا کو میرا سیتا رام کہو
تمھارے بڑے بھائی کہاں ہیں	تمارے بڑکے داؤ جی کہاں ہیں

ہندی	بندیلی
ایک بندوق میرے واسطے لاؤ	ایک تو پک میرے واسطے لاؤ
وہ گھوڑا کسکا ہے	اوہ گھوڑو کون کو ہے
وہان سے ایک گاے میرے واسطے لاؤ	ہان سے ایک گیا موکو لے آنا
اُسنے لڑائی کی	آوو نیاو کیا
اب وہ اُس سے لگیا	اب وہ منار ہوگیا
جوتون کے مارے تمھارا منہ توڑ ڈالونگا	پنہین کے مارے تمھارو منہ توڑ ڈالیون
یہ عورت بہت خوبصورت ہے	اِہ تیر بہت نونی ہے
وہ عورت بڑی چھنال ہے	اوہ تیران نیان ہے
تمھارے ملک مین گیہون جو پیدا ہوتا ہے	تمرے ملک مین پی یو کر ہوتے ہے
بازار سے آٹا لاؤ	بازار سے کنک لے آؤ

MARWARI LANGUAGE

ماروآڑی زبان

ہندی	ماروآڑی
تمھارا نام کیا ہے	تمھاڑو نام کائین چھے
تم کہان رہتے ہو	تمے کٹھے رہو چھو
وہ کہان جاتا ہے	بوہ آدمی کٹھے جاوے چھے
اُسکو کیا بیماری ہے	بوہ ماندا نے کائین کسیر چھے
تمکو کسنے مارا	تمھا نے (تمنے) کون آدمی مار یو چھے

ہندی	مارواڑی
تمہارے باپ اور بھائی نے مارا ہے	تھارا بھا جی (باپ) اور بھائی جی مار یو چھے
اسکا کیا مول ہے	انھین چیز یا دام کتنا چھے
اس طرف آؤ	اٹھی سے آؤ
تم کب آؤ گے	تھے کدہاں آؤ چھو
میں جلدی آؤنگا	مہیں بیگو ہی آئیس
یہاں سے چلے جاؤ	اٹھاں سے جاؤ (پیا)
میں بھوکا ہوں تھوڑا کھانا دو	بھوک لاگی چھے کھانے کو دے
میں پیاسا ہوں تھوڑا ٹھنڈا پانی دو	مہنی ترکھا لاگی چھے ٹھنڈو جل پیلاوے
تم کسی کی نوکری کرو گے	تھے کوئی کی چاکری کرشو کہ نا
یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	کوئی راہ والا کی جاگہ اٹھے چھے
یہ راہ کہاں جاتی ہے	او رستو کیٹھی نے جاوے چھے
میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں	میں دن بھر کا م کر لیو چھے اب تھاک رہیو
تم انگریزی بول سکتے ہو	تھم فرنگی کی بات جانے چھے
میں نے ایک ہفتہ سے اسکو نہیں دیکھا	مہارو آیا اٹھوارا سوں انکو دیکھیو نہیں چھو
آپ کیا کرتے ہو	تھے کائیں کرو چھو جی
میں تو محل میں بیٹھا ہوں	میں تو مالیا میں بیٹھو چھوں
تم کہاں سے آگئے	تھے کیٹھے سوں آیا چھو
میرے واسطے بازار سے کنگھی لا دو	مہنے بازار سے کانگسیو لادو

ہندی	مارواڑی
وہ آدمی بہت غریب ہے	بوہ باپڑو بھکاری چھے

URIYA LANGUAGE

اوڑیا زبان

ہندی	اوڑیا
تمھارا نام کیا ہے	تمار نام کیس
تم کہاں رہتے ہو	تم کون ٹھار رہنی
وہ کہاں جاتا ہے	سےنس کون ٹھاکو جابے
اسکو کیا بیماری ہے	یانکو کیس روگ
تمکو کس نے مارا	تمکو سکے مارا
تمھارا بڑا بھائی اور باپ مارا ہے	تمار نونا اور باب سوتے مارے
اسکا کیا مول ہے	یار کیس خریدہ
یہ سستا نہیں بہت مہنگا ہے	یا رستا نہیں بڑی موہرگو
اسطرف آؤ	توسے ایکی آئیو
یہاں بیٹھو	ایس تھل مین بسو
وہاں سے اٹھو	توسے ایٹھارہ اُو ٹھو
یہاں سے چلے جاؤ	توسے ایٹھار جاؤ
مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو	سوتے بھوکھ لگتا بھوجن دیو
مین بہت پیاسا ہون ٹھنڈا پانی لاؤ	سوتے بڑی پیاس لگتا کاکر پانی دیو

ہندی	اوڑیا
تم نوکری کروگے	توھے نوکری کرنے جیبو کی
کیا طلب لوگے	کیا درما تم لے بو
تم کب آؤگے	توھے کون دن آسبو
کل یا پرسون تک آؤنگا	کلھ دن آبا پردن آسبو
یہان کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	یہ گرام سے پرباسی رہیبا کو جگہ ملبو کی ناہین
بازار سے دودھ چاول مچھلی ترکاری لاؤ	بازار رو دودھ چاول مچھو پریبا آنو
اِس دفعہ میرا قصور معاف کرو	یہ مور دوسو کچھیا کرو
یہ راہ کہان جاتی ہے	یہ راہا کون ٹھاکو جیبو
مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہون	موئی دن بھرو کام کری بڑی آیا سو ہیلی
میری عورت کو تمنے دیکھا ہے	مورو بھاریا کو تمہین دیکھلو
تمنے یہ گھر کب بنایا	توھے یہ گھر کیبے تیار کلو
وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے	یہ لوک کاندتا کی ہسنتا
تم انگریزی بول سکتے ہو	توھے انگریزی کتھا جانچو کی
اپنے ماں باپ کو میرا سلام کہو	تومرو ما باپ کو مورو نمشکار بولو
مین نے اُسکو ایک ہفتہ سے نہین دیکھا وہ کہان گیا	موہین آٹھ دن ہلا یا ہکو دیکھ نہین یہ کو ٹھا کو گلا
صاحب مجکو کچھ معلوم نہین [illegible]	[illegible]

TELOOGOO LANGUAGE

تلنگی زبان

ہندی	تلنگی
خدا سب سے بڑا ہے	دیشنو انڈا سکے گوڈو پتا
تمھارا نام کیا ہے	نیدھی ایم پیرو
تمھارا ضلع کون ہے	نی ضلا ایدی
تمکو کیا بیماری ہے	نی کو ایم رُوگتا
تمھاری کیا نالش ہے	نیدی ایم فریادُو
تمکو کس نے مارا	نیکو ایوو کوٹّنارو
اسکا کیا مول ہے	ویٖن کی ایم خرید
یہ بہت مہنگا ہے	ایدی بہُو پیریم
نہیں صاحب یہ سستا ہے	لے دو بہو چھو کا
اسطرف آؤ	اٹلارا
ادھر بیٹھو اور غسل کرو	اکڑا کورچھو اور آشنانم چیئے
یہان سے چلے جاؤ	اکڑا نچھی ویلی پو
وہان سے اٹھو	اکڑا نچھی لے گو
اپنے صاحب کو میرا سلام بولو	منادہراکی ناسلام چیپو
تم نوکری کروگے	نی آدونوکری چیستا وا
چار پانچ آدمیون کو بلاؤ	نالگو ایدو منشانو پیلو

تلنگی	ہندی
نی وے پوڑو وستاؤ	تم کب آؤگے
بٹلوا نم وونگا	وہ کپڑے کھانے کا چور ہے
نے نو وینی اندی تو دری ونال چھی	میں نے اُسکو آٹھ دو روز سے نہیں دیکھا
وک ماس بوپدی پانڈوا اشرفی لو سمپادستا نو	وہ ایک مہینے میں دس بارہ اشرفی کماتا ہے
آدوارم اپدی پٹ اندی سنوارم ہچی پوانڈی	اتوار کی پیدا ہوا اور سنیچر کو مر گیا
نے اوا ایڑوستا واسلے کانا آوتا وا	تم روتے ہو یا ہنستے ہو
نا کوڑکو (بلڑو) آکلی دا ہم توا ونا ڑو	میرا لڑکا بھوکا پیاسا ہے
نی کی تیل سنٹو واڑو بدمعاش	تم جانتے ہو وہ بدمعاش ہے
لے دو دھورا منچی واڑو	نہیں صاحب وہ نیک معاش ہے
وین کی کوچم مندو اچھی پنم پنپسو	اسکو تھوڑی دوا دیکر کام پر بھیجدو
ویٹی چیدلو کٹو	اسکا ہاتھ باندھو
نا سرس لو نو پی جورم	میرے سر میں درد وبخار ہے
وانی کالو ایرگی پو اندی	اسکا پاؤں ٹوٹ گیا
وک روپیہ کی اینی گزالو	ایک روپیہ کا کے گز کپڑا دوگے
رنڈو روپیہ مونڈو آنال کی وک سیر پنڈی انڈی منگو آموتا ڈی	دو روپیہ تین آنہ کا ایک سیر آٹا اور چاول بکتا ہے

GUZRATHI LANGUAGE

گجراتی زبان

ہندی	گجراتی
تمھارا نام کیا ہی	تمھارو نام شون سی
تم کہان رہتے ہو	تمھین چہان رہو سو
تم کہان جاتے ہو	تمھین چہان جاؤ سو
تمکو کیا بیماری ہی	تم سنے شون روگ سی
تمکو کس نے مارا	تم سنے کینے مارا
تمھارے بھائی نے مارا ہی	تمھارا بھائی مارا سی
اسکا کیا مول ہی	اینون سو دام سی
یہ مہنگا ہی سستا نہین	اکرو سی مندو نتھی
اس طرف آؤ	آنی پا آؤ
ادھر بیٹھو	تہین بیسو
یہان سے اٹھکر جاؤ	تہین تھکی اٹھیا سنہ جاؤ
وہان سے اٹھو	توہین تھکی اوٹھو
ہمکو کھانا دو	مو سنے جموا آپو
ہم پیاسا ہون پانی دو	مینے تان لاگی سی پانی آپو
بھائی تم نوکری کروگے	بھائی تم سنے نوکری کرسو
تم کب آؤگے	تمھین چیارا آوسو

CANARESE LANGUAGE

کنڑی یا کرناٹکی زبان

ہندی	کنڑی
تمہارا نام کیا ہے	نین (نیم) ہیسرو اینو
تم کہاں رہتے ہو	نینو ایلے اِتیری
وہ کہاں جاتا ہے	اَوَرو ایلے ہوگتار
وہ کب آیا	اَوَرو یاواگے بندرو
تم کب جاؤگے	نینو یاواگے ہوداہیی
اسکو کیا بیماری ہے	اوریگے این بیانی
تمکو کسنے مارا	نینگی یارو ہڈا درو
اسکا کیا مول ہے	ایدر قیمت اینو
یہ سستا ہے یا بہت مہنگا ہے	ایداگ اِلّا تُٹّی او
اِس طرف آؤ	اِلّی وا (جمع بنّی بہاسے واحد آکے)
یہاں بیٹھو	اِلّی کوڑ (جمع کوڑامی)
یہاں سے اٹھو	اِل اِنڈا ایل (جمع ایلری)
یہاں سے چلے جاؤ	اِل اِندا ہوگ (جمع ہوگری)
میں بھوکا ہوں تھوڑا	ناناگے ہاسی وی آگےوے
کھانا دو	سولپ اوٹی سکے کوڑو
تم نوکری کروگے	نینو (نیئو) چاکری مارتی وی

ہندی	کنڑی
میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا	نانا گی باہل نی رڑکی آگے وستے تھنن
ٹھنڈا پانی لاؤ	نیرو کوڑری
کیا طلب لوگے	اینو سلاتو گونڈی
صاحب کب آویگا	وڈھواری با واسگے بندانو
کل یا پرسوں تک آویگا	نالیے اتھوا ناڑدو ریبے بندستے تو
یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	اسبہ وہرگیرن جنٹرواریلی سکے استھل او
بازار سے دودھ چاول آٹا	بازاریندا ہالو آکی
ترکاری لاؤ	تیتو پلیا
اس دفعہ میرا قصور معاف کرو	ای دیپلے نن تپو کشما مارری
یہ راہ کہاں جاتی ہے	ای ہادی ایلی سگے ہوگتند
میں آج دن بھر کام کیا تھک گیا ہوں	نانو ہاک لیانا کلسا مارڑی بیاتشے
تم گوشت مچھلی کھاتے ہو	نیو (نینو) کمنڈا مینا تن تیری
میری عورت کو تم نے دیکھا ہے	نہنا ہنڈتی نانیو نوڑی ہری
یہ کالی اور وہ بہت خوبصورت ہے	ای تنگسیتو اپپاسلے آکی بہل شندری
تمنے یہ گھر کب بنایا	نیو ایمنی با واسگے زنگیٹ سیدری
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	انو الثانے اتھوا نگتا ان
تم اردو زبان جانتے ہو	نیو اردو باتو باری
نہیں صاحب مجکو نہیں معلوم	ایلری نگے گوتیلا

ہندی	ملیالمی
مین پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ	اینگ تانی کنو کورا پٹم کوڑہی کی
تم نوکری کروگے	نی چاکری آکو
کیا طلب لوگے	نی اندا سمبلا مانگون
تم کیا بولے	نی اند پارسے پنّا
کل یا پرسون تک آونگا	نالا بیری وسے اِلّا ہتّی ان بیری وسے
یہان کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہو	ابڑسے ایہین مسافر کان اونڈو
بازار سے چاول آٹا ترکاری لاؤ	بازار لی پونی اری پت ایندا ایاٹو کریک گنڈوا
میرا قصور معاف کرو	نیاپچے ایدا اکٹو پورتا پیڑو
یہ راہ کہان جاتی ہو	ای بٹی ابڑسے پونو
مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہون	یاین ایڑی نالی بیلے چہ ایدپرت بیزارا آئی پوئی
تمنے دلی دیکھی ہو	نی دلی کنڈو
تمنے یہ گھر کب بنایا	نی ای پورسے اپپا کٹے
تم انگریزی بول سکتے ہو	نی انگریزی باک اری او
تمھاری زبان مین اسکا کیا نام ہو	نندے باکلی اوپیرا پندانی

CIN GALESE LAAGUAGE

سنگلی یا لنکا کی زبان

ہندی	سنگلی
خدا کی بندگی کرو	بودونگ نمشکار کرپانک

South Andaman or Bogingijida Language

جنگلی یا بوجنی جیڈا زبان

ہندی	جنگلی
تمھارا نام کیا ہے	کی ان نوتینگڈا
تم کہاں رہتے ہو	تین گو بوڈکے
تم کہاں جاتے ہو	تین چانگوکے
تمکو کیا بیماری ہے	میچی مالان نابرے
تمکو کس نے مارا	میجانابرے
یہ میری عورت ہے	کا دیاپپاول
یہ میرا باپ ہے	کاڈپ چاپبلول
یہ میرا مرد ہے (شوہر ہی)	کاڈیا پولول
اسکا کیا مول ہے	کامب ججی مارا
یہ بہت مہنگا ہے	آیب ارڈورڈوڈا
اسطرف آؤ	کاتیک
یہاں بیٹھو	کارن ناکا ڈوئی
یہاں سے چلے جاؤ	کاشتے وانگ اون
یہاں سے اٹھو	کاشتے کاپی
ہین بھوکا ہوں کھانا دو	ڈابوئے رلڈا دین کھانا

ہندی	جنگلی
یہ سوٗر کا گوشت کھاؤ	کارو گوواما لے (بیکرے)
تم تھوڑی مچھلی اور شہد لاؤ	وبیت یاٹ - آجا بیدک ایک
مین پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	ڈوڈاکارا بر کے ڈین اینا
کچھوا کھاؤگے	یادی بیک لے
تم کب آؤگے	کی ین آرلالے آٹاک فوسکے
تم کل جنگل کو جاؤ	نو وائینگان لیک اونکے ارم لات
خدا آسمان مین ہے	ماروبین تاموبول (خدا) (پلوگا)
ہمکو کمان اور تیر دو	ڈین کارارا - راٹا بیدیک مان
مین نہین دونگا	ڈونگے یابا ڈی کے
مجھکو جنگل کو لیجاؤ	ایرم لاٹ واب ایک
مجھکو مت مارو	نوڈاڈاب بیت ناپابڈا
تم وہ پھر کب جاؤگے	نو مچا آرلا لیک نو چالات کے
پانی برستا ہے	پوملا پاکے
میرے واسطے پان اور کوڑی لاؤ	ڈاٹ پان ٹیلم بیدیک ٹویو
تم کون سے جنگل مین رہتے ہو	مچا ایرما لین ٹوبوڈوکے
تم چاول اور دال کھاؤگے	انگورائی تو (چاول) - وال بیدیک میاک کے
تم چرٹ پیتے ہو	انگو ٹانگان اوبیو
تم شراب پیوگے	انگو روگ (چرٹ) لیک ناکن پی

ہندی	جنگلی
مجھکو جاؤ شام کو آؤ	تبروائی گان لیاک کاٹک تارد یلالیکالان
یہ کسکا گھر ہے	کامی جتیا بوڈا
سمندر مین غوطہ مارو	جورو لیاک ٹپاک پڑیمی
اس بوٹ پہ بیٹھو	بیجا لین ٹاکا دوئی
تم کیا مانگتے ہو (چاہتے ہو)	نوبچا ناٹاکے
وہ بچہ روتا ہے	اب لی گا یاڈائیکی کے
تم کیا پڑھتے ہو	نوبچا لیاک یاپ کے
تم لکھ سکتے ہو	ان نوایٹی
یہ کپڑا کسکا ہے	کامی جیا پولوڈا
وہ خراب عورت ہے	باپی لاب جانگڈا
اسکا ہاتھ پاؤن باندھو	امی گوڈآ رچاگ بیابیک تروئی
مین بھگوڑا ہون	ڈوپو پاگورالول
یہ لوہا مجکو دو	دین تالبٹ آ
تم خون کبھی نکرو	نول اُو باویک اب پاری کاسکے ڈاکے
تم زنا کبھی نکرو	نول اُوباویک لاجکے (گوبیکے) ڈاکے
تم چوری کبھی نہین کرو	نول اُو باویک ارٹاپ کے ڈاکے
تم کسی کے مقابلہ مین کبھی جھوٹ مت بولو	نول اُو باویک اِٹالین اٹے ڈیکے ڈاکے
احمق مت ہو	موگوئک پچا کا ڈاکے۔

CHAPTER VI.

Some curious names of convicts, an abstract of tho aiiivals of all convicts from 10th March 1858 up to 1st April 1879, method of ascertaining the date of arrival of any convict, the name of the vessel by which ho arrived and the place of his embarkation merely by iefeting has register no to the abstract subjoincd.

فصل ششم

فہرست چند عجیب نام قیدیان مع گوشوارہ آمد قیدیان ابتدا سے ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء لغایت یکم اپریل ۱۸۷۹ء

اس فصل کے آخر مین ایک گوشوارہ آمد چالان جملہ قیدیون کا ابتدا سے ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء تاریخ آبادی جزائر ہذا سے تا تاریخ امروزہ شامل کیا گیا ہی - اگر کسی قیدی کا نمبر دیکھکر اُسکی تاریخ آمد و ملک و نام جہاز جسپر وہ آیا دریافت کرنا ہو تو اُس گوشوارہ سے ایکدم معلوم ہو سکتا ہی غرض پچیس ہزار قیدیون کا انتخاب جسٹر آٹھہ صفحون مین لکھکر دریا کو کوزے مین بھر دیا ہی اور اسی واسطے تھوڑے عجیب اور نادر نام و نمبر رجسٹر قیدیان سٹلمنٹ ہذا سے چھانٹ کر اس گوشوارہ کے اول بطور نمونہ کے تحریر کر دیے ہین تاکہ بسہولیت اُس سے دریافت ہو سکے مثلاً ہمکو دوسرے نام شیخ فلان نمبری ۵۰۳۳۱ کا حال آمد دریافت کرنا منظور ہو تو ہمنے

محاذی خانہ شروع نمبر چالان کے نمبر ۱۳۲۹۸ و اخیر نمبر ۱۳۵۰۰ کے جسمین ۱۳۳۰۵ بھی
شامل ہے دیکھا تو تاریخ آمد ۲۰ دسمبر ۱۸۶۶ع و نام جہاز فرفیولس آف لیدی و نام مقام
علی پور درج پایا اسیطرح ہر جبکہ ایسی قیدی کا نمبر ملجاوے تو اسکی تاریخ آمد و نام مقام جہان سے
آیا و نام جہاز جسپر سوار ہو کر آیا فوراً معلوم ہو جاویگا - یہ نقشہ واسطے کارروائی اہلکاران
سلطنت ہذا کے بہت ہی مفید ہوگا مگر یہ تھوڑے سے نام جو اس نقشہ کے اداہین تحریر کر دیئے
ہمارے ملک کے لوگون کو [illegible] ن نے ایسے نام کبھی نہین سنے بہت حیرانی مین ڈالینگے لیکن
یہان تمام دنیا کی مخلوق [illegible] ہوتے ہزارون نام اس قسم کے بلکہ اس سے بھی زیادہ تعجب کے ہین
ان تھوڑے نامون کو [illegible] تصور کرین - اور ناظرین [illegible] سے امید ہے کہ بعض
بیچارے [illegible] کو [illegible] معاف فرماوین کیونکہ اول تو وہ قصور انکے
ماں باپ کا ہے جو ایسا نام [illegible] الفاظ گالی مین شامل ہوتے ہین فقط

List of [illegible]

فہرست نام و نمبر قیدیان پورٹ بلیر جو واسطے ملاحظہ
ناظرین کے ہزارون نام سے منتخب کیے گئے

نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی	نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی
۱۳۱۹۸	پچھوڑی شاہ	۶۸۵۵	مسماۃ مہنگی
۱۳۳۰۵	شیخ فلان (نوٹ معروف)	۲۳۳۲۵	ابلیس شاہ
۲۱۵۱۱	جھانٹو منڈل	۱۹۵۸	ٹوٹا کمر بلی
۹۰۳۰	مسماۃ نونی	۳۷۴۱	ناشونی تھا برہما
۸۱۸۲	مسماۃ مستی	۲۱۵۰۰	پاچیک لوان برہما

نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی	نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی
۲۱۱۷۱	شوئی زا بہیا	۹۲۶۳	تھوڑی راسن
۷۸۱۹	ہیرانا چینا اپڑو	۹۲۶۵	چاکوٹی ونگسن
۷۸۴۱	پیٹا ونگسا ریڈی	۹۲۹۳	اپنا سستی
۸۷۶۶	باپو ہاتھی	۹۳۰۶	چینا اپری کلا نادو
۸۸۰۸	کیشرو بہیا	۹۳۳۷	کانا کوٹی راما ڑو
۷۲۶۱	وفات اللہ	۹۳۵۵	مسماۃ چاپا پا
۶۹۸۳	کھوڑی شیخ	۹۳۹۶	ملا نگی بہیا
۸۹۹۶	جینا گڑو	۹۴۲۳	پالن سنگا بہیا
۶۷۶۶	گوپانا سنجم چاوڑا جی	۹۴۹۳	گوس
۱۷۳۳۵	شیخ بادشاہ	۹۹۷۱	پیتر و ونگادم
۱۹۵۳۰	پڑا اصا حسیبا	۹۹۸۷	کچوپی اندری
۴۹۳۵	گدھی (بیشی بادہ فروش)	۱۰۱۴۹	باڑو خان
۹۲۹۵	رنشت آوری	۱۸۱۰۶	جناب علاول
۹۰۸۶	سوما گڑو دم	۳۲۳۶۴	ناہم دلیپ
۹۱۹۹	پیادنی بالی گنگاڑو	۴۳۲۲	مسماۃ ویبو بی بی
۹۲۲۳	پین اولیم چینا	۵۵۰۹	لوئی وہرسنگھ
۹۲۱۸	پچراکا پتی چودن تاپڑ	۱۱۸۱۹	گنگا کھونڈ نگا
۹۲۲۵	چان چونگ چینا	۶۷۵۳	کمتر جیرا

نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی	نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی
۱۰۲۲۳	ہوا کچھاری	۷۴۰۲	ارلا ناظم گنگاڈو
۱۰۲۹۹	مسماۃ پوچی	۹۲۶	جھو ٹھوں
۱۰۳۶۲	ننگ کٹا فشو	۱۶۴۲۰	مسماۃ گونڈی
۱۱۲۳۵	پیچہ چوگی	۱۴۶۱۸	مسماۃ ہوائی
۱۱۶۲۳	ونگٹا چلم	۱۷۴۱۷	مسماۃ سائی
۱۲۳۱۵	کہنتو چینگو	۱۸۴۵۰	مسماۃ روشنائی
۱۲۳۵۴	پلاری پاپی	۱۲۳۸۴	چھپچو گاڑو
۱۲۴۲۷	پنڈرینا گرڈو	۲۰۱۳۴	مستی خلیفہ
۲۲۷۱۲	نبی صاحب	۱۷۸۳۳	کاتھی گولا تھا اوگا پرابہل چرن
۱۲۴۶۶	رسول صاحب		چیوسی
۱۲۵۲۹	پالا پچڑی گاڑو	۲۳۳۳۷	شیخ گوپال
۱۲۶۲۲	مسماۃ گنجی	۲۴۲۶۷	ٹھاکر خان
۱۷۰۳۴	مسماۃ گھتی	۱۷۲۱۲	مہر جیند خان
۱۸۲۵۴	مسماۃ ٹھکنی	۱۸۱۹۶	گیدڑی اپتو ہامی
۱۷۵۵۷	مسماۃ چمٹی	۴۸۰۵	ششی گاڑو
۱۳۲۶۳	مسماۃ لال بی بی	۲۱۵۱۱	شراکت اللہ
۱۳۲۸۱	پانچ کوڑی شیخ	۱۹۵۱۹	شیخ مدینہ
۱۳۳۵۶	چٹا کھو	۲۱۱۱۱	مکھ

Abstract of the arrival of all convicts from 10 march 1858 up to 1st April 1879

گوشوارہ آمد جدید قیدیان از ابتداے ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ عیسوی

تاریخ آمد	از نمبر قیدی	تا نمبر قیدی	نام جہاز	از کدام بندر	تاریخ آمد	از نمبر قیدی	تا نمبر قیدی	نام جہاز	از کدام بندر
۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء	۱	۲۰۰	اسٹمر سمرمس	علی پور	۱۰ جنوری ۱۸۵۹ء	۱۹۵۰	۲۱۵۹	سیدفی	رر
۱۶ اپریل سنہ الیہ	۲۰۱	۳۶۱	روسن اینرا	کراچی	۱۵ فروری سنہ الیہ	۲۱۶۰	۲۲۸۸	فرکوئین	رر
۱۳ ـ رر	۳۶۲	۵۰۱	پارک انڈرورڈ	رر	۷ مارچ سنہ الیہ	۲۲۸۹	۲۶۴۴	کونس آف ایرل	کراچی
۱۵ ـ رر	۵۰۲	۶۴۱	دلہوزی	علی پور	۱۹ ـ رر	۲۶۴۵	۲۶۶۰	بارک منل رفی	مدراس
۱۲ جون سنہ الیہ	۶۴۲	۷۶۳	شیوو شاستر	بمبئی	۲۴ ـ رر	۲۶۶۱	۲۶۶۵	فرکوئین	کلکتہ
یکم جولائی سنہ الیہ	۷۶۴	۸۵۳	اسکرو اٹیالین	رر	۲۵ اپریل سنہ الیہ	۲۶۶۶	۲۸۲۵	رر	رر
۲۰ ـ رر	۸۵۴	۱۰۰۰	کارڈ سنڈل	علی پور	۲۳ جون سنہ الیہ	۲۸۲۶	۳۰۱۹	ٹوبل کیین	رر
۱۲ اگست سنہ الیہ	۱۰۰۱	۱۰۴۷	فرکوئین	رر	۱۸ جولائی سنہ الیہ	۳۰۲۰	۳۱۰۷	شب ہری گوپا	کراچی
یکم ستمبر سنہ الیہ	۱۰۴۸	۱۲۲۹	اسٹرالین	رر	۲۹ ـ رر	۳۱۰۸	۳۲۵۳	فرکوئین	کلکتہ
۱۱ اکتوبر سنہ الیہ	۱۲۳۰	۱۲۶۶	ٹونس ہنرلاک	بمبئی	۲۹ اگست سنہ الیہ	۳۲۵۴	۳۳۱۱	رر	رر
۱۹ ـ رر	۱۲۶۷	۱۶۸۳	اسٹمر سڈنی	علی پور	۲ ستمبر سنہ الیہ	۳۳۱۲	۳۶۰۰	ٹوبل کیین	رر
۲۰ ـ رر	۱۶۸۴	۱۸۰۷	رویل برنٹ	مدراس	۸ اکتوبر سنہ الیہ	۳۶۰۱	۳۶۹۷	فرکوئین	علی پور
۳ نومبر سنہ الیہ	۱۸۰۸	۱۸۶۳	ٹوبل کیین	علی پور	۱۷ نومبر سنہ الیہ	۳۶۹۸	۳۷۶۳	رر	رر
۸ دسمبر سنہ الیہ	۱۸۶۴	۱۹۴۹	رر	رر	۹ جنوری ۱۸۶۰ء	۳۷۶۴	۳۸۰۴	ولبرموس	رر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱-فروری سنہ ۱۸۵۶ء	۱۷۱۳۶	۱۷۲۶۳	اشکوشیا	کلکتہ	۶-نومبر سنہ ۱۸۶۳ء	۱۸۳۵۰	۱۸۴۳۶	اشکوشیا	کلکتہ
۲۲-〃	۱۷۲۶۴	۱۷۳۷۵	ارکاگی	مدراس	۶-دسمبر سنہ الیہ	۱۸۴۳۷	۱۷۴۸۵	〃	〃
۱۴-مارچ سنہ الیہ	۱۷۳۳۶	۱۷۳۷۶	اشکوشیا	کلکتہ	۱۵-جنوری سنہ ۱۸۶۴ء	۱۸۴۸۶	۱۸۶۱۱	〃	〃
۲۲-〃	۱۰۳۴۵	۱۷۴۲۲	حیدری	بمبئی	۲۹-〃	۱۸۶۱۲	۱۸۷۱۳	بغداد	مدراس
۲۶-اپریل سنہ الیہ	۱۷۴۳۳	۱۷۴۹۱	بیالیا	کلکتہ	۷-مارچ سنہ الیہ	۱۸۷۱۴	۱۸۸۶۲	اشکوشیا	کلکتہ
۲۶-اکتوبر سنہ الیہ	۱۷۴۹۲	۱۷۵۴۹	ستارا	〃	۱۶-اپریل سنہ الیہ	۱۸۷۶۳	۱۸۸۹۰	〃	کلکتہ علی پور
۲۶-نومبر سنہ الیہ	۱۷۵۵۰	۱۷۶۶۲	اشکوشیا	〃	۱۰-〃	۱۸۸۹۱	۱۸۹۹۱	لوسکن ہنسٹار	بمبئی
۷-دسمبر سنہ الیہ	۱۷۶۶۴	۱۷۷۸۴	〃	〃	۲۶-اکتوبر سنہ الیہ	۱۸۹۹۲	۱۹۰۸۹	اشکوشیا	کلکتہ
۲-جنوری سنہ ۱۸۵۸ء	۱۷۷۸۶	۱۷۸۶۴	اوری انگلہ	مدراس	۷-نومبر سنہ الیہ	۱۹۰۹۱	۱۹۲۱۷	〃	〃
۶-〃	۱۷۸۶۵	۱۷۸۹۶	اشکوشیا	کلکتہ	۵-دسمبر سنہ الیہ	۱۹۲۳۰	۱۹۳۴۹	〃	〃
۱۴-〃	۱۷۸۹۷	۱۸۰۰۹	لارڈ کلیٹ	بمبئی	۳-جنوری سنہ ۱۸۶۵ء	۱۹۳۵۰	۱۹۴۷۵	〃	〃
۶-فروری سنہ الیہ	۱۸۰۱۰	۱۸۰۳۴	اشکوشیا	کلکتہ	۲۷-〃	۱۹۴۷۷	۱۹۶۰۰	مدورہ	مدراس
۷-مارچ سنہ الیہ	۱۸۰۳۵	۱۸۰۹۶	〃	〃	یکم فروری سنہ الیہ	۱۹۶۰۲	۱۹۶۶۴	اشکوشیا	کلکتہ
۱۰-اپریل سنہ الیہ	۱۸۰۹۷	۱۸۱۲۶	〃	〃	۱۳-〃	۱۹۶۶۵	۱۹۷۷۳	〃	رنگون
۱۵-مئی سنہ الیہ	۱۸۱۲۷	۱۸۲۱۵	پاکنم	پلانگ	یکم مارچ سنہ الیہ	۱۹۷۷۴	۱۹۷۸۶	〃	کلکتہ
۱۸-〃	۱۸۲۱۶	۱۸۲۱۸	آوا	رنگون	۲۹-〃	۱۹۷۸۸	۱۹۸۹۵	〃	〃
۱۵-اکتوبر سنہ الیہ	۱۸۲۲۲	۱۸۳۴۷	اشکوشیا	کلکتہ	۲۴-اپریل سنہ الیہ	۱۹۸۹۶	۱۹۹۷۷	مدورہ	مدراس

تاریخ روانگی	[illegible]	[illegible]	نام جہاز	[illegible]	تاریخ روانگی	[illegible]	[illegible]	نام جہاز	[illegible]
۱۰-اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ء	۱۹۹۸۶	۲۰۱۱۲	اشکوشیا	کلکتہ	۲۹-جنوری سنہ ۱۸۶۶ء	۲۱۶۹۹	۲۱۹۱۹	ستارا	کلکتہ
۷-نومبر سنہ الیہ	۲۰۱۱۵	۲۰۲۴۵	//	//	۲۶-فروری سنہ الیہ	۲۱۹۲۳	۲۲۰۱۴	//	//
۶-دسمبر سنہ الیہ	۲۰۲۳۶	۲۰۳۶۶	//	//	۳۰-مارچ سنہ الیہ	۲۲۰۱۴	۲۲۱۰۶	//	//
۳-جنوری سنہ ۱۸۶۶ء	۲۰۳۷۶	۲۰۴۹۱	//	//	۲۳-اپریل سنہ الیہ	۲۲۱۰۹	۲۲۲۳۰	//	//
۳۱-//	۲۰۴۹۵	۲۰۶۰۰	//	//	۳-مئی سنہ الیہ	۲۲۲۳۱	۲۲۵۳۰	ایشیا	مدراس
۱۵-فروری سنہ الیہ	۲۰۶۰۱	۲۰۸۳۵	بغداد	مدراس	۲۳-جولائی سنہ الیہ	۲۲۵۳۴	۲۲۵۳۸	ستارا	رنگون
۲۸-// //	۲۰۸۳۶	۲۰۹۰۷	اشکوشیا	کلکتہ	۳-اکتوبر سنہ الیہ	۲۲۵۴۲	۲۲۸۳۲	مدورہ	مدراس
۲۷-مارچ سنہ الیہ	۲۰۹۰۸	۲۱۰۳۲	//	//	۸-اکتوبر سنہ الیہ	۲۲۸۳۳	۲۲۹۵۶	ستارا	کلکتہ
۲۳-اپریل سنہ الیہ	۲۱۰۳۵	۲۱۱۶۱	//	//	۴-نومبر سنہ الیہ	۲۲۹۵۹	۲۳۰۱۴	//	//
۳-مئی سنہ الیہ	۲۱۱۶۲	۲۱۱۶۴	//	رنگون	۱۴-// //	۲۳۰۸۵	۲۳۱۰۰	//	رنگون
۲۸-جون سنہ ۱۸۶۷ء	۲۱۱۶۷	۲۱۱۹۱	اشکوشیا	کلکتہ	۴-دسمبر سنہ الیہ	۲۳۱۰۱	۲۳۲۲۵	//	کلکتہ
۹-اکتوبر سنہ الیہ	۲۱۱۸۵	۲۱۲۰۸	ستارا	//	۳۰-// //	۲۳۲۲۶	۲۳۲۸۵	//	//
۷-نومبر سنہ الیہ	۲۱۳۰۹	۲۱۴۳۱	//	//	۲۸-جنوری سنہ ۱۸۶۸ء	۲۳۲۸۸	۲۳۳۶۰	//	//
۳-دسمبر سنہ الیہ	۲۱۴۳۴	۲۱۵۵۹	//	//	یکم فروری سنہ الیہ	۲۳۳۶۱	۲۳۳۶۴	//	نکوبار
۱۳-// //	۲۱۵۶۰	۲۱۵۶۴	//	//	۲۵-مارچ سنہ الیہ	۲۳۳۶۹	۲۳۴۹۳	//	کلکتہ
۱۷-// //	۲۱۵۰۵	۲۱۶۶۰	ڈھاکہ	مدراس	۲۱-اپریل سنہ الیہ	۲۳۴۹۴	۲۳۶۱۶	//	//
۳۰-// //	۱۱۶۹۹	۲۱۸۹۵	ستارا	کلکتہ	۴-ستمبر سنہ الیہ	۲۳۶۲۵	۲۳۶۲۵	//	//

تاریخ تصنیف از مولوی ایوب خانصاحب متخلص کیفی

انڈبان کا جو لکھا کل احوال
نام و تاریخ کی خواہش جو کی

منشی جعفر نے بعنوان غریب
کہا کیفی نے ہے "تاریخ عجیب"
۱۲۹۲ھ

تاریخ بنای مسجد از نواب قادر علیخان صاحب

ز نور بیت خدا انڈبان منور بود
به صوبه دار بہادر ملقب و در نام
بفکر سال چو رفتم ز غیب قادر گفت

شنو که راست بگویم کدام موجد شد
مسمی مسجد خلیل خدا سے واحد شد
ہزار شکر که اینجا بنا ے مسجد شد
۱۲۹۶ھ

ٹکلٹ لیو — ایک قسم کی رہائی ہے

ٹیفن — ایک کھانے کا نام ہے جو دوپہر بعد بطور تفنن کے کھاتے ہیں —

تھارڈ کلاس — درجہ سوم —

ٹولی دار — چپراسی ایک ٹولی کا افسر —

ج عربی و چ فارسی

جٹی — گھاٹ یا پل جہاں بوٹ یا جہاز آکر ٹھہرتے ہیں —

جہاز کی کمپنی — اہل جہاز کی جماعت —

[illegible] — [illegible] — [illegible] —

ڈویژن کمشنر — ایک ڈویژن کا

س و شین منقوطہ

سٹلمنٹ — نئی آبادی — بندوبست

سدرن — جنوبی —

سدرن ڈسٹرکٹ — ضلع جنوبی —

سبد بیدھی — جو بلا دیکھے صرف آوا نشانہ مارے —

سرکٹ بنگلہ — مسافر خانہ —

سکشن — دفعہ قیدیان —

سب ڈویژن — نایب جمعدار —

ڈسٹرکٹ — ضلع —

ڈویژن — قسمت —

ڈپارٹمنٹ — محکمہ —

ف

فری — آزاد جو قیدی نہیں —

فارسٹ — جنگل —

فرسٹ کلاس - اول درجہ -

فورتھ کلاس - چہارم درجہ -

ففتھ کلاس - پانچواں درجہ -

فرسٹ سٹنڈرڈ - جمعدار قسم دوم -

ک و گ فارسی

کاپا - نوکری -

کانجی - ہریرہ - شولا -

کلاس - درجہ -

کوڈ - مجموعہ -

کمپونڈر - دواساز ملازم ہسپتال -

گریڈ - عمدہ - درجہ -

گول مال - گڑبڑ -

ل

لوکل رکارڈ - دفتر مختص المقام - ٹاپو کے انتظام کا دفتر -

لعاب ابابیل - ابابیل پرندکی مستی جو وہ مست ہوکر اگلتا ہے یہ دوا قوت باہ کے واسطے بمنزلہ ماہی سقنقور کے ہے -

م

مارو - آسمان

مچان - کسی اونچی جگہ پر پابیان گاڑکر [illegible] کی جگہ اُسکے اوپر بناتے ہیں -

ماربل اُوڈ - پھولدار کالی لکڑی -

مرین - جہازی کارخانہ -

مانچھی - افسر بوٹ - سکانی بوٹ -

ن

نارورن - شمالی -

نارورن ڈسٹرکٹ - ضلع شمالی -

نیٹیو - دیسی - ہند کے - ہندوستانی - کالے

نیوکلیرنگ - جہان نیا جنگل صاف ہوا - ایک ٹاپو کا نام ہے -

نپی - سڑی ہوئی مچھلی سے بنائی جاتی ہے -

ہائے ہوز

ہالس - ڈانڈ -

ہسپتال - شفا خانہ -

ہیڈ کلارک - سر دفتر - بڑا کرانی -

ہول سیل - بڑا بنیا -